U27575. P-23-K09

Title - BAREHMATA; FAISAL JAAT SADAR SHIRKI (MIN IBTIDAYEE 1791 LUGHYATA 1800).

Creator - Sayyed Ahmad Khan Murattib; W.H. Magnaton.

Publisher - Sayyedul Akhbar (Shahjahanabad)

Date - 1849

Pages - 74,14.

Subject - Qanoon; Sir Sayyed Ahmad Khan

فیصلجات

صدر شرقی

من ابتدای سنہ ۱۷۹۱ لغایتہ سنہ ۱۸ ع
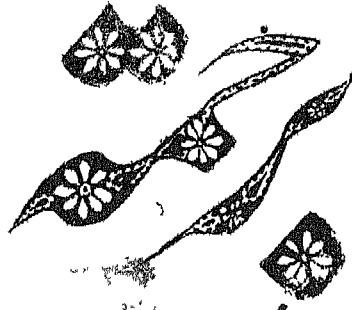
جسکو سید احمد خان منصف خاص شاہجہان آباد نے

کتاب مرتبہ ڈبلیو ایچ میگناٹن صاحب بہادر سے
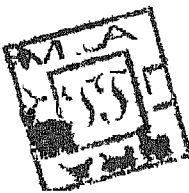
ترجمہ کر کر مرتب کیا

مطبوعہ مطبع سید الاخبار باہتمام سید عبد الغفور

سنہ ۱۸۴۹ ع
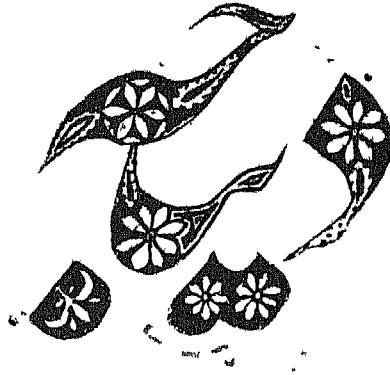
دفعہ اول واضح ہو کہ پہلے دیوانی عدالتون مین یہہ دستور تہا کہ تمام مثلین فارسی زبان مین مرتب ہوتی تہین اور رای حکام کی بہی اوسی زبان مین لکہی جاتی تہی اور یہہ بات بہت کم ہوتی تہی کہ انگریزی مین بہی رای لکہی جاکر شامل کیجاوے لیکن اب بموجب قانون انتیسوین سنہ ۱۸۳۷ع کے ویسی زبان ہر ایک عدالت مین رایج ہو گئی ہی اور بموجب قانون بارہوین سنہ ۱۸۴۳ع کے ہر ایک حاکم کو حکم ہو گیا ہی کہ وجوہات اپنے فیصلہ کی اپنے ہاتہہ سے اپنی زبان مین لکہہ کر مثل کے شامل کیا کرین اور عدالت کے محاورہ مین اوس کاغذ کو روبکار مراتب تصفیہ طلب کہتے ہین

دفعہ دویم جو کتابین فیصلجات کی میکناٹن صاحب نے مرتب کین جنسے کہ مین یہہ ترجمہ مرتب کرتا ہون چار جلد مین مرتب ہین پہلی جلد سنہ ۱۷۹۱ سے اخیر سنہ ۱۸۱۲ تک اور دوسری جلد سنہ ۱۸۱۳ سے سنہ ۱۸۱۹ تک اور تیسری سنہ ۱۸۲۰ سے سنہ ۱۸۲۴ تک اور چوتھی سنہ ۱۸۲۵ سے سنہ ۱۸۲۹ تک مگر سنہ ۱۷۹۱ کا کوئی فیصلہ اوسمین مندرج نہین لیکن چونکہ اونکا ترجمہ بسبب اسکے کہ جلدین بہت بڑی تہین اور اونکے ترجمہ اور چہاپہ مین بہت لاگت لگتی تہی ایکدفعہ ہونا بہت مشکل تہا اور خریدارون کو بہی دفعۃً اتنی قیمت دینی بہت گران ہوتی اسواسطے مینے ہر ایک جلد کو کئی کئی جلدون مناسب مین مرتب کیا۔

دفعہ سوم میکناٹن صاحب اپنی کتاب کے دیباچہ مین یہہ لکہتے ہین کہ جو فیصلہ اس کتاب مین مندرج ہین اونکو خاصکر مستر ڈبلیو ڈورن صاحب نے مرتب کیا ہی جو سابق مین رجسٹر

اور پہر صدر دیوانی عدالت سے کے حاکم تہے اور بعض بعض فیصلہ جو اس کتاب کے اخیر مین ہین
اونکو برڈ صاحب بہادر اور ہولدینکری صاحب بہادر سے نے مرتب کیا ہی

دفعہ چہارم جو عبارت کہ بطور شرح کے مقدمہ ختم ہونیکے بعد ایک خط
فاصل کے سے نیچے لکہی گئی ہی وہ نہایت معتبر اور لایق قدر و منزلت سے کے ہی کیونکہ اوس
عبارت کو یا تو خود اون حکام صدر سے نے لکہا ہی جنہون سے نے وہ مقدمہ فیصل کیا ہی اور یا اون
حکام سے نے اونکو بنظر اصلاح دیکہکر پسند اور مقبول فرمایا ہی

دفعہ پنجم اور وہ عبارت خط فاصل سے کے نیچے کی جسمین موافق مذہب ہنود
سے کے شاستر سے کے قواعد کا بیان ہی وہ بہی بہت عمدہ اور نہایت معتبر کیونکہ اوسکو سٹرینج کورٹ
صاحب سے نے لکہا ہی

دفعہ ششم اگر کسی مقام پر دوہرے سے خط کے نیچے کچہ عبارت لکہی ہوئی
نظر سے گذرے سے تو یون تصور کیا جاوے کہ وہ عبارت اس خاکسار کی ریختہ قلم ہی

دفعہ ہفتم اس کتاب کے چہاپہ ہونیکے بعد سند حاصل کریجاویگی بابت
حق تصنیف سے کے بموجب قانون سینتیسوین ۱۸۴۷ع سے کے لیں اب جو کوئی مابین بیالیس سال سے کے
اس کتاب کو چہاپے گا تو بموجب قانون مذکور سے کے ماخوذ کیا جاویگا اور جس کتاب پر کہ ہمارے
دستخط نہونگے وہ چوری کی تصور کیجاویگی اور اوسکا لینا اور رکہنا ناجایز ہوگا جیسا کہ
چوری سے کے مال کا لینا اور رکہنا ناجایز اور قابل جوابدہی سے کے ہی

فہرست ردیف وار لغایۃ اخیر سنہ ۱۸ع

نام متخاصمین	نمبر صفحہ
رتنو اپیلانٹ بنام جیورانی رسپانڈنٹ	۴۰
راجکشور رائے وغیرہ اشخاص سپرانکالی چرن رائے اپیلانٹ بنام جیوہ ماتنو داس سپر جیکشین رائے رسپانڈنٹ	۴۱
سری ناتھ سرما اپیلانٹ بنام رادہا کنتھ رسپانڈنٹ	۴۳
شیو چندر رائے ولد نند کشور رائے متوفی اپیلانٹ بنام لبنگ لتی بیوہ رادھا ناتھ رائے رسپانڈنٹ	۴۹
عظیم الدین اپیلانٹ بنام فاطمہ بی بی رسپانڈنٹ	۵۲
گوبند ہر سرما و کالی داس سرما اپیلانٹ بنام اجودھیا رام چودہری رسپانڈنٹ	۱۵
کلیان سنگھ مختار بیوہ سرسودی سنگھ اپیلانٹ بنام کرپا سنگھ و بہوپی سنگھ رسپانڈنٹ	۴۱
کلثوم خانم اپیلانٹ بنام مرزا مہدی رسپانڈنٹ	۴۷

اوسکے ہاتھہ بیچا نہیں پہونچتا عدالت ضلع مین رام رتن وغیرہ کا دعوی ڈسمس ہوا جب صدر دیوانی

عدالت مین اپیل ہوا تو پنڈتون سے بموجب طلب کیا گیا کہ اگر ایک حصہ دار زمینداری موروثی

بالتفریق مین سے اپنا حصہ بوقت ضرورت غیر شخص کے ہاتھہ بیچڈالے اور دوسرا حصہ دار اسکے

کہ اوسکا مین خریدار ہوتا غیر کے ہاتھہ بیع جایز نہین کیونکہ مین حقدار شفع کا ہون تو بیع جایز یا ناجایز ایک

پنڈت نے کہا کہ ناجایز اور دو نے کہا کہ بیع جایز ہی اسواسطے صدر دیوانی عدالت مین باجلاس سی سمنوار

صاحب بہادر اور ایف سیلک صاحب بہادر اور ڈبلیو کیوپر صاحب بہادر کے حکم ہوا کہ فیصلہ بحال رہے

اگرچہ حق شفع کا ہنود ونمین نہ تہا لیکن اب بسبب رواج اس ملک کے ہنود ونمین بہی جاری ہو گیا ہی یہانتک

کہ او مقدمون مین جو اس مقدمہ کے بعد صدر دیوانی عدالت مین دایر ہوئے باوجودیکہ مدعی علیہ ہندو تہے

حق شفع کا جایز کہا گیا † اور مدعا علیہ کیطرف سے یہہ عذر بہی پیش ہوا کہ ہنود کے دعویداروں سے کہا تہا

کہ تم خرید نے تہوا مین او ہون نے انکار کیا تب غیر کے ہاتہ بیچا + مسلمانونمین حق شفع کا

اوس شخص کو پہونچتا ہی جو مبیع مین حصہ دار ہو + جسکو خلیط فی نفس المبیع کہتے ہین + یا اوس

شخص کو جو مبیع کے منافع مین شریک ہو + جسکو خلیط فی حق المبیع کہتے ہین + یا اوس شخص کو

ہمسایہ ہو + جسکو جار ملاصق کہتے ہین

---

† دیکہو انریبل لفٹنٹ گورنر بہادر کے ہدایت نامہ کی دفعہ ۱۷۱ ضمن ۲ سطر ۲

او مثل شدو بست کے اقرارنامہ کہوت کا صفحہ ۱ دفعہ ۔ اور اقرارنامہ ثانی کا صفحہ ۵ دفعہ

۲۴

تیئسوین فروری سنہ ۱۸۴۳ ع

اشتن چند رای اپیلانٹ بنام اشتو چند رای رسپانڈنٹ

جلد اول صفحہ ۲

خلاصہ

ایک ہندو زمیندار اپنے بموجب وصیتنامہ کے اپنے تمام تعلقہ کو

بڑے بیٹے کو دیا اور باقی تین بیٹونکے لیے آمدنی تعلقہ مین سے

مسئلہ ۱۹۳
۱

یہہ مسئلہ کہ ردی زمینداری کے ایک بیٹے نے چہارم حصہ کا دعوے
کیا اس دلیل کے بموجب دہرم شاستر کے چوتھا حصہ مجھے پہنچتا ہے
صدر دیوانی عدالت میں یہہ فیصلہ ہوا کہ مورث کی عطا جایز ہے

روئداد

صورت مقدمہ کی یہہ تھی کہ سنہ ۱۸ ع میں کشن چند زمیندار تیلا نے اپنے مرنے سے پہلے ایک
وصیت نامہ اس مضمون سے لکھا کہ میری زمینداری جسکو کشن چند راجہ اپنا راج کہلاتا تھا کبھی
تقسیم نہیں ہوئی اور ہمیشہ ایک شخص اسپر قابض رہا ہے اب کہ میں بہت ضعیف ہو گیا ہوں اس خیال
سے کہ میرے بعد میری اولاد میں فساد ہو ساری زمینداری کشن چند رہے اپنے بڑے بیٹے کو
دیدی اور تین چھوٹے بیٹوں اور دو پوتوں کے واسطے جنکے باپ مر گئے ہیں کچھہ روپیہ محاصل تعلقہ
میں سے مقرر کر دیا بموجب اس وصیت نامہ کے کشن چند کا بڑا بیٹا تمام زمینداری پر قابض ہوا اور جب
وہ مر گیا تو ایشور چند راوسکا بیٹا قابض ہوا اگست سنہ ۱۸۰۹ ع میں اشتمن چند کشن چند کے ایک
بیٹے نے ضلع ندیا میں ایشور چند اپنے بھتیجے پر نالش کی کہ میں اصل مورث کا بیٹا ہوں اور بموجب
دہرم شاستر کے بیٹوں کو برابر پہنچتا ہے چوتھائی تعلقہ مجھکو ملنا چاہیے کیونکہ بموجب آئین کے
کشن چند کو اسطرح پر سارا تعلقہ ایک بیٹے کو دیدینے کا اختیار نہ تھا ایشور چند نے جواب
دیا تھا کہ میرا دادا میرے باپ کو سارا تعلقہ دے چکا ہے تجویز کے وقت اس امر سے تو کچھہ غرض نہ رکھی گئی
کہ یہہ تعلقہ کبھی تقسیم بھی ہوا تھا یا ایک ہی شخص اسپر قابض رہا تھا بلکہ امر تصفیہ طلب یہہ قرار پایا کہ آیا
کشن چند کو بموجب آئین کے ایک بیٹے کو تمام تعلقہ پر قابض کر دینا پہنچتا تھا یا نہیں بہت
پنڈتوں سے اس باب میں بیوستہ طلب کیا گیا اکثروں نے یہی جواب لکھا کہ کشن چند مورث
اعلی کو سارا تعلقہ ایک بڑے بیٹے کو دیدینے اور چھوٹے بیٹوں کے لیے
آمدنی تعلقہ میں سے کچھہ روپیہ مقرر کر دینے کا بموجب دہرم شاستر کے اختیار تھا اور دو پنڈتوں
نامی [illegible] نے ان وجوہ سے بیوستہ لکھا تھا اول یہہ کہ اگر کوئی شخص از راہ عنایت اپنے

بیٹے کو کچھہ دیوے تو اور بہائیون کو اوس مین حصہ نہین پہونچتا دوسری یہہ کہ جو چیز کسی شخص
سے بطریق جایز حاصل کی ہو اوس چیز کو وہ شخص جسے چاہے دیسکتا ہی تیسری یہہ کہ
ایک شریک وارث اپنے حصہ کو جسے چاہیے دیوے اور جو چاہے سو کریے چوتہے یہہ کہ اگرچہ
باپ کو منع ہی کہ اسطرح پر اپنی جایداد کسیکو نہ دیوے مگر صرف اتنی بات ہی کہ جب اوسنے ایسا کیا تو اوسنے
ایک گناہ ہوا نہ یہہ کہ عطا اوسکی ناجایز ہوئی پانچوین یہہ کہ اگرچہ رگہونندا نے دی تتوا مین لکہا ہی
کہ باپ کو زمین کی تقسیم ایک ہی بیٹے کو دینا نہین پہونچتا مگر زیور اور کپڑا دیسکتا ہی لیکن یہہ حکم رگہونندا
کا خلاف حکم جمنا دہا تا کے ہی کیونکہ یہہ صرف اتنی بات لکہتے ہین کہ اگر باپ ایسی حرکت کریے تو برا کرتا ہی
اور رگہونندا اونکا پیرو ہی چہٹی یہہ کہ از روی دہرم شاستر اودہ برائین کے پہلے بیٹے کو راج
مل سکتا ہی ٭ صاحب جج ضلع نے انہی وجوہ سے حکم دیا کہ مدعا علیہ یعنی قابض حال تعلقہ مذکور پر قابض رہے
اور مدعی کو [illegible] ملیگا اور صدر دیوانی عدالت مین باجلاس [illegible] صاحب بہادر اور
اے سپنک صاحب بہادر اور ڈبلیو ولکنز صاحب بہادر کے حکم ہوا کہ فیصلہ صاحب جج ضلع کا بحال رہے

اس بات کو مانا کہ اگر باپ ایک بیٹے کو اسطرح پر بالکل تعلقہ دیوے تو وہ برے کام کا مرتکب ہوتا ہی لیکن
جب باپ نے اسطرح پر کیا تو بموجب کلام جمنا دہا تا کے یہہ عطا جایز ہوئی اسواسطے کہ جب یہہ بات قرار پائی
کہ ایک شخص اپنی خوشی سے شخص بیگانہ کو بالکل مال دیسکتا ہی گو یہہ حرکت کیسی ہی بری ہو تو اگر ایک
شخص اپنے ایک بیٹے کو اپنا مال دیدیوے اور اوروں کے لئے کچھہ سبیل کر دیوے تو یہہ بات بموجب
قوانین [illegible] ملک بنگالہ کے جایز ہی اور جب یہہ بات مانی گئی کہ ایک شخص بیگانہ کو یا اپنے ایک بیٹے
کو بالکل مال دیسکتا ہی اگرچہ خلاف منشاء آئین ہو تو یہہ بہی تسلیم کرنا پڑا کہ اگر کوئی شخص اسطرح پر اپنی
جایداد کو کمی و بیشی پر تقسیم کریے اور کسیکو کم دیوے کسیکو زیادہ تو یہہ تقسیم بہی جایز ہی اگرچہ
[illegible] گناہ میں پہنستا ہو اور اس مقدمہ کے فیصلہ ہونے سے معلوم ہو گیا کہ گو آئین کے خلاف ہو
مگر باپ کو اختیار ہی کہ جسطرح چاہے اپنے مال کو خواہ ایک ہی شخص کو دیدیوے یا جسطرح چاہے
تقسیم کر دیوے ٭ اور واضح ہو کہ اس مقدمہ مین صدر دیوانی عدالت کے [illegible] سے

اصول دہرم شاستر کی رو سے جو جایداد کہ غیر منقولہ موروثی ہی اوسمین قابض کو اختیار تام حاصل
نہین بیٹے پوتے اور پڑپوتے شخص متصرف کے درصورتیکہ عیوب عقلی او جسمی سے بری ہون
جنسے حقیت ورثہ کی باطل ہوجاتی ہی اوس جایداد مین اتنی ہی شرکت رکھتے ہین جتنی کہ متصرف رکھتا
ہی اور متصرف کو اوسکے انتقال کا بغیر کسی خاص صورت یا ضرورت کے اختیار نہین اور نہ
اوسکو اختیار زیادہ دینے حصہ کا ایک لڑکے کو بہ نسبت دوسرے کے ہی مگر جایداد منقولہ موروثی
اور منقولہ اور غیر منقولہ غیر موروثی مین اختیار انتقال و تقسیم کا جسطرح پر چاہے حاصل ہی اور
چونکہ دہرم شاستر مین وصیت نامونکا کچھ ذکر نہین ہی اسواسطے وہ وصیت نامہ نسبت
جایداد غیر منقولہ موروثی کے بالکل بیکار ہین پس اگر اونکے مضمون خلاف قانون ہون محفوظ ہونگے
ورنہ ہر ایک شخص کو اختیار اوس بندوبست کا جو وہ حین حیات نکر سکتا تہا بعد مرگ حاصل
ہوجائیگا پس جو ہبہ کہ حین حیات ایک شخص سے نہین ہوسکتا تو وہ بعد مرگ بہی مستند نہین جیسیکہ
نابرابر تقسیم جایداد غیر منقولہ موروثی کی مگر جایداد منقولہ موروثی اور جایداد منقولہ و غیر منقولہ غیر
موروثی سکے انتقال کا متصرف کو اختیار ہی بطور وصیت کے دیجا سکتی ہی اور بموجب
قانون کے وصیت نامہ اوسکو کہتے ہین کہ ایک شخص موافق قانون کے اپنے ارادے
کو جو وہ چاہتا ہی کہ بعد اوسکی وفات کے عمل مین آوین ظاہر کرے لیکن اگر خلاف قانون ہین تو تعمیل
اونکی نہوگی اور گو ہندو اپنی جایداد کو جسکا انتقال اوسکے اختیار مین ہی بخیال اپنی مرگ کے ایک
شخص کو بخشش دے لیکن وہ معانی وصیت نامہ کے جو قوانین انگریزی سے مفہوم ہوتے ہین
دہرم شاستر والون کو معلوم نہین پس اسطرح کی بخشش صرف اونہین صورتون مین درست ہوگی
جنمین کہ اور رسمی عطیہ درست ہوتے ہین مگر بعض امور جو ازروے ایمن ممنوع نہین ہین اگر
بر سے جاوین تو بموجب قانون ملک بنگالہ کے قابل منسوخی نہین گو خلاف دہرم ہون
مثلاً ایک باپ کو باوجود اختیار کل کے اپنی جایداد پیدا کی ہوئی پر نابرابر تقسیم اوسکی اپنی

۱۸۹۳ء اولاد یہ کرنا لازم نہین ہی اسطرحسے کہ ایک کو ترجیح دیے اور دوسرے کو حقیت سے بزرجات
قوی سے محروم رکہے یہہ بات دا ابہاگا مین لکہی ہی کہ خلاف دہرم ہی لیکن اوسمین یہہ بہی لکہا
ہی کہ ہبہ یا تحویل ایسے دیسے کہ اس صورت مین خلاف قانون یا ورنا درست نہین اسواسطے
کہ جو بات نفس الامر مین ہی اور ہو ستر یا وید اشلوک سے بدل نہین جا سکے گی یعنی ایک امر
واقعی یا ایک ہبہ جو ایکبار عمل مین آچکا گو خلاف دہرم ہو مگر خلاف قانون نہو تو وہ قابل منسوخی نہین
ہی فریک ثانی اس امر کا از روی دہرم سے گنہگار ہی لیکن بموجب قانون سے مجرم نہین چنانچہ یہی اصول حسب
اس مقدمہ مین بہہ عطا جانب رہی

پچیسوین اپریل ۱۸۹۳ء

بران کشن اپیلانٹ — بنام — سعادہ تہاکرانی زوجہ گوبند متوفی مسپانڈنٹ

جلد اول — صفحہ ۳

خلاصہ

اگر کوئی شخص اپنی بیٹی کو بیاہ کے وقت کچہہ جایداد غیر منقولہ دیوے
تو اوسکو ستری دہن کہتے ہین اگر وہ بیٹی مر جاوے
تو وہ جایداد اوسکی بیٹی کو پہونچتی ہی اور جب وہ بہی مر جاوے
تو جو اوسکا وارث ہو وہ حقدار وراثت ہی لیکن اگر
اوسکی وارث ایک لڑکی بیوہ لاولد ہو تو اس صورت مین
ماں کے بہائی کو ورثہ پہونچتا ہی

روئداد

شجرہ خاندان متخاصمین

ضلع سے کے تعلقہ پر قابض رہا اور جگموہن سے کے مرنیکے بعد بہاگوتی اوسکی زوجہ بطور وراثت اپنے
شوہر کے اوس تعلقہ پر قابض ہوی بہاں کشن سے نے عدالت دیوانی مرشدآباد مین بہاگوتی پر
اس دعوی سے نالش کی کہ مدعا علیہا کو حق وراثت کا نہین پونہچتا عدالت مذکور مین دعوے
مدعی کا ڈسمس ہوا جب صدر دیوانی عدالت مین اپیل دایر ہوا تو امر تصفیہ طلب یہہ قرار دیا گیا کہ انندمی
سے کے مرنیکے بعد حق وراثت کا کسکو پونہچتا ہی اور اسی امر کا بیوستہ پنڈتون سے طلب ہوا ادہر
پنڈت سے نے جواب دیا کہ انندمی سے کے مرنیکے بعد اوسکا ترکہ اوسکی بیٹی کو جانا چاہیئے تہا اسطرح پر
جسکو ورثہ بیٹے اوسے استری دہن کہتے ہین اور بیٹی کو حق وراثت اوس ترکہ مین پونہچتا
ہی مگر اوس بیٹی کا استری دہن نہین ہوتا اگر یہہ بیٹی مر جاوے تو اوسکی بیٹی کو نہین پونہچتا بلکہ
اوس بیٹی کی ماں کے بہائی یعنی ماموں کو پونہچتا ہی اگر وہ زندہ نہو تو اوسکے بیٹے کو اسواسطے صدر
دیوانی عدالت سے باجلاس نواب گورن رانس صاحب بہادر اور راف سیلیک صاحب بہادر
اور ڈبلیو کیوٹر صاحب بہادر ڈاؤڈی گریہم صاحب بہادر سے حکم ہوا کہ فیصلہ ضلع کا منسوخ ہو اور مدعی
اپیلانٹ جایداد متنازعہ پر قابض ہو

٦ یہہ تعلقہ انندمی کو اوسکے باپنے اوسکی شادی کے وقت دیا تہا اور بیشک وہ اوسکا استری
دہن تہا اور اسی سببسے اوسکے بعد اوسکی بیٹی کو ملنا چاہیئے تہا خواہ وہ بیٹی بیاہی ہوئی ہوتی
یا نہوتی مگر اوس بیٹی کے مرنیکے بعد جسکو یہہ تعلقہ بطور استری دہن کے نہین ملا بلکہ بطور ورثہ
کے ملا تہا اوسکی بیوہ لاولد بیٹی کو نہین مل سکتا تہا بلکہ جو کوئی قریب رشتہ دار وارث ہو اوسکو
ملنا چاہیئے تہا یہہ وجہہ معلوم ہوتی ہی جسپر پنڈت رادہاکانت سے نے بیوستہ لکہا اور اوسکے بیوستہ
سے یہہ بات پائی جاتی ہی کہ یہہ عورت لاولد بیوہ اپنی ماں کے مرتے وقت بہی بیوہ اور لاولد تہی
اسواسطے کہ اگر اوسوقت بن بیاہی ہوتی اور اوسکا خاوند زندہ ہوتا تو وہ بیشک حقدار وراثت کی
ہوتی اور ماں کے بہائی یا اوسکے بیٹے کو ہرگز حق وراثت کا نہین پونہچتا مگر اوسکے مرنیکے بعد

استعبابات ہین کہ کئی قسم کی عطا کو استری دہن کہتے ہین بہت اختلاف ہی بعضوں کی نزد

نزدیک اٹھہ قسم کے عطا کو اور بعضون کے نزدیک چہہ قسم کی عطا کو اور بعضون کے نزدیک پانچ اور بعضون کے نزدیک تین قسم کی عطا کو استری دہن کہتے ہین مگر جو صاحب نے جو نہایت جامع تعریف لکہی ہے وہ یہہ ہے کہ جو چیز قبل از بہیرن کے یا بوقت رخصت برات یا بطور نشان محبت کے ملی ہو یا جو برادر یا والدین نے عطا کیا ہو وسے استری دہن کہتے ہین یعنی ملکستان — سنہ ۹۴ ع

دسوین اپریل سنہ ۹۴ع

سنہ ۹۴ع

تند اسنگہ اپیلانٹ — بنام — میر جعفر شاہ رسپانڈنٹ

جلد اول — صفحہ ۴

خلاصہ

اسمقدمہ مین مدعی علیہ نے بموجب ایک سند کے جو بطور خون بہا ملی تہی اور اور اسناد کی رو سے اپنی حقیت کا دعوی کیا اور صدر دیوانی عدالت مین اوسکا دعوی مسلم رہا

[illegible]

رویداد

یہہ مقدمہ عدالت دیوانی ضلع ترہٹ مین دایر ہوا تہا اور صورت اوسکی یہہ تہی کہ جعفر شاہ مدعی نے تند اسنگہ مدعی علیہ پر بابت ایکہزار بیگہ اراضی مالگذاری واقع موضع احمد دادپور بہ بیان اسکے کہ یہہ اراضی میری موروثی ہے نالش کی تہی مدعی علیہ نے اپنے بیان کے ثبوت کو تین دستاویزین پیش کین ایک سند لکہی ہوئی سنہ ۲۹ ۱۱ فصلی کی جو نصیر الدین مدعی کے نانا نے اسمضمون سے لکہدی تہی کہ سو بیگہ زمین مالکانہ بطور خون بہا کے اوسر سنگہ ولد سوبہا سنگہ کو دی دوسری اقرارنامہ مورخہ سنہ ۱۱۸۸ فصلی اقراری مدعی اوسکی تصدیق مین تیسری ہبہ نامہ مورخہ سنہ ۱۱۹۱ فصلی اقراری مدعی موسومہ مدعی علیہ

شجرہ خاندان متھا صیمن کا یہ ہے

کاشی شر اور ہردیو اور شاہ دیو اور نیلکنٹھ چار بھائی آپس میں ایک جگہ پہلے ہو گئے
رہتے تھے کاشی شر نے اپنے زور بازو سے پرگنہ ... زمینداری حاصل

حاصل کی اور ایکسے وہ زمینداری بالاجمال پہر کاشی شتر مرگیا اور تین بہائی اور پانچ بیٹے
رام سکہہ اور رام موہن اور کشن سنگہ اور کیول رام اور اجودہیا رام چہوڑے اوسکے بعد
ہردیو مرا اور اوسنے ایک بیٹا جے بخت چہوڑا اوسکے بعد شاہ دیو لاولد مرگیا اور پہر کیول رام چوتہا
بیٹا کاشی شتر کا مرگیا اور اوسنے کشن ناتہہ ایک بیٹا اور رنگا متی زوجہ چہوڑی اوسکے بعد رام
موہن مرا اور اوسنے گوردہادہر اور کالیداس دو بیٹے چہوڑے اوسکے بعد رام سنگہ مرا اور اوسنے
ایک بیٹی مسماۃ راجیسری اور دو نواسے مسمیان رادہا ناتہہ اور نرسنگہ چہوڑے اور پہر جے بخت
بے پسر دیولا ولد مرگیا اور پہر کشن سنگہ بہی لاولد مرگیا اوسکے بعد نیلکنتہہ مرا اور اوسنے ایک
بیٹی مسماۃ گہر جیسری چہوڑی اور گہر جیسری سے باپ کے مرنیکے بعد اوسنے ان ایک بیٹا مسمی پران
ناتہہ پیدا ہوا اوسکے بعد سنہ مین کشن ناتہہ لاولد مرگیا اب کہ یہہ نالش دایر ہوئی تو یہہ لوگ زندہ تہے
+ اجودہیا رام پسر کاشی شتر + گوردہادہر کالیداس پسران رام موہن + رنگا متی زوجہ
کیول رام + راجیسری بنت رام سنگہ + رادہا ناتہہ و نرسنگہہ پسران راجیسری + گہر جیسری بنت
نیلکنتہہ + پران ناتہہ پسر گہر جیسری + اس مقدمہ مین یہہ بات دریافت کی گئی کہ یہہ زمینداری
کسطرح پر تقسیم کیجاوے روبکار پنڈت سے نے یہہ بیوستہ لکہا اول یہہ کہ اگر کاشی شتر وغیرہ چار
بہائی آپسمین ایک جگہہ ملکر رہتے تہے اور اون سب مین کاشی شتر بڑا تہا اور درحقیقت
جایداد مدعی بہا اونکی موروثی نہین ہی اور کاشی شتر نے اپنے زور بازو سے بغیر مدد اور
اعانت اپنے بہائیون کی پیدا کی تہی اور یہہ زمینداری اونمین مشترک نہین تہی تو اس صورت
مین سوای کاشی شتر کے اور کسیکو اوسپر دعوی نہین پوہنچتا لیکن اگر یہہ زمینداری اونکی موروثی
ہی یا یہہ کہ سب کے روپیہ خرچ ہوکر ہاتہہ آئی ہی یا اور بہائیون نے بہی اوسکے پیدا کرنے مین
اعانت اور کوشش کی ہی تو یہہ زمینداری پانچ حصے بطریق تقسیم ہوکر دو حصے کاشی شتر کو کہ وہ
سب مین بڑا ہی اور ایک ایک حصہ اور بہائیون کو ملیگا دوسری یہہ کہ کاشی شتر کے
مرنیکے بعد اوسکی بیٹی وارث ہوئی اور یہہ زمینداری اوسکے بیٹون مین برابر تقسیم ہوئی

۱۷

چاہیے تھی اور رام موہن کاشی شنکر کے بیٹے کے مرنیکے بعد اوسکا حق اوسکے دونون
بیٹون کو دیا جاوے اور اونکا لیناداستن کرنا چاہیے تہا تیسری یہہ کہ کیول رام کاشی شنکر کے چہوٹے
بیٹے کا ورثہ کشن ناتہہ کیول رام کے بیٹے کے مرنیکے بعد درصورتیکہ اوسکی کوئی بیٹی
نہو تو اوسکی ماں رنگامتی کو پہونچتا ہی چوتھی یہہ کہ رام سنگہ پسر کاشی شنکر کے مرنیکے بعد
اوسکی بیٹی مسماۃ راجیسری مالک ہوئی اور اوسکے بعد اوسکے دونو بیٹے مالک ہوئے
پانچوین یہہ کہ جو کہ اجودہیارام اپنے بہائی کشن سنگہ کے مرنیکے وقت زندہ تہا تو صورتیکہ
کشن سنگہ کی ماں زندہ نہو تو کشن سنگہ کا ورثہ اجودہیارام اوسکے حقیقی بہائی کو پہونچتا ہی
چہٹی یہہ کہ ہردیو کاشی شنکر کے بہائی کے مرنیکے بعد جبر بخت ہردیو کا بیٹا مالک ہوا اور اوسکے
مرنیکے بعد اگر کوئی بہائی اوسکا زندہ ہو تو نیلکنٹھ اوسکا چچا کہ اوسکے سوا اور کوئی زندہ نہ تہا
اوسکے حصہ کا مالک ہوا ساتوین یہہ کہ شاہ دیو کاشی شنکر کے بہائی کے مرنیکے بعد اگر
شاہ دیو کی ماں زندہ نہین تو اوسکا حقیقی بہائی نیلکنٹھ اوسکے حصہ کا مالک ہوا اور نیلکنٹھ کے
مرنیکے بعد اوسکی بیٹی مسماۃ گہر جیسری اپنے باپ کے ترکہ کی مالک ہوئی مستاصلین کہتے
ہین کہ نیلکنٹھ نے اپنے حصہ زمینداری کا دعوی نہین کیا اور تین عورتین مسماتان راجیسری
اور رنگامتی اور گہر جیسری کو پرورش کے طور پر کچہہ ملتا تہا راجیسری اور رنگامتی نے

اپنی اپنی حق زمینداری کو چہوڑ کر اوسپر کفایت کی تہی اور از روی تحقیقات کے معلوم ہوا
کہ بالفرض اگر ورثات نے ملکر رنگامتی کی پرورش کی لیکن اگر رنگامتی اپنے حق کا دعوی کرے
اور اوسکو چہوڑ دے تو بروقت تقسیم زمینداری کے کشن ناتہہ اوسکے بیٹے کا حصہ اوسکو ملیگا
یا نہین اور اگر راجیسری کو کچہہ نہین ملی اور اوسنے اوسپر دعوی کیا تو وہ اپنے باپ کے حصہ کی
مالک ہوگی لیکن اگر وہ اپنا دعوی قائم رکہے تو بیشک اوسکے باپ کا حصہ اوسکو ملیگا اور
اگر نیلکنٹھ گہر جیسری کے باپ نے اپنا دعوی زمینداری چہوڑ دیا اور اوسکے عوض میں کچہہ اپنے
[illegible] کے منظور کر دیا تو گہر جیسری اوسکی بیٹی کو بہی وہی ملیگا لیکن گواہون کی گواہی سے

یہہ سب مراتب جن پر یہہ تحقیقات ہوئی تہی ثابت ہونے او غالب ایسا معلوم ہوا کہ حقیقت مین یہہ ۹۴ [illegible]

بیان اونکا صحیح نہ تہا اسواسطے صدر دیوانی عدالت سے باجلاس مسٹر جی شور صاحب بہادر

اور ان سیپک صاحب بہادر اور ولیم کیوپر صاحب بہادر کے حکم ہوا کہ فیصلہ عدالت دیوانی دیناجپور

کا جہان سے اجودہیا رام کو بحالی ملی تہی اور جہہ گنڈے ملے تہے اور اوسکا یہہ

اپیل تہا منسوخ ہو اور یہہ زمینداری بحالی کی بموجب بیوستہ پنڈت رادہاکانت کے بجواب

مندرجہ ذیل کاشی شنکر شاہ دیو ہردیو نیلکنٹھ چارون بہائیون کے وارثون کو بیلے اونکی تفصیل

سے کشت دیا اور ہردیو اور گہر جلیسری وارث نیلکنٹھ کو ۵/۲۵ یا ۵/۱۲ کے حصے ملین اور

درتا کاتی شنکر کو ۱/۵ یا ۱/۴ حصہ ملین اور یہہ ۱/۶ حصہ ورثا کاشی شنکر اس حساب سے

تقسیم ہون کہ گوداہر اور کالید اس اپیلانٹ کو ۱/۲۰ اور اجودہیا رام رسپانڈنٹ کو

۲/۱۵ اور رنگا متی کو ۱/۶۰ اور راجیسری کو بہی ۱/۶۰ حصہ ملین

اسمقدمہ سے کہ بیوستہ اور فیصلہ سے موافق شاستر مروجہ کے چہہ باتین پائی جاتی ہین

اول مقرر ہونا ذہرا حصہ اوس بہائی کا جسنے شرکت اور بہائیون کے روپیہ سے ایک

شی حاصل کی ہو دوسری برابر ہونا حصہ بیٹونکا جو اپنے باپ کے وارث ہون تیسری ماکا

حق اوس بیٹے کی جایداد پر جو بعد مرنیکے نہ بیٹا چہوڑے اور نہ بیٹی اور نہ جورو پوتے ہہے بیٹی

کا حق اوس شخص پر جو بیٹا چہوڑے اور نہ جورو اور نہ وہ بیٹی جو بیٹے کی ماہو یا آئندہ ہو سکتی

ہو یا اوسکا ہونا ممکن ہو پانچوین حقیقی بہائی کا ترکہ اپنے بہائی سے چہٹی ماؤنکا حصہ اوس

صورت مین پہونچتا ہی جب کہ اوسکے اور کوئی قریب وارث نہون

اگر ایک بہائی جایداد مشترک مین کچہہ اصلاح اور ترقی کریے تو اوسکو حق زیادہ حصہ کا

نہین ہوتا مگر بموجب قانون متشبہہ بنگالہ اسیکے ذہرا حصہ وقت تقسیم کے مل سکتا ہی اگر

اوسنے فقط اپنی تنہا کوشش سے جایداد حاصل کی ہو چنانچہ اسی قاعدہ پر صدر دیوانی

عدالت نے اسمقدمہ مین چارون بہائیون متفق ہین جنہون سے بعد شرکت خواہ فقط بہائیونکی

مشتملہ ۹۴

مدد سے جایداد پیدا کرتی تھی جایداد وہ حاصل کرے اور اپنے بھائی کو دو حصہ یا پانچ مین سے دو اور پانچواں ایک حصہ یا پانچوان حصہ تین باقی بھائیوں کو بیکرے بموجب قانون متعلقہ بنارس کے اوس بھائی کو جسنے اپنی قوت بازو سے مدد کی ہو اوس بھائی پر جسنے کچھہ کوشش نکی ہو امتیاز نہین ہے

مشتملہ ۹۵

اٹھوین اپریل ۱۸۹۵ع

مسماۃ رنو اپیلانٹ — بنام — جیورانی رسپانڈنٹ

جلد اول — **خلاصہ** — صفحہ ۸

ایک ہندو سے اپنی مملوکہ مقبوضہ جایداد اور اسباب اپنی گھر والی عورت کو دیا اور اوسکے مرنیکے بعد وہ سب اسباب اوسکی دو بیٹیوں کو جو زندہ تہین پہونچا اور جب ایک بیٹی مری تو اوسکی بہن کو اوسکا حصہ پہونچا اوسکے باپ کی اصلی جورو تھی اوسکا کچھہ دعوی نہین ہے

رویداد

صورت استغاثہ کی یہہ ہے کہ جیورانی اصل مدعیہ استغاثہ مین راجہ مرلی دھر کی جورو تھی اور رنو اپیلانٹ مدعی علیہا سابق مسماۃ شنک گھروالی عورت کے پیٹ کی دو بیٹیوں مین سے ایک بیٹی تھی مرلی دھر نے اپنی عین حیات مین مسماۃ شنک کو چند زمینین اور کچھہ ذاتی اسباب دیا اور جب مسماۃ شنک فوت ہوئی تو مسماتان سکو اور رنو اوسپر قابض و متصرف ہوئین اور جب رانی جھگڑا ہوا تو کونسل پٹنہ سے اون دونو بیٹیوں کو اونکی ماں کے اسباب ملنے کا حکم ہوا اوسکے بعد مسماۃ سکو لاولد مر گئی جو حصہ اوسکو ملا تھا اوسکی بابت تنازعہ ہوا اور اوسکے باپ کی بیاہی بیوی نے اس اپیل سے دعوی کیا کہ مسماۃ سکو کے مرنیکے بعد اسباب مذکورہ مجھکو واپس ہونا چاہیئے کیونکہ متوفیہ کے باپ کی اصلی بیوی ہون اور مجھکو ایسی اسباب کا دعوی پہونچتا ہے

۱۸۴۵ع

پونہچا ہی عدالت پٹنہ سے مدعیہ کی ڈگری ہوئی لیکن جب صدر دیوانی عدالت مین اپیل ہوا اوسوقت پنڈتون سے بیوستہ طلب ہوا اوس سے معلوم ہوا کہ جو اسباب کہ راجہ نے مسماۃ منک کو دیا تہا وہ بخشش اور عطا تہی بلا شرط اور بعد مرنے مسماۃ منک کے اوسکی بیٹیونکو پونہچا ہی اور نصفی حصہ مسماۃ سکو کا کہ اب اوسکی بابت تنازع ہی وہ مسماۃ رنو کو پونہچا اسکا کہ اب مسماۃ رنو اسکی وارث ہی اسواسطے صدر دیوانی عدالت نے یہہ تجویز کی کہ رسپانڈنٹ کی حقیت اس اسباب پر نہین پونہچتی کیونکہ یہہ اسباب راجہ نے بخوشی بلا شرط دیدی دیا ہی اور وہ اسباب مسماۃ سکو کو اپنی ماسے پونہچا ہی اس نظر پر صدر دیوانی عدالت نے بلا جلاس اف سیسک صاحب بہادر کے برخلاف دعویٰ مدعیہ حکم ہوا کہ فیصلہ عدالت پٹنہ کا منسوخ ہو

یہہ اسباب بطور عطا اور بخشش کے دیا گیا اور دینے والے کی زوجہ کو بروقت مرنے اوس شخص کے جسکو اسباب دیا گیا تہا کچہہ حق واپسی اسباب کا بطور وراثت کے نہین تہا اسواسطے دعویٰ اوسکا خارج ہوا اور اسباب مین کہ درصورت نہو نے کون کون سے وارثون کے پہن کو ترکہ پونہچا ہی متاکشرا مین اختلاف ہی

تیلیویٹ پریل ۱۸۴۵ع

کلیان سنگہ مختار بیوہ اسودی سنگہ اپیلانٹ بنام کرپا سنگہ وبہو فی سنگہ رسپانڈنٹ

جلد اول صفحہ ۹

خلاصہ

ایک زمیندار نے اپنے رشتہ دار کو زبانی اقرار سے گواہون کے روبرو متبنیٰ کیا اور کوئی رسم متبنیٰ کرنے کی نہین ہوئی اور جب وہ زمیندار مرگیا تو وہی شخص جو متبنیٰ ہوا تہا اوسکا وارث تصور کیا گیا اور اوسنے کریا کرم اوسکا کیا اور ثابت پایا گیا کہ یہہ متبنیٰ گری درست ہی

اور اپنی آتے بیٹے متبنی یعنی * کرتا پوتر * کو
بالکل ترکہ متوفی کا اصلی وذاتی موروثی اور
پیدا کیا ہوا اسکا سب پہونچا *

رویداد

یہہ مقدمہ بسبب لاولد مرنے سودی سنگہ کے اوسکی بہو ونکی طرف سے ترہٹ
کی عدالت مین بنام کریا سنگہ اور بہولی سنگہ بابت چند دیہات ملکیت سودی سنگہ کے جو اوسکو
بوراثت پہونچے تہے رجوع ہوا تہا ایک مدعا علیہ تو ابتدائی مقدمہ سے غیر حاضر ہی اور بہولی سنگہ
مدعا علیہ بحقیت متبنی ہونیکے دعویدار ہی اور اس مقدمہ مین گواہیان بہی گذرین مین جن سے
یہہ بات ثابت ہی کہ سودی سنگہ نے اپنے مرنے سے پہلے کئی آدمیون کے روبرو بغیر ادا
کرنے رسمیات مذہبی کے زبانی اقرار کیا تہا کہ مینے مدعی علیہ کو متبنی کیا اور جب سودی سنگہ مرا
تو مدعی علیہ نے اوسکا کریا کرم کیا اور اوسکا وارث متصور ہوا اور سودی سنگہ کے
مرنیکے بعد بموجب اجازت بڑی زوجہ سودی سنگہ کے مدعی علیہ کو پگڑی بندہائی گئی ان
گواہون کے اظہار پر ضلع کی عدالت سے مدعی علیہ کے حقمین مقدمہ فیصل ہوا پٹنہ کی
عدالت مین پہلی گواہی کے تصدیق کے لیئے تین گواہونکا اور اظہار قلمبند ہوا
عدالت پٹنہ مین پنڈت سے بہوستہ طلب کیا گیا کہ متبنی گری کی بابت کیا کیا رسمین
لازم تہین جن سے متبنی گری ثابت ہو پنڈت نے جواب لکہا کہ جو شخص متبنے کرے اول
برہمنون سے صلاح لے اور نیک ساعت پوچہے اور اوسوقت برہمن اور
چند دوستون یا قرابتیون کے روبرو کوئی چیز اوسکے ہاتہہ مین دے جسکو متبنی کرتا ہی اور
اوس سے کہے کہ تو میرا متبنی بن میرا مال اسباب تیرا ہو جاویگا اور جو شخص کہ متبنی بنے
وہ اوس پر راضی ہو کر کہے کہ مین تیرا متبنی ہوا کیونکہ از روی شاستر کے ضرور ہی کہ یہہ امر
دونو کی مرضی سے ہو متبنی بنا دے اور جو متبنی بنے اور جو شخص کہ متبنی بنتا ہو اوسکے

سنہ ۱۷۹۵ع ۲۳

اوسکے ہاتھہ مین کوئی چیز نہین سکے روپیہ وہی صرف ظاہرداری کی رسم موافق رواج کے ہی اگر یہہ بات نکل جاوے اور متبنی کرنے والا اور ہونے والا دونو منظور کرلین تو بہی متبنی گری درست ہی اسواسطے پٹنہ کی عدالت نے ضلع کا حکم بحال رکھا صدر دیوانی عدالت مین جب اپیل ہوا تو اوسوقت عرض کیا گیا کہ رسمیات متبنی گری جس سے متبنی ہونا صحیح اور جایز ہوجاوے عمل درامد نہین ہوئین تو بہرحال متبنے کو بالکل مال متوفی کا موروثی بہی اور ذاتی پیدا کیا ہوا بہی نہین پونہچتا اور علاوہ اسکے کچھہ معاش واسطے گذران بیوون اسکے بہی چاہیئے صدر دیوانی عدالت سے نے پنڈتون سے پہر بہوستہ پوچھا کہ بموجب گواہی گواہون کے متبنے گری ثابت ہوتی ہی یا نہین اور حق متبنے کا متوفی سے کل مال موروثی اور غیر موروثی پر پونہچتا ہی یا کس قدر پر اور بیوون سے کے لئے کسطرح معاش مقرر ہونی چاہیئے پنڈتون نے جواب دیا کہ متبنے گری درست ہی اور رگہومال سوری سنگہ سے چہوڑا ہی موروثی یا غیر موروثی اپنا پیدا کیا ہوا اصلی یا ذاتی سب کا سب بہولی سنگہ کا ہی مگر بہولی سنگہ پر فرض ہی کہ سوری سنگہ کی بیوون سے کے تین مذہبی رسمیات ادا کرنیکے لیئے بہی کچھہ دیوے اور اونکی معاش بہی مقرر کردیوے اور اپنی ما کی جگہ سمجہے اسواسطے صدر دیوانی عدالت سے باجلاس سر جان شور صاحب بہادر گورنر جنرل سے حکم ہوا کہ ڈگریان عدالت ماتحت کی بابت تنازع اراضیات کے جسکی بابت یہہ مقدمہ دایر ہوا تہا بحال رہین اور اس مقدمہ مین کوئی حکم بابت معاش بیوون سے کے صادر نہین ہوا ❊

یہہ متبنی گری بطور کرتم یعنی کرتا پوتر سے کے اور جن رسمیات متبنی گری کا مستعمل ہونا رواج ہی جیسمین کہ ملک ترہت اور اوس ضلع آجاتے ہین وہ وہی رسمین ہین جن کو پنڈتون سے نے اپنے جوابات عدالت مین سے لکھے ہین اور اونکا تمام کا مشرا مین ذکر ہی اور اسمین کچھہ شک نہین کہ جو جواب کہ پنڈتون سے نے صدر دیوانی عدالت مین دیئے ہین اونکی بموجب یہہ متبنے متبنی کرنیوالے سے کے تمام اسباب اصلی و ذاتی موروثی اور غیر موروثی کا وارث ہی ❊

ہندو مذہب مین اور طرح کی بھی متبنیٰ گری جائز ہوسکتی ہو + دتّا کا + یعنی دیا ہوا لڑکا کہتے ہین
اور ایک طور متبنیٰ گری کا یہ ہے جو اس فیصلہ مین مذکور ہوا اسکو + کری ترما + کہتے ہین

اٹھارہوین نومبر سنہ ۹۵ع

میر نجیب احمد اپیلانٹ — بنام — مسماۃ کسیما رسپانڈنٹ

جلد اول — **خلاصہ** — صفحہ ۱۰

ایک مسلمان کی زوجہ نے اپنے شوہر کی جایداد پر دعوے
کیا جسپر ۲۶ برس قبضہ اپنے شوہر کے بموجب اوس
دستاویز کے جو بعوض مہر بطور ہبہ بالعوض اوسکے
شوہر کے مرنے کے دو برس پہلے لکھی گئی تھی اور اوس
جایداد پر کچھ قبضہ اوسکا نہوا تھا اور اس درمیان مین
اوسکے بھتیجے نے بابت وراثت اپنے باپکے نالش کر کر
ڈگری حاصل کی اسصورت مین معتبر فتوے سے
ظاہر ہوا کہ وہ زوجہ بموجب اوس ہبہ نامہ کے دعوی
نہین کر سکتی بلکہ مانند اور وارثون کے مستحق ہو اور
واسطے جواز ہبہ بالعوض کے مثل بیع کے قبضہ موہوب
کا از روی شرع شریف کے ضرور نہین +

روئداد

اس مقدمہ مین کسیما اصل مدعیہ زوجہ غلام غوث کی ہو کہ وہ تعلقہ مصطفیٰ پور کا مالک تھا اور وہ
تعلقہ نصف حصہ خان زادپور وغیرہ ضلع ترہٹ کا ہی کسیما مذکور نے سنہ ۱۸۹۳ع مطابق بیا
سنہ ۱۳ فصلی کے بنا دعوی عدالت دیوانی ضلع ترہٹ مین بابت حقیت مین از روے

مقدمہ اپیل نمبر ... سنہ ... (۴)

سنہ ۹۵

اونے دی دستاویز ہبہ بالعوض بنام مدعیہ پیش کیا اور وہ دستاویز اوسکے شوہر کی
اقراری مرقومہ سنہ ۴۳ فصلی ہی اور اوسکا مضمون یہہ ہی کہ شوہر نے اپنی زوجہ کے واسطے
دو لاکھہ روپیہ کا معجل مہر مقرر کیا منجملہ اوسکے پانچ ہزار روپیہ کی عوض مین یہہ زمین جسکا اب
تنازع ہی اپنی زوجہ کو دیدی مدعی علیہ عذر کرتا ہی کہ دعوی مدعیہ کا درست نہین کیونکہ سنہ ۹۴ فصلی مین یہہ
زمین واسطے ادای باقیات خراج ذمگی پدر محمود علی علیہ کہ وہ صدر ٹھیکہ دار تھا قطب زمان سے
ہاتھہ بکی اور اوسنے سنہ ۹۶ مین احمد علی خان کے ہاتھہ بیچ ڈالی اور تب سے اوسکے قبضہ مین رہی مدعیہ نے
ثابت کیا کہ دستاویز لکھی گئی تھی اور منجملہ تین گواہون مندرجہ اوس اقرارنامہ کے ایک گواہ
پیش کیا جو جانب شوہر سے لکھا گیا تھا کہ مین اپنی زوجہ کیطرف سے کارندہ ہون اور قبضہ زوجہ کو دیدیا
ہی مگر یہہ بات معلوم نہین ہوتی کہ کبھی مدعیہ نے بموجب اوس دستاویز کے سنہ ۷۶ فصلی سے یعنی
جب سے کہ اوسکا شوہر مرا سنہ ۱۳ تک یعنی روز دایر ہونے مقدمہ تک اپنا حق لیا ہو اور یہہ بھی
معلوم ہوا کہ اسی اثنا مین غلام دستگیر پسر مدعیہ نے عدالت دیوانی پٹنہ مین ایک نالش بنام معز الدین
جو خان زادپور مین حصہ دار تھا اور غلام غوث کے مرنیکے بعد اوسکے حصہ پر بھی قبضہ کر لیا تھا اور
اپنے باپ کے دایر کی تھی اور حسب اقبال دعوی مدعی علیہ سنہ ۸۴ مین بابت مالکانہ سالہا گذشتہ اور
دلا پانے دخل کے اوپر حصہ اپنے باپ کے ڈگری حاصل کی اور سنہ ۸۵ مین کونسل پٹنہ سے یہہ حکم
حاصل کیا تھا کہ معز الدین موافق تجویز ثالثون کے چھہ سو اکیاون ۶۵۱ بیگہہ اراضی بعوض اوس حق مین
سے جو اوسنے ہنگام دخل اپنے کے حصہ غلام غوث پر پہنچایا تھا دی دی فقط اور مدعی علیہ
نے جو عذر بیع ہونے کا پیش کیا تھا اوسکی نسبت معلوم ہوا کہ وہ بیع بطور بیع بالوفا کے تھی
کہ سنہ ۹۴ مین مدعی علیہ کے باپ کے پاس بطور اسم فرضی بعوض کچھہ روپیہ باقیات کے نور علی
برادر زادہ معز الدین اور غلام جیلانی نے غلام غوث جو دوسری زوجہ سے تھا اور محمدی بیگم نے
اپنے تئین مالک ظاہر کر کر رکھی تھی مگر ظاہر مین یہہ لوگ عہد برکت احمد عامل پرگنہ مہوی مین
ٹھیکہ دار تھے صاحب جج ضلع نے اس بیع کو اس سبب سے کہ دستخط غلام جیلانی کی جعل ہوئی تھی

مشتری کردیا اور اوسکے سوا اس بات مین بہی تکرار ہی کہ ان تینون کو ہبہ اپنے کا کیونکر
اختیار تہا غرض کہ عدالت ضلع مین بموجب دستاویز نوشتہ شوہر کے اوسکی زوجہ یعنی
مدعیہ کے حق مین ڈگری ہوئی اور وہ ڈگری عدالت اپیل پٹنہ مین بحال رہی جب صدر دیوانی
عدالت مین اپیل ہوا تو مدعی علیہ نے عرض کیا کہ بیع بالوفا مین کچہ جبر نہین ہوا اور اس
بات کو مین اپیلانٹ گواہی گواہون سے ثابت کرونگا اور زوجہ مدعیہ کا قبضہ بموجب
اس دستاویز کے ستائیس برس تک نہین ہوا اس سبب سے وہ دستاویز بالکل بیفایدہ
ہی اور اوسکے بیٹے نے جو ڈگری حاصل کی اور مدعیہ نے اوس مقدمہ مین اپنی رضامندی
ظاہر کی تو یہہ بات اوسکے دعوی کی برخلاف ہی اسواسطے کہ اوسنے اقبال کیا کہ یہہ مال بطور
ورثہ اوسکے شوہر نے چہوڑا ہی پہر یہہ ہبہ باطل ہوگیا صدر دیوانی نے مفتیون سے سوالات
مفصلہ ذیل کی بابت فتوی طلب کیا اول یہہ کہ غلام غوث درصورت موجود ہونے اپنے بیٹے
کے اوسوقت مین موافق شرع شریف کے اپنی زوجہ کے نام ہبہ بالعوض کرسکتا تہا یا نہین
دوسرے یہہ کہ اگر کرسکتا تہا تو قبضہ دینا بہی ضرور تہا یا نہین اور اگر ضرور ہو تو قبضہ دینا ثابت
ہی یا نہین تیسرے یہہ کہ اگر قبضہ دینا ضرور نہ تہا یا درصورتیکہ ضرور تہا اور قبضہ دینا ثابت ہی
ہوگیا ہی تو جایداد مندرجہ ہبہ نامہ سے زوجہ یعنے مدعیہ اس وجہ سے کہ اوسنے سنہ ۱۲۲۶ سال
وفات اپنے شوہر سے تا دایر کرنے مقدمہ کے سنہ ۱۲۵۰ فصلی تک کہ اسمین چوبیس برس کا
عرصہ گذرا دخل نہین پایا اور دوسرے یہہ کہ اوسنے اپنے بیٹے غلام دستگیر کو بابت ورثہ
کی عدالت مین نالش کرنے دی اور موافق دعوے کے ڈگری پائی محروم الحق ہوجاتی ہی
یا نہین چوتہے یہہ کہ اگر بالفرض باوجود ان عذرات کے بہی حق زوجہ یعنی مدعیہ کا ثابت رہا تو بیع
اس جایداد کی بعد تاریخ دستاویز مذکورہ ہبہ مدعیہ اور بعد مرنے اوسکے شوہر کے
بیع بالوفا ہی یا قطعی یا اور کسی مطلب پر بموجب شرع شریف جایز ہی یا نہین جواب پہلا غلام غوث باوجود موجود
ہونے اپنے بیٹے کے اپنی زوجہ کو ہبہ بالعوض کرسکتا تہا جواب دوسرا اور تیسرا اہل

اہل فقہ کے نزدیک درمیان ہبہ بالعوض اور ہبہ بلا شرط العوض کے فرق ہی ہبہ بالعوض
مین کہ درحقیقت وہ بیع ہی قبضہ دینے کی حاجت نہین چنانچہ مسئلہ نہایہ حاشیہ ہدایہ مین موجود
ہی پس سبب نہ قابض ہونے زوجہ کے بموجب دستاویز اوسکا حق باطل نہین ہوتا
مگر بیٹے کو جو اجازت دیے کہ بابت حقیت زمین کے بوراثت نالش کرے یہہ بات برخلاف
اوسکے دعوی + یعنی دعوی بالعوض + کے ہی مگر اوسکے اور اوسکے بیٹے غلام دستگیر کے
حق مین درباب وارث ہونے غلام غوث کے کچھ نقصان نہین آتا جواب چوتھا اگر ایک
شخص دوسرے کی جایداد بدون اجازت اور اختیار کے اوسکی طرف سے بیچ ڈالے اور
مالک پھر اوس بیع کو درست نہ کہے تو بیع ناجایز رہیگی فقط بموجب فتوی کے صدر دیوانی
عدالت مین یہہ تجویز ہوئی کہ رسپانڈنٹ نے پہلے اپنے بیٹے کو اپنے نام سے بوراثت اپنے
باپ کے نالش کرنیکی اجازت دی اب اس دستاویز اپنے شوہر کی دعوی نہین کر سکتی مگر
وراثت مین اپنے بیٹے کی شریک رہے شرکا اپنے شوہر مین اور جو کہ یہہ مقدمہ بابت ہبہ نامہ
کے پیش ہوا ہی اور خریدار اور قابض حقیت مدعی علیہ نہین ہین سو اسلیے اس مقدمہ مین نسبت
رسپانڈنٹ کے کچھ حکم نہین ہو سکتا سو اسلیے باجلاس سر جی شور صاحب بہادر
اور بی اسپیک صاحب بہادر اور ڈبلیو کیوٹر صاحب بہادر کے حکم ہوا کہ ڈگریان عدالت
ماتحت کی منسوخ ہون اور یہہ بات بھی تجویز صدر دیوانی عدالت مین لکھی گئی کہ جایداد غلام
غوث کی ملکیت ہی اور اوسکے وارثون کی گو کہ بعد مرنے غلام غوث کے اون لوگون
کیطرف سے اوسکا انتقال ہوا تھا جنکو اوسکے انتقال کا اختیار حاصل نہ تھا

ازروی شرع شریف کے اس مقدمہ کا ہبہ بجای بیع کے ہی اسمین کچھ ضرورت قبضہ دینے
کی واسطے جوازی دستاویز کے نہین ہی اس فتوے مین ہدایہ کا حوالہ لکھا گیا ہی مگر یہہ
مضمون ہدایہ کی روایت مین نہین لکھا اور وجوہات باقی احکام اس فتوے کے ظاہر ہین +

شرع شریف مین ہبہ عوض ایک شی کے ہی دو طرح پر ہی ایک یہہ کہ عقد کے لفظ سے کچھ

سنہ ۱۷۹۵ ع

مثلا اگر ساتھہ + جسکا ترجمہ یہہ ہے کہ یہہ لفظ کہے کہ ہبہ کرے ہی اور دوسرا ہی + اوپر اسکا ترجمہ
کوئی کہے وہبتک ہذا علی ان تعوضنی کذا + یعنی ہبہ کیا مینے تیرے تئین اس چیزکو اوپر اسبات
کے کہ بدلا دیوے تو میرے تئین فلان چیز تو اس ہبہ کو تو ہبہ بشرط عوض کہتے ہین اسصورت
مین دونو کا قبضہ دونو چیزون پر ضروری ہی کیونکہ یہہ ہبہ ابتدا مین درحقیقت ہبہ ہی اور بعد قبضہ کے
بیع کے حکم مین ہوجاتا ہی چنانچہ ہدایہ کے باب الرجوع فی الہبہ مین لکھا ہی + واذا وہب
بشرط العوض اعتبر التقابض فی العوضین ویبطل بالشیوع لانہ ہبۃ ابتداء فان تقابضا
صح العقد وصار فی حکم البیع الی اخرہ + ما فی الہدایہ یعنی جسوقت کہ کسی چیزکے بدلہ پر ہبہ کیا جاوے
تو اسوقت دونوکا قبضہ دونو چیزون پر معتبر ہوگا اور یہہ ہبہ بسبب مشترک ہونیکے باطل ہوجاویگا
کیونکہ یہہ ہبہ ابتدا مین تو ہبہ ہی اور دونو کے قبضہ کے بعد بیع کے حکم مین ہوجاتا ہی اور اگر
یون کہے کہ + وہبتک ہذا العبد بثوبک وقبلہ الآخر یکون بیعا ابتداء وانتہاء بالاجماع
کذا فی الکفایہ + یعنی کفایہ ہدایہ کے حاشیہ مین لکھا ہی کہ اگر یون کہے کہ مینے اس غلام
کو تیرے تئین ہبہ کیا ساتھہ کپڑے تیرے کے اور دوسرا قبول کرلیوے تو یہہ بیع ہوگی
ابتدا مین بھی اور انتہا مین بھی سبکے نزدیک اور اس صورت مین قبضہ شرط نہین +

اکیسوین مارچ سنہ ۱۷۹۶ ع

سنہ ۱۷۹۶ ع

جعفر خان اپیلانٹ — بنام — حبشی بی بی رسپانڈنٹ

جلد اول — خلاصہ — صفحہ

یہہ مقدمہ ہی بابت تنازع زمین کے جسمین مدعی علیہ نے
اپنا حق بیان کیا ہی بموجب ہبہ اپنی نند کے کہ مرنے سے پیشتر
کر مری تہی اور فتوی طلب ہوا مفتیون سے درباب قبضہ کے
واسطے جوازی ہبہ کے مفتیون نے فتوی لکھا کہ قبضہ

چند روز کفایت کرتا ہی اور یہہ کچھ ضرور نہین کہ قبضہ بدا بد
چلا اوسے اور در باب زمین مشترک کے لازم آئی کہ واسطے
جدا رہنے ہمیشہ کے اراضی تقسیم اور جدا جدا علحدہ کر دیجاوے

رویداد

اس مقدمہ کو لالی جیتی نے عدالت دیوانی ضلع دانا پور مین بدعوی دخلیابی چند اراضیات
کے سنہ ۹۲ فصلی مین رجوع کیا اس بیان سے کہ اراضی متنازعہ میری بہن مسماۃ تاجو کی ہی جو زوجہ
مدعی علیہ کی تہی اور یہہ اراضی بشراکت ہم دونو بہنون سے تہی مدعی علیہ نے عذر کیا کہ یہہ
جائداد میری حقیقت ہی بموجب اوس سند کے جو میری زوجہ نے اپنے مرنے سے بہت روز
پہلے میرے تئین لکھدی تہی اور جس تاریخ کہ یہہ دستاویز لکھی گئی اوس تاریخ مین وہ کل
اراضیات کی مالک تہی عدالت ضلع مین مدعی کے حقمین ڈگری ہوئی مگر اپیل مین صدر دیوانی
عدالت سے بجلاس جی اسمیث صاحب بہادر اور ڈبلیو کیو ڈرصاحب بہادر کے ضلع کا حکم مسترد
ہوگیا اور اُن حکام کی راے مین موافق فتوے مفتیون کے یہہ بات معلوم ہوئی کہ وہ دستاویز
جو مدعی علیہ کے پاس ہی صحیح اور درست ہی اور تاجو بی بی کیطرف سے لکھی گئی ہی کہ وہ کل کی
مالک تہی اور کسیکا حق اوسمین نہ کہی تہی + یعنی یہہ ہبہ مشاع نہ تہا + دانا پور کے راجا
کیطرف سے دو بہن اور تاجو بی بی کو چند اراضیات معہ اراضی متنازعہ کے بطور معافی ملی تہی
اور ہر ایک کو پہلے ہی سے اپنے حصہ علاحدہ علاحدہ مل گئے تہے اور اپیل مین خاص کر
در باب قبضہ کے سوال تہا اسی امر کے گواہ عدالت ضلع مین بموجب حکم صدر دیوانی عدالت کے
لئی گئے تہے مگر کوئی بات موافق طمانیت کے دریافت نہوئی تہی کسواسطے کہ یہہ اراضی لاخراجی
تہی اور کوئی اقرار واسطے محصول لینے کے نہ تہا اور اس اراضی کی رجسٹری بہی نہین ہوئی تہی اور
یہہ بہی نہین معلوم ہوتا کہ اس معافی سے بشراکت کے نام پر تہی مگر اتنی بات معلوم ہوئی کہ زوجہ
نے بعد لکہنے دستاویز کے اسامیون کو کہدیا کہ اوسکا محصول شوہر کو دیا کیجیو اور

اسکا قبضہ ثابت ہوا ہی اور شوہر بہی مدت تلک اپنی طرف سے ٹہیکہ دیا کیا اور محصول لیا کیا
لیکن یہہ بات ظاہر ہی کہ بعد اسکے کبہی کبہی زوجہ کی مہر جاری رہی تہی اور در زمان غیر حاضری
شوہر کے زوجہ بہی اپنے نام کا بندوبست رکہتی تہی مفتیون نے فتوی دیا کہ قبضہ شوہر کا
جو بابت چند روز کے ثابت ہوا ہی واسطے جوازی ہبہ کے کفایت کرتا ہی اور زوجہ
بعد نو برس کے ایک برس پہلے اپنے مرنے سے اوس ہبہ کو پہیر نہ سکتی تہی کہ وہ
ہبہ باطل سمجہا جاوے اور نہ اپنی بہن کی لئی کچہہ اور تدبیر کر سکتی تہی دعویدار کو از روے
شرع شریف کے کچہہ نہین پہونچتا + اتفاقا ایک فتوی بابت جوازی ہبہ جایداد
مشترکہ موافق شرع شریف کے نظر سے گذرا اگرچہ اسمقدمہ مین اوسکے اوپر تجویز نہین
ہوئی ہی مگر وہ فتوی یہہ ہی شرع شریف حنفیہ محمدیہ مین ایک ضروری شرط یہہ ہی کہ جایداد
موہوبہ مشترک نہو کہ مشخص ہو سکے اور اگر موہوبہ زمین ہو تو تقسیم کی جاوے اور
قطعات منقسمہ جدا جدا محدود ہون تب ہبہ جایز ہو سکتا ہی

ہدایہ کی کتاب الہبہ مین لکہا ہی + لا تجوز الہبۃ فیما یقسم الا محوزۃ مقسومۃ وہبۃ المشاع
فیما لا یقسم جایزۃ + یعنی نہین جایز ہی ہبہ اوس چیز کا جو تقسیم ہو سکتی ہو مگر اوس صورت
مین کہ علاحدہ ہو جاوے اور مشترک ہبہ اوس چیز کا جسکا تقسیم ہونا ممکن نہین جایز ہی بیع
اور ہبہ بالعوض مشترک شی کا مثل بیع ہی جایز ہی مگر ہبہ مشاع بلا عوض ناجایز فقہہ مین تو منصوص
دلیل اسپر لکہی ہی مگر عقلی دلیل یہہ ہی کہ بیع مین تو خریدار سب طرح سے بہلائی برائی
مقدار مبیع کی دیکہہ لیتا ہی اور اپنے دعوے کی تحقیقی خود دریافت کر لیتا ہی اور تمام جوابدہی اسکی
آپ اپنے ذمہ لیتا ہی برخلاف ہبہ بلا معوض کہ یہہ صرف تبرع اور احسان ہی اور موہوب لہ مطلق
اوسکے حال اور اوسکے حقوق تعادی سے واقف نہین ہوتا پس ضرور ہی کہ تمام حقوق جدا کر کر اوسکے
قبضہ مین دیئے جاوین ورنہ ہبہ ناتمام رہیگا

✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

چھبیسوین اکتوبر ۹۶ ۱۷ ع

راج کشور رائی و چار شخص پسران کالی چرن رائے متوفی اپیلانٹ بنام بیوہ سانتوداس پسر جیکشن رائی رسپانڈنٹ

جلد اول صفحہ ۱۲

خلاصہ

ایک شخص ہندو کے خاندان سے کہ جنمین کچھہ شرطین سرشتہ کے موافق واسطے علاحدہ ہونیکے نہین ہوئین تہین مگر وہ اور اوسکے والد کا کہانا پکانا اور رہنا علاحدہ تہا اور بیوپار مین سے نفع نقصان مین بہی کچھہ حصہ اوسکا نہ تہا باوجود اس بات سے کہ کبہی کبہی نوکر ہو جاتے تہے اور خانگی مصارف بہی اونکو ملتا تہا خاندان کی شرکت سے نے علاحدہ تصور کئے گئے اور اوسکی پیدا کی ہوئی جایداد پر اوسکا دعوی حصہ کی بابت سماعت نہوا ✽

رویداد

کالی چرن اور جیکشن اور سوبہارام آپسمین بہائی تہے سوبہارام مرگیا اور اوسنے ایک بیٹا رادہا ناتہہ چہوڑا پہر جیکشن مرگیا اور اوسنے سانتوداس ایک بیٹا چہوڑا اوسکے بعد کالی چرن مرا اور اوسنے پانچ بیٹے راج کشور وغیرہ اصل مدعی علیہ اس مقدمہ کے چہوڑے کالی چرن اپنی حین حیات مین ایک کوٹہی مہاجنی کی رکہتا تہا اوسکے بعد راجکشور شامل اپنے بہائیون کے کوٹہی کا کام کرتا رہا اور سانتوداس بہتیجا اور بہائی بیٹا جیکشن کا کبہی کبہی راجکشور کے کاروبار پر نوکر ہو جاتا تہا اور اوسکے باپ کو بہی خانگی اخراجات کے لیئے کالی چرن اور راجکشور سے روپیہ ملتا تہا مگر یہہ بات نہین معلوم ہوتی کہ یہہ شخص منافع بیوپار مین کچھہ حصہ رکہتا تہا یا حساب کتاب کے وقت موجود ہوتا تہا یا نفع و نقصان سمجہتا تہا اور حساب کی بہیات مین اسکا کچھہ ذکر نہین ہی صرف خسرہ بہی مین جسکو روزنامہ کہاتہ بہی کہتے ہین سانتوداس اور

راؤ ہانتہہ کا نا ہوا ربی خرچ کہا ہی اور اس زمانہ مین اودہانا تہہ اپنے چچا زاد بہائیون سے
علاحدہ کار بار بہی کرتا تہا اور تینون بہائی کالی چرن اور جگکشن اور سوبہارام اپنی رسوئی علاحدہ
کرتے تہے یعنی کہانا پکانا بہی جدا تہا اور اسی نہج پر اونکے وارث بہی علاحدہ رہتے مگر
سانتو داس اور راد ہانا تہہ کو عرصہ بیس برس تک اونکے والد کی وفات کے بعد سے اس
جہگڑہ کے شروع ہونے تک خانگی اخراجات کے واسطے راجکشور دو پیہ ملتا رہا اب کہ یہہ
جہگڑا ہوا تو ہر ایک شخص نے انمین سے بابت کوٹہی مہاجنی کالی چرن اور راجکشور کے
تیسرے تیسرے حصہ کا دعوی کیا مع تیسرے حصہ اسباب نقد اور زیور خانگی کے جو
راجکشور کے قبضہ مین تہا اور یہہ بیان کیا کہ یہہ مال ہمارے اور اوسکے باپ کے قبضہ مین بطور
شراکت خاندان کے تہا اور مدار دعوی کا اس بات پر رکہا کہ تقسیم مال کی اونمین یا اونکے
مورثون سے یعنے راجکشور اور اوسکے باپ مین نہین ہوئی اور ہمکو اوسی کارخانہ مین سے
جو راج کشور اور اوسکے بہائی کیا کرتے تہے خانگی خرچ ملا کیا جگکشن اور سوبہارام
یا اوسکے بیٹے سانتو داس اور راد ہانا تہہ کہ اونکو کچہہ شرکت ہی کالی چرن یا اوسکے بیٹے
کے ساتہہ یا کسی مال پر قابض رہتے اونکے شامل ہین راجکشور اور اوسکے بہائیون نے
بالکل انکار کیا اور یہہ عرض کیا کہ جو مال کہ ہمارے قبضہ مین ہی یہہ اپنی محنت سے بلا شرکت غیری
ہمارا اور ہمارے باپ کا پیدا کیا ہوا ہی صدر دیوانی عدالت نے پنڈتون سے بیوستہ طلب
کیا کہ ہندون کے مذہب مین بموجب شاستر کے سانتو داس کا دعوی جو اصل مدعی اسمقدمہ
مین ہی بابت وراثت اور شراکت کے راجکشور رای اور اوسکے بہائیون پر قابل سماعت
کے ہی کہ نہین پنڈتون نے جواب مین یہہ کہا کہ بنظر اس حال کے کہ مدعیان مدعی
علیہون سے علاحدہ رسوئی کہاتا رہا اور خرچ گذران معاش کے لیئے پاتا رہا مگر حصہ منافع
مین سے نہین پاتا تہا اور ابتک کچہہ دعوی نہین کیا تو اس صورت مین موافق شاستر کے
شراکت خاندان سے باوصفیکہ کوئی دستاویز علاحدہ گی کی نہین لکہی گئی علاحدہ

علاحدہ سمجھا جاویگا اور یہہ دعوی اس مقدمہ مین قابل سماعت کے نہین ہی بموجب اس ہوستہ کے صدر دیوانی عدالت نے باجلاس ایل اسپیک صاحب بہادر اور ڈبلیو کیوپر صاحب بہادر کے برخلاف دعوی مدعی کے حکم صادر ہوا اور عدالت اپیل مرشدآباد سے جو مدعی کے حق مین ڈگری ہوئی تھی مسترد ہوئی اور فیصلہ عدالت ضلع راج شاہی بحال رہا

یہہ سوال جو ہوا درباب ثبوت کے تہا اور دہرم شاستر مین یہہ بات ہی کہ جب بابت تقسیم کے تنازع پیش ہو تو غور کرنا چاہیے کہ ظاہر مین گواہی گواہون کی کیا بات ثابت ہی اور اسمقدمہ مین موافق ہوستہ پنڈتون کے یہہ بات ہی تصور کی گئی ہی کہ یہہ خاندان بہت مدت سے شرکت مال جدا ہوگیا تہا۔

۹۶

چوبیسوین نومبر سنہ ع

سری ناتھہ سرما ایپلانٹ بنام رادھاکنتھہ رسپانڈنٹ

جلد اول صفحہ ۱۵

خلاصہ

ایک موروثی زمینداری جو کئی وارثون سے ایک کے قبضہ مین تہی سب کے منافع کیلئے اور سب لوگ اپنا اپنا حصہ اوسمین سے لیتے رہے اور قابل تقسیم تہی موافق قاعدہ شاستر دسلکی بابت ایک وارث نے بابت تقسیم کے نالش کی جو کہ تین سے بیٹے اتہہ بیٹون مین سے جو زمیندار چہوڑ مرا تہا لاولد مرگئے دو زندہ ہیے ایک جو رو چہوڑ مرا ہی کہ ابتک زندہ موجود ہی

اور پانچ بیٹے ایک دوسرے خاندان میں
متبنی کرنے مین آگیا ہی اور اسی سبب سے ترکہ پدری
سے محروم ہو گیا ہی سو اسلیے بہہ زمینداری
پانچ حصوں پر تقسیم کی گئی اون پانچ حصوں مین سے
چار حصہ چار بیٹوں کے وارثوں کو پہنچی اور ایک حصہ
پانچوین بیٹے کی زوجہ کو پہونچا کہ وہ اوسکی وارث تھی

روئیداد

شجرہ خاندان متخاصمین کا حسب تفصیل ذیل

برجناتھ
دینا ناتھ
رام ناتھ
دہرنی دہر
بنجی ناتھ
سیول رام
نیل منی
گوپال پرشاد
بدن چند
موہن کنتھ

صفحہ ۹۶
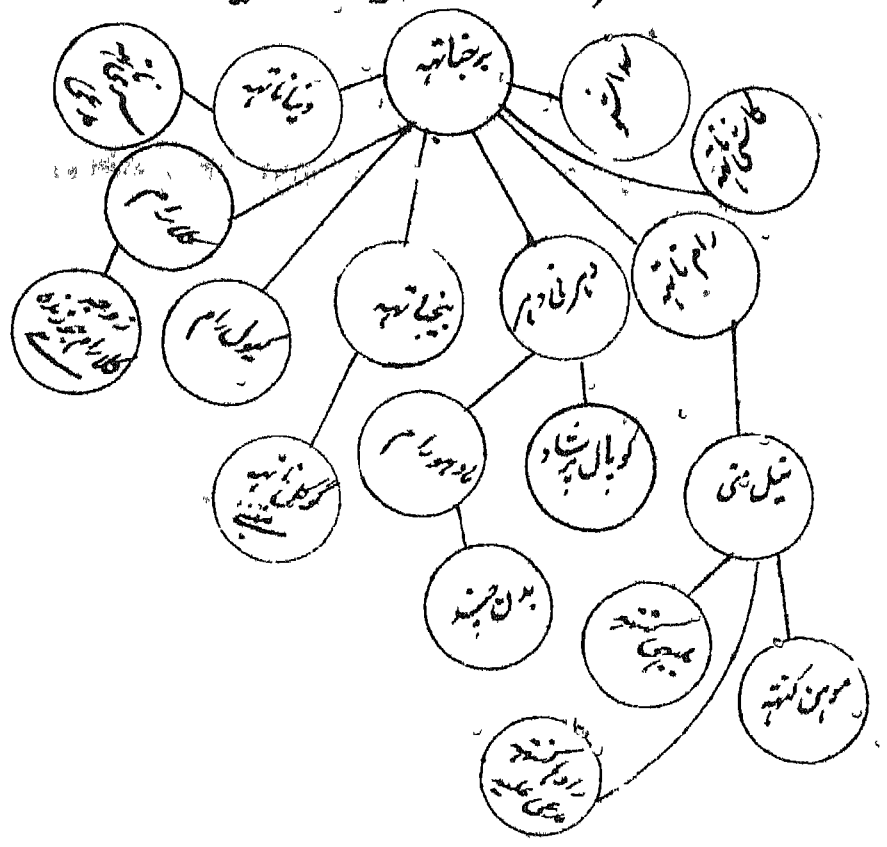
سری ناتھہ مدعی نے عدالت دیوانی ہوگلی مین واسطے تقسیم آٹھہ آنہ زمینداری
پرگنہ اکبرپور متروکہ برجناتھہ بنام برادران خود مدعی علیہ کے نالش کی اور بیان کیا کہ یہہ
جایداد موروثی بعد وفات برجناتھہ کے ایک شخص کے نام پر سب وارثون مین شامل
رہی اور وہی شخص سب کے عوض کام کرتا رہا مدعی علیہ نے عذر کیا کہ یہہ جایداد بالکل مری
حقیقت ہی اور بطور متبنی کے پہنچی ہی جسکو کاشی ناتھہ نے جو سب مین بڑا بیٹا تھا متبنی
کر لیا تھا اور یہہ تمام جایداد ملکیت کاشی ناتھہ مین آگئی عدالت ضلع سے دعوی مدعی کا
ڈسمس ہوا اور جب صدر دیوانی عدالت مین اپیل ہوا تو دو امر تجویز طلب ٹہرے ایک یہہ کہ
یہہ زمینداری برجناتھہ کے وارثون مین قابل تقسیم کے ہی یا بالکل ریسپانڈنٹ کا حق ہی
دوسرے یہہ کہ اگر قابل تقسیم ہی تو متخاصمین کو کیا حصہ کے مستحق ہین پہلے امر مین اور گواہون
کا سننا ضرور معلوم اور ڈپارٹون کی پنڈتون سے بیوستہ طلب ہوا پنڈتون نے گواہون
کی گواہی جو مقدمہ مین تہی سنکر یہہ بیوستہ دیا کہ گواہون کے اظہار اور اصل دستاویز
سے یہہ بات معلوم ہوتی ہی کہ زمینداری موروثی ہی اور اب تک شراکت مین رہی اور سب
شریک منافع لیتے رہے برجناتھہ کے اٹھہ بیٹے تہے بڑا بیٹا کاشی ناتھہ اور دوسرا
سداشیو اور ساتوان کلارام جو لاولد مرا مگر ساتوین کی زوجہ زندہ ہی آٹھوان بیٹا کیولرام فقط
دوسرے خاندان کی متبنی گری مین الگیا ہی اس صورت مین زمینداری پانچ حصون پر
قابل تقسیم کے ہی اور ہر ایک بیٹا اپنے اپنے باپ کے حصہ پر قابض ہوگا اور ساتوین
بیٹے کی جورو اپنے شوہر کی جایداد پر قابض ہوگی اور تقسیم حصص کی تفصیل یہہ ہی
کہ رادہا ناتھہ اور موہن کشنہ اور بلبھی کشنہ پسران نیل منی پوتے رام ناتھہ تیسرے
بیٹے کے شامل ایک حصہ پاوینگے اور بدن چند بیٹا مادہورام کا اور پوتا دہر [illegible]
دہر کا اور گوپال پرشاد زندہ بیٹا دہرنی دہر کا ایک حصہ پاوینگے سرسی بیٹا دینا
ناتھہ پانچوین بیٹے کا ایک حصہ پاویگا [illegible] جنما ناتھہ کا ایک حصہ پاویگا

شاہ ۱۴ زوجہ کلارام کی بہی ایک حصہ پاویگی بموجب اس پوستہ کے صدر دیوانی عدالت
سے باجلاس بی اسپیک صاحب بہادر اور ڈبلیو کیور صاحب بہادر کے حکم ہوا کہ
اٹہہ آنہ کی زمینداری ورثای برجناتہہ مین موافق حصص مرقومہ بالا کے تقسیم کیجاوے
اور اشتہار معمولی جو واسطے حاضر ہونے دعویداروں کے جاری ہوا تہا اوسمین صرف
گوکل ناتہہ ایک شخص حاضر ہوا جسنے اپنے تئین متبنی بجناتہہ کا بیان کیا مگر رسپانڈنٹ نے
اوسکی متبنی گری سے انکار کیا اور اوسپر لازم ہوا کہ گواہوں سے ثابت کرے
اسواسطے صدر دیوانی عدالت سے اوسکے حق مین کچہہ تجویز نہین ہوا اور صرف اس بات کی ڈگری
ہوی کہ وارث اپیلانٹ سے کہ جو اپیل مین مرگیا ہے رسپانڈنٹ سے آٹہہ آنہ کی زمینداری
کا پانچوان حصہ مع منافع اوس حصہ کے بعد ان سے مقدمہ دایر ہوا ہے پاویگا

دو سوال جو پنڈتون سے پوچہے گئے تہے ایک تو درباب ثبوت کے تہا اور دوسرا
درباب قواعد شاستر کے از روی شاستر ہنود کے جو بنگالہ مین جاری ہے اور جسکے علاقہ
کے تحت مین پرگنہ بوگلی پور بہی تہوڑا سا داخل ہے زوجہ ایک شریک متوفی کی جو لاولد مرگیا
ہوا اوسکے حصہ پانے کی مستحق ہے مگر موافق اوس قاعدہ کے جو بہار مین جاری ہے
اور جسکے علاقہ کے تحت مین بہی پرگنہ بوگلی پور تہوڑا سا داخل ہے زوجہ شریک متوفی کی
صرف مستحق پانے وجہہ معاش کی تہی اور باقی امر مندرجہ اس پوستہ کے غور طلب
نہین ہین سوای اسبات کے کہ جو ایک بہائی دوسرے خاندان کی متبنی گری مین چلا گیا
اور اپنے حصہ سے محروم ہوگیا وہ بموجب اون قواعد کے ہے جو دو قسم نہین بابت متبنی
گری ✣ داتا کا ✣ اور برخلاف اوسکے ہوتا ہے بابت متبنی گری ✣ کرترما ✣
جو ضلع شمالی بہار اور اوسکے پاس پاس کے ضلعون بوگلی اور پرنیا مین جاری ہے

---

۱۴ اگرچہ حکام صدر نے وراثت سے کئی مقدمون مین اشتہار حضوری ورثہ جاری
کیا ہے لیکن کسی قانون یا حکم سے یہہ بات نہین پائی جاتی کہ محکمہ منصفی سے سوا

سہوا اور محکوں سیسے بہی اشتہار حضوری ورثہ جاری ہو کیونکہ کنسٹرکشن نمبر ۷ سنہ ۹۶ ع
سے صاف ثابت ہی کہ احکام ضمن چوتھی دفعہ چھٹی قانون پانچوین سنہ ۱۸۳۱ع کے
صرف محکمہ منصفی سیسے متعلق ہین لیکن ہر عدالت کو بروقت انفصال مقدمہ ورا
وراثت جلہ وارثونکا رکھنا اور حصہ مذہبی کی پابندی حکم صادر کرنا واجبات سیسے ہی دیکھو
دفعہ ۱۲ دہم قانون سیوم سنہ ۱۷۹۳ع و دفعہ بست و نہم قانون دویم سنہ ۱۸۰۳ع
+ دا نکا + یعنی دیا ہوا لڑکا + کریترما + یعنی متبنی لڑکا

واضح ہو کہ سنہ ۹۸ع کا کوئی فیصلہ اصل کتاب مین نہین ہے

سنہ ۱۷۹۸ اونتیسوین مارچ سنہ ۹۸ع

کلثوم خانم اپیلانٹ بنام مرزا مہدی ریسپانڈنٹ

جلد اول صفحہ ۱۶ +

خلاصہ

آلتمغا دیہات بطور معافی کے واسطے پرورش خاندان
کے مالک بنے تھے اور بدستور جاری تھے جب وہ مری تو
اوسنے ایک بیٹا اور دو بیٹیاں وارث چھوڑین اسواسطے
بموجب شرع شریف بروقت تقسیم ترکہ چار حصہ ہوئے
دو حصہ بیٹے کو پہنچے اور دو حصہ بیٹیوں کو اور
اسیطرح پر حقیت بنیشن کی بہی تقسیم ہوگئی

+ تقسیم ہوا [illegible] التمغا [illegible] پنشن

رویداد

اسمقدمہ مین کلثوم خانم نے عدالت دیوانی پٹنہ مین سنہ ۱۷۸۵ع کو بدعوی دلاپانے
سیوم حصہ اراضی التمغا مین سیسے جو ازروی فرمان کے بنام ماہ خانم اوسکی

۱۸۵۹ع

ماہ زوجہ علی نقی خان متوفی کی معاف ہوئی تہی اور بابت تیسرے حصہ پنشن نظامت کے جو علی نقی خان کے نام پر ملی تہی اور اوسکے مرنیکے بعد گورنمنٹ سے بہی واسطے پرورش اوسکے خاندان کے جاری رہی تہی معہ واصلات آمدنی دیہات بابت سنوات گذشتہ اور حصہ زر پنشن ایام گذشتہ کے بنام مرزا مہدی نالش دایر کی اور عدالت دیوانی پٹنہ مین یہہ مقدمہ ڈسمس ہوا اسوجہہ سے کہ بسبب سررشتہ لمیٹیشن + یعنی تمادی ایام کے جو اس زمانہ مین جاری تہا قابل سماعت کے نہین بروقت اپیل ہونیکے صدر دیوانی عدالت سے باجلاس ڈبلیو کیڈیر صاحب بہادر بسبب ظاہر ہونے اورحالات کے سررشتہ + لمیٹیشن + یعنی تمادی ایام جایز نرہا اور موافق فتوی مفتیون کے کہ ماہ خانم مرگئی اور مرزا مہدی بیٹا اور کلثوم خانم اور ایمان خانم دو بیٹیان چہوڑ گئی اوسکی جایداد چار حصون پر تقسیم ہوئی دو حصہ بیٹے کو اور ایک حصہ دونو بیٹیون کو پہنچا اور صدر عدالت سے یہہ بہی تصور کیا کہ اپیلانٹ چہارم حصہ التمغا زمین کا جو ماہ خانم اوسکی مان کے نام واسطے پرورش خاندان علی نقی خان کے اوسکے مرنیکے وقت سنہ ۱۲۲۳ اور سنہ ۱۲۳۱ مین مرحمت ہوئی تہی اور اوسکو ایک زوجہ مسماۃ ماہ خانم اور بیٹا مرزا مہدی اور بیٹی مسماۃ کلثوم خانم اور ایک اور بیٹی تہی کہ وہ مرگئی تہی اور اولاد چہوڑگئی تہی موجود تہی اوس زمانہ سے پانیکے مستحق ہے جب سے کہ رسپانڈنٹ سے علاحدہ ہوئی سنہ ۱۲۵۸ فصلی میں اور صدر عدالت سے یہہ بہی تصور کیا کہ اپیلانٹ اوسی زمانہ سے چہارم حصہ پنشن کا بہی جو بانوے روپیہ اوسکے باپ کو ملا کرتے تہے اور گورنمنٹ سے بہی وسکے خاندان کی پرورش کو جاری رہی پانیکی مستحق ہے اسواسطے صدر دیوانی عدالت سے فیصلہ عدالت پٹنہ کا مسترد کیا اور حکم دیا چہارم حصہ کا التمغا اور پنشن کا اپیلانٹ کے حقمین معہ واصلات محاصل سنوات ماضیہ اراضی التمغا اور باقیات سنوات پنشن کے سنہ ۱۲۵۸ سے اور یہہ بہی تجویز کی کہ یہہ ڈگری بابت حقیت متخاصمین کے ہے جو عدالت

یمین درست ہوا اور اس ڈگری کو جاری رہنے یا نرہنے معافی اور پنشن کے گورنمنٹ سے کچھہ علاقہ نہیں ۱۸۹۱ع

اس فیصلہ سے معلوم ہوا کہ معافی التمغا اور پنشن جو گورنمنٹ سے جاری رہی مثل جایداد متروکہ متوفی کی متصور ہوکر بطور ترکہ تقسیم ہوسکتی ہی دیکھو دفعہ پندرہوین قانون چہتیسوین ۱۸۰۳ع کو جسمین لکہا ہی کہ اراضی التمغا اور ایمہ اور مدد معاش اور نیز وہ اراضی لاخراجی جو بموجب سند صحیح کے معاف رہی ہو ہمیشہ کے سے مورو ثی متصور ہین اور انکا انتقال طریق جایز پر جاری رہی

چہٹی دسمبر ۱۸۹۸ع.

محمد صادق اپیلانٹ بنام محمد علی وغیرہ پسران محبت علی رسپانڈنٹ

جلد اول **خلاصہ** صفحہ ۱۷

اگر ایک مسلمان آدمی کچہہ جایداد واسطے خرچ مذہبی کے مقرر کرا اور وہ خود یا اوسکا وصی اوسکی طرف سے امین مقرر کرے اور کوئی شرط اوسکی جانشینی کی نہوئی ہو اور مرتے وقت وہ امین اپنے بیٹون کو امین کر دیوے تو اوسکا کرنا موافق شرع شریف شریف کے درست ہی اور سب مستحق شامل منافع کے ہین اور اس باب مین حاکم کے حکم حاصل کرنیکی کچہہ ضرورت نہین مگر درصورت بے روبہ ہونے کے حاکم کو اختیار ہی کہ ادلی بدلی جسکو چاہے کر دیوے *

موافق تولیت کے امین کا مقرر کرنا فقط صاحب کے اختیار مین ہی اور اوسکو مرنیکے بعد اوسکے وصی کو

چہ مقدمہ نمبر ۴ ... (vertical margin note, largely illegible)

اور اوسکے بعد حاکم وقت کی *

اگر امین اپنے مرنیکے وقت اپنا کاروبار اپنے بیٹون کو
دیدے تو موافق شرع شریف کے درست ہی مگر اپنی صحت
مین نہین دیسکتا مگر اس صورت مین کہ اوسکو اختیار حاصل ہو *
امین اپنے مرنیکے وقت بغیر اختیار حاصل ہونیکے بہی اپنا
کام دوسرے کو دیسکتا ہی اور حاکم کو اختیار ہی کہ درصورت
بے رویہ ہونیکے اوسے خارج کردیے

رویداد

یہہ مقدمہ اول مین محبت علی نے عدالت دیوانی شہر بنارس مین محمد صادق پر بدعوی
عدم مزاحمت بیچ تولیت درگاہ شیخ محمد علی حزین اور وہانکی عمارات کی اسس بیان سے پیش
کیا تہا کہ اسکا انتظام تیس برس کے عرصہ سے بموجب مقرر کیئے ہوئے محمد حسین وصی شیخ
علی حزین کے اور موافق اسناد حکام وقت کے میرے ہاتہہ ہی اور آمدنی اسکی چار سو
روپیہ سال ہی مدعی علیہ بیٹا وصی کا * یعنی محمد حسین کا * جوابدہ ہوا کہ مدعی بے چلن
ہوگیا ہی اور خلاف رویہ کام کرتا ہی اور مجہکو حق پہونچتا ہی کہ مین مدعی کو خارج کردون مدعی نے
انکار کیا کہ مین بے چلن نہین ہون ہنوز عدالت بنارس مین مقدمہ زیر تجویز ہی تہا کہ
مدعی مرگیا اور اوسکے بیٹے اوسکی جگہ قایم ہوئے فروری ۱۸۶۹ کو عدالت بنارس سے
یہہ حکم ہوا کہ مدعی علیہ بموجب حکم عدالت سابق کے درگاہ کا انتظام محبت علی کے ایک
بیٹے کو جسے لیق سمجہے دیدے اور جبتک کہ اوسکی بے چلنی عدالت مین ثابت نکردیے
اوسوقت تک اوسے خارج نکرے ہنگام اپیل پر دسٹرکٹ کورٹ بنارس مین بعد
لینے فتوے مفتیون کے صلع کا فیصلہ مسترد ہوا اور یہہ حکم ہوا کہ محبت علی کے
سب بیٹے انتظام کرین اور آمدنی سے کے آپسمین حصہ کرلین وصی وارث کو کچہہ حق مداخلت

مداخلت کا نہین پونہچتا اس حکم سے ناراض ہوکر محمد صادق سے نے صدر دیوانی عدالت ۴۱ ۹۱ [illegible]
مین اپیل کیا او سوقت مفتیون سے پہر فتوی طلب ہوا اور وہ امر جسکے بموجب مقدمہ مسترد
ہوا اوسمین مفتیون سے فتوی لکہا یہہ ہین اول یہہ کہ بموجب تولیت نامہ کے جو
محبت علی اور اوسکے وارثون کو وصی شیخ علی حزین سے نے دیا تہا اور محبت علی سے نے
شاہ عالم بادشاہ اور نواب شجاع الدولہ اور راجہ چیت سنگہ زمیندار بنارس اور
رسیڈنٹ سرکار کمپنی بہادر ضلع سے اسناد حاصل کین اور اخیر کی دو تو سندونمین
وارثان محبت علی کا بہی ذکر ہی محبت علی کو اپنی حین حیات مین ان سندونکی بموجب اور اوسکے مرنیکے
بعد اوسکے وارثونکو حق پونہچتا ہی یا نہین اور کسی خاص وارث کو یا عام کو ✱
یعنی اوسکے ایک بیٹے کو یہہ حق پونہچتا ہی یا تمام بیٹون کو ✱ او محبت علی کا نام لکہا ہو
یا نہو ✱ کہ درگاہ شیخ علی حزین کا اور جو عمارات مکانات کی اوس سے متعلق ہین اونکا
انتظام کرین اور علاوہ اوسکے مقرر ہونا جانب وصی یا اوسکے پیران کی طرف سے یا
بحال رہنا سرکار کیطرف سے دوسرے یہہ کہ بعد مرنے محبت علی کے اوسکے
وارثون کو حق پونہچتا ہی یا نہین کہ واسطے انجام کاروبار کے اوسکے جانشین ہون یا یہہ
علاقہ موافق رشتہ کے وصی کے بیٹے کو پونہچتا ہی یا سرکار سے علاقہ رکہتا ہی اور
کسی صورت مین کسیکے پاس علاقہ رہے تو اوسکو کیا کیا شرطین لازم اتی ہین مفتیون سے نے
یہہ فتوی لکہا کہ ہم لوگون نے مثل مقدمہ کو تبور دیکہا اور اپنے فتوی مین سب سے پہلے
یہہ بات لکہتے ہین کہ موافق روایت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے
جو معنی بیان ہی وقف سے یہہ مراد ہی کہ مثلا زمین ہو تو اپنا حق چہوڑ دیوے اور اپنے
قبضہ وغیرہ سے نکالدیوے اور خدا کے نام پر کر دیوے کہ اوسکا فائدہ خلق خدا کو
پہنچے مگر اسمین یہہ بات بہی ضرور ہی کہ جو شی وقف کیجاتی ہی وہ وقف کرنیکے وقت
وقف کنندہ کی ملکیت ہو تولیت سے مراد ہی کسی شخص کا مقرر کرنا اور لکہدینا

۱۹۷۔ شیخ محمد... ایسے شخص کو کہ موافق مرضی لکھنے والے کے وہ تجویز کی جاوے + یعنی اوسکے
مطابق عمل درآمد رہے + اور مقرر کرنا امین کا دینے والے کے اختیار مین ہے تاکہ وہ
شخص یہہ علاقہ اوس شخص کو دیوے جو دیانتدار اور نیک مزاج اور ہوشیار ہو اور
بروقت مرنے دینے والے کے اختیار مقرر کرنے امین کا وصی کو ہو وے اور جو وصی
نچھوڑا ہو تو قاضی کو یا حاکم کو اختیار ہے مگر اس صورت مین کہ دینے والی کی حیات مین امین
مرجاوے تو اوسوقت اختیار مقرر کرنے امین کا دینے والی کو رہیگا قاضی کو نہین اور
اگر دینے والا مرجاوے تو وصی کو بہ نسبت قاضی کے اختیار زیادہ ہوگا اور اس صورت
مین کہ وصی مقرر ہی نہین ہوا ہے تو قاضی یا حاکم کو اختیار ہے اب ہم لوگ لکھتے ہین کہ معلوم
ہوتا ہے کہ جہان شیخ علی حزین نے اپنا مدفن بنایا ہے وہ جنگل پڑا تہا وہ صاف کر کے شیخ
نے کچھ زمین ... کی واسطے قبرستان کے اور یا مقرر کی واسطے مسجد کے اور اوس مین ایک قریب ایک حجرہ
ہے کہ اوسکا نام ہے آستانہ فاطمہ سیدانی کا اور ایک مکان اور ہے کہ اوسکا نام ہے
پنجہ حضرت شاہ مردان کا اور یہہ خصوصاً لکھا ہوا ہے اوس صورت حال مین جو شیخ نے اپنے
لکھی ہے اور ایک نقل اوسکی مثل کے شامل ہے از روے اوس تولیت نامہ کی جو شیخ
کے وصی نے لکھا محبت علی اپنی حین حیات تک مستحق تہا واسطے کرنے کاروبار قبر شیخ
اور اوسکے متعلق زمین کے اور حاکم یا وصی کیطرف سے خارج نہین ہو سکتا تہا اس
واسطے کہ اوسنے اسناد ہین حاکمان وقت کی طرف سے حاصل کر لین تہین امین نے
+ یعنی محبت علی نے + بروقت اپنے مرنے کے تمام کاروبار مزار کا اپنے
بیٹون کو دیا اور یہہ بات گواہی گواہون سے ثابت ہوئی پس ایسا مقرر کرنا
موافق کتابہاے معتبر کے درست ہے چنانچہ یہہ بات بہت سی فقہ کی کتابون مین مندرج
ہے کہ اگر امین اپنے مرتے وقت چاہے کہ کاروبار اور کی سپرد کرے تو درست ہے مگر اپنی
حیات مین اور اپنی صحت مین کسیکو اپنا جانشین نہین کر سکتا لیکن اگر اوسکو دینے

دینے والے کیطرف سے یا وصی کی طرف مقرر کرنے کی اجازت حاصل ہی کہ جسکو چاہے
اپنی طرف سے مقرر کر دیوے تو اوسکو یہہ بہی اختیار ہی اور فقہ کی کتابون مین یہہ بہی لکہا ہی
کہ اگر امین دینے والے کے بعد مر جاوے جسنے اوسے مقرر کیا تہا تو قاضی اوسکا جانشین مقرر
کریگا اور محشی کتابہ مین یہہ شرط بہی لکہی ہی کہ اگر امین بروقت مرنیکے کسیکو نامزد نہین
کر گیا ہی اور اگر وہ بروقت مرنیکے کسیکو نامزد کر گیا ہی تو اوسمین قاضی کو اختیار نہین پہونچتا
اور یہہ بہی سند پہونچ سکتی ہی جس سے صاف ظاہر ہی کہ امین کو اختیار پہونچتا ہی کہ اپنے
مرنیکے وقت جسکو چاہے اپنا جانشین مقرر کرے ہرچند کہ دینے والے نے اوسکو
اختیار نہ دیا ہو پس حاکم کو کسی کتاب و سند معتبر کی رو سے اختیار حاصل نہین
ہی کہ درصورت نہونے کسیطرح کی خیانت کے پسران محبت علی کو خارج کرے اور
محمد صادق کو کاروبار دے اور اگر کچہہ خیانت پائی جاوے تو حاکم کو اختیار ہی کہ
جسکو لیق اور دیانتدار جانے اوسے مقرر کرے اور کاروبار امین کا صرف محبت علی کے
ایک بیٹے کا حق نہین ہی سب بیٹون کا حق ہے حجرہ فاطمہ کا اور پنجہ حضرت شاہ مردان کا ملکیت
شیخ علی حزین کی نہ تہا کسواسطے کہ اوسنے آپ لکہا ہی کہ یہہ عمارتین پہلے کی ہین پس
محبت علی کو اون عمارتون پر موافق تولیت نامہ وصی کے حق نہین پہونچتا تہا مگر اس
صورت مین کہ حاکم وقت سے کوئی سند اوسکو ملجاتی تو امینی اونکی بہی کر سکتا تہا
مگر یہہ بات ثابت نہین ہوئی پس اب حاکم کو اختیار ہی کہ حسب تفصیل مرقومہ بالا جیسا
بہتر جانے یہہ امینی پسران محبت علی کو دے یا محمد صادق کو یا اور کسیکو صدر
دیوانی عدالت سے یہہ تجویز ہوئی کہ امینی کاروبار مزار شیخ علی حزین کا نسبت پسران
محبت علی کو پہونچتی ہی اور وہ معہ لوازمہ اور آمدنی کے جبتک کہ سرکار اونکو بسبب
بے رویہ ہونیکے ادای خدمت مین خارج نکرے اوسی بانس رکہین اور بابت
عمارت سید النسا اور پنجہ شاہ مردان کے کہ وہ ملکیت شیخ علی حزین نہ تہا

سنہ ۱۸۱۹ اور اوسکی اپنی موافق تولیت نامہ وصی سیکے نہین ہو سکتی ہی اور اب سرکار کو اختیار ہی کہ جسکو چاہے دیوے * حکم دیا جاتا ہی کہ ابتک اوسکا کاروبار جو محبت علی سیکے پاس رہا اور اوسکے قبضہ مین تہا جب یہہ مقدمہ دایر ہوا اب بہی اوسکے بیٹون کے پاس رہے جب تلک کہ سرکار کوئی اور امین مقرر نکرے یا کوئی اور شخص زیادہ حق اپنا ثابت نکرے اور زیادہ حکم دیا جاتا ہی کہ وارثان محبت علی سیکے جو ہین اونکا جو نقصان ہوا ہی یا اونکے والد کا محمد صادق بہر دیوے کسواسطے کہ محمد صادق نے اونکے کاروبار امینی سے مزاحمت کی تہی

مفتیون نے جو دلیلین لکہی ہین وہ اونکے فتوی مین مندرج ہین اور اس مقدمہ مین بموجب شرع شریف کے بیان ہی درباب مقرر ہونے جانشین امین کے واسطے انتظام وقف کے جس صورت مین کہ کوئی شرط واسطے جانشینی کی واقف کی طرف سے نہین ہوئی امین کو اختیار حاصل ہی واسطے جانشین کرنے اپنے کے ساتھہ وصیت نامہ کے امین کے وارثون کے مقدمہ مین غور کرنی چاہیئے کہ پہلے یہہ سوال تہا کہ وارثون کا بہی ذکر سند مین تہا یا نہین اور اوسکی عبارت مین شک تہا * یعنی یہہ بات صاف نہین تہی کہ محبت علی کے مرنیکے بعد اوسکے وارث بہی مالک رہین یا نرہین * مگر مفتیون کے نزدیک مضمون وارثونکا سند سے شامل ہونا ثابت نہین ہرچند کہ اوسکا ذکر اونہون نے فتوی مین نہین لکہا

---

* اس مقدمہ مین حکام صدر نے اسی تجویز دیوانی مین سرکار کیطرف سے محبت علی کے بیٹون محمد حیدر فاطمہ اور محمد پنجتن دو مردان کا بہی امین مقرر کردیا جسکی تقرری کا اختیار سرکار کو حاصل تہا لیکن بموجب قوانین مروجہ حال کے عدالت دیوانی کو اب ایسا اختیار نہین رہا کیونکہ اب خبرگیری اوقاف کے لیے جسکا تعلق سرکار سے ہی دوسرا سررشتہ مقرر ہوگیا ہی * دیکہو قانون نوزدہم سنہ [illegible] کو

چودھوین فروری ۱۷۹۹ء

دت نراین سنگہ اپیلانٹ بنام اجیت سنگہ وبخشی سنگہ وکہوپ سنگہ رسپانڈنٹ

جلد اول صفحہ ۴۰

خلاصہ

ہندون کے خاندان کے مقدمہ مین بابت حصہ بہوتون کی اولاد کے خاندانی جایداد کی تقسیم تجویز ہوئی بسبب ظاہر ہونے اس بات کے کہ وہ جایداد بلا شرکت حقیت بزرگان خاندان کی تہی سب لوگ خاندان کے جنکے قبضہ مین کافی تہا اسلیے پرورش خاندان کے مستحق تہے ہرچند کہ اب تک کوئی تقسیم نہین کیا تہا ✣

صرف کریا کرنے سے حقیت وراثت کی نہین ہوتی بغیر ثبوت حقیت متبنی گری کے ✣

متبنی بیٹا جو متبنی کرنے والے باپ کے ترکہ جایداد پر قابض ہوتا ہی وہ اپنے حقیقی باپ کے ترکہ حصہ سے خارج ہوجاتا ہی ✣

رویداد

شجرہ خاندان متخاصمین

جیت سنگھ اور بخشی سنگھ اور رگھوبیر سنگھ سے ست نراین سنگھ نے بعدالت دیوانی
ضلع بھاگلپور میں واسطے دلاپانے حصہ تیسرے بجا پرگنہ فرخیہ کے اس بیان سے
نالش کی کہ یہہ موضع موروثی ہی اور سارے خاندان سے تعلق رکھتا تھا مدعا علیہ
نے عذر کیا کہ یہہ موضع درحقیقت میری حقیت ہی کیواسطے کہ میں اس خاندان کے بڑوں کی
اولاد میں ہوں اور وہ ہمیشہ بغیر شرکت خوردوں کے قابض رہے ہیں اور خورد
صرف مستحق پرورش کے مدعیوں نے جواب الجواب میں حقیت اور قبضہ خاص مدعا علیہ
سے انکار کیا اور عدالت ضلع میں شرکت مدعیوں کی بموجب گواہی گواہوں کے جو
انکے طرف سے گذرے تھے صاحب جج کے نزدیک ثابت ہوئی اور بابت حصہ متخاصمین کے بندوبست
بیگھے طلب ہوا اور موافق حصص مندرجہ بندوبست کے مقدمہ تجویز ہوا اور یہہ تجویز
پھر فیصلہ کورٹ پٹنہ میں ہنگام اپیل بحال رہی مگر اتنی بات معلوم ہوتی ہی کہ کئی وارث جو زندہ

جو زندہ ہین اس مقدمہ مین شریک نہ تہے اور اسی سبب سے تقسیم مین شامل نہین رہ سکیہے
سکے جبکہ صدر دیوانی عدالت مین باجلاس ڈبلیو کیور صاحب بہادر اپیل ہوا اوسوقت
اپیلانٹ کو اجازت ہوی کہ واسطے ثبوت حقیت بلاشرکت اپنی کے اور گواہ دیوے
بعد ملاحظہ اوسکے اور جو گواہ کہ رسپانڈنٹ لائے تہے اونکی سماعت کے بعد یہہ تجویز
ہوئی کہ اپیلانٹ کا عذر بابت قبضہ بلاشرکت کے باطل ہوا اور رسپانڈنٹ اور اولاد
امر سنگہ کی کہ وہ مورث اعلی تہا اس جایداد متروکہ مین موافق شاستر کے مستحق حصہ کے تہے
بطور ترکہ کے مگر تقسیم کے حکم دینے سے پہلے عدالت نے واسطے حضوری ورثہ کے
اشتہار جاری کیا اوسوقت بہوپ سنگہ نے اپنی طرف سے اور دون کی مانند دعوی پیش
کیا کہ مین منجملہ بیٹون کے ایک بیٹا درگاہی سنگہ کا ہون اور یہہ بہی بیان کیا کہ مین بختاور
سنگہ کا پسر متبنی بہی ہون چنانچہ اوسکو اس امر کے گواہ لانے کی اجازت دی گئی اور
گواہ سنے گئے اور اوسکی متبنی گری منظور ہوئی اور پہر بند قون کے واسطے تقسیم جایداد
کے سب زندہ وارثون جیسا کہ شجرہ مین بیان ہی پیوستہ طلب ہوا بروقت مرنے
امر سنگہ کے دینا سنگہ اور ہیرا سنگہ اور خوشحال سنگہ پسران زندہ تہے اور دو اور
جو تہے اونہون نے کچہہ اولاد نہین چہوڑی تہی سو واسطے ایک ایک کو تیسرا حصہ پہونچا
اجیت سنگہ پسر ہیرا سنگہ کو پہونچا اپنے والد کا حصہ اور دہومن سنگہ پسر خوشحال
سنگہ کو پہونچا اوسکے باپ کا حصہ اور بعد مرنے دہومن سنگہ کے اوسکے چار
بیٹون بختی سنگہ اور بادل سنگہ اور مہتاب دین سنگہ اور بہولا سنگہ کو چہارم چہارم حصہ
اپنے باپ کے حصہ مین سے پہونچا دینا سنگہ کے تین بیٹے درگاہی سنگہ اور رگہو
سنگہ اور بختاور سنگہ ہر ایک انمین سے تیسرا حصہ پاویگا [illegible] نراین سنگہ بختیا تہہ سنگہ
بہوپ سنگہ مگر انمین سے بہوپ سنگہ کو بختاور سنگہ نے متبنی کر لیا دو بہائی جو رہے
وہ باپ کا حصہ اوہا اور بالغ کے بہوپ سنگہ اپنے اصلی باپ کے حصہ سے خارج ہوا

سنہ ۱۹ اور نہجا ور سنگہ کا حصہ جسکا متبنی بیٹا ہی اوسکا حصہ لیگا اور اوسکی بیوہ کی پرورش

کریگا اور کہوپ سنگہ اور چہوٹے سنگہ بیٹے راجو سنگہ اپنے باپ کے حصہ کی تقسیم

آپس مین حسب تقسیم بالا کر لینگے اور با جلاس ڈبلیو کیو صاحب بہادر کے بہی

حکم اخیر ہوا اور اسمین یہہ شرط بہی ہوئی کہ کہوپ سنگہ نہجا ور سنگہ کی بیوہ کی معقول طرح

پرورش کرے اور یہہ بہی حکم ہوا کہ اپیلانٹ اور حصہ دارون کو بابت منافع کے

جسمین کہ عدالت ضلع سے ڈگری ہوئی حساب سمجہا دے ❖ غور کرنا چاہئے کہ اس

مقدمہ مین اتفاقا ایک بات ظاہر ہوئی ہی اس امر کا کیا نتیجہ ہوا کہ جب ثابت

ہوا کہ درگاہی سنگہ نے کریا کری کہوپ سنگہ کی کہ وہ پسران امر سنگہ مین سے

ایک بیٹا تہا اور لا ولد مر گیا اور کریا مرنے والے کے وارثون کیطرف سے ہوتی ہی

پنڈتون نے کہا کہ اس امر خاص سے اوسکو حق ترکہ کا مرنے والے پر نہین پہونچتا

جب تک ثابت نہو کہ مرنے والے نے اوسکو وارث بنایا تہا بطور متبنی کرکے

دوسرا امر یہہ ہی کہ جسمین پنڈتون سے پوچہا گیا کہ کہوپ سنگہ کو جو اوسکے چچا نے

متبنی کیا تہا تو اوسکے اصلی باپ کی حقیت پانے سے اوسکو کسقدر محجوبی حاصل ہوتی ہی

اونہون نے کہا کہ اوسکو یہہ امر ورثہ پدری پانے سے بالکل خارج کردیتا ہی ❖

تقسیم ہونے اس جایداد کا اور بے حق ہونا پسر متبنی کا متروکہ اصلی باپ سے

شاستر کی کتابون مین لکہا ہی دعوی اپیلانٹ کا اوپر دلیل اس بات کے کہ باپ نے اوسکے

کریا کری تہی چچا کی کہ وہ لاولد مر گیا تہا شاستر ہنود کی سے ظاہر ہی کہ حق ورثہ اور حق

کریا شامل ہوتا ہی مگر اوس سے یہہ بات نہین ہی کہ صرف کریا کرنے سے حق ہوجاتا ہی

مگر جانشین پر فرض ہی کہ جس شخص کا مال اوسکو ملتا ہی اوسکی کریا کرے ❖

اگرچہ حکام صدر نے وراثت کے کئی مقدمون مین اشتہار حضوری ورثہ جاری کیا ہی

لیکن کسی قانون یا حکم سے یہہ بات نہین پائی جاتی کہ محکمہ منصفی کے سوا اور

اور محکمون سے بہی اشتہار حضوری ورنہ جاری ہو کیونکہ کنسٹرکشن نمبر ۹۰۲ سے ۱۷۹۹ء
صاف ثابت ہی کہ احکام ضمن چوتہی دفعہ چہٹی قانون پانچوین ۱۸۳۱ع سے صرف
محکمہ منصفی سے متعلق ہین لیکن ہر عدالت کو بروقت انفصال مقدمہ وراثت کے
خیال وراثت جملہ دار تو نگاہ رکہنا اور حصہ مذہبی کی پابندی پر حکم صادر کرنا واجبات سے
ہی دیکہو دفعہ سیزدہم قانون سیوم ۱۷۹۳ع و دفعہ بست و نہم قانون دویم ۱۸۳۳ع ۔

چودہوین ۱۴ فروری ۱۷۹۹ع

شیو چند رای ولد نند کنوار رای مستوفی اپیلانٹ بنام لنک داسی بیوہ اودہا ناتہہ رای بجہ رسپانڈنٹ

جلد اول صفحہ نمبر ۲۲

خلاصہ

مقدمہ ہندو کی بیوہ کا بابت حصہ مشاہرہ سے کہ وہ شریک
جایداد کی تہی بحقیت اپنے شوہر سے جو لاولد مر گیا اور اوسکے
حقمین مقدمہ تجویز ہوا اسمقدمہ مین ایک رفع نامہ مدعی علیہ نے
اس مضمون سے پیش کیا کہ مینے اپنا جو حق تہا وہ چہوڑ دیا اور تیسرے
حصہ لینے پر راضی ہوئی اور یہہ رفع نامہ بسبب عدم ثبوت
کے نامنظور ہوا اگر ہنڈ توں سے یہہ بیوستہ لکہا تہا کہ اگر
سچا ہوتا تو جایز ہوتا

اسمقدمہ کو لنک داسی نے عدالت دیوانی ضلع بردوان مین بنام نند کنوار دایر کیا
یہ دعوی وصول کرنے باقیات مشاہرہ زمینداری کے جو اوس سے لینا تہا کہ وہ پرگنہ محمد
امین پور وغیرہ مین شریک زمینداری تہی بقدر دو آنہ کے اور یہہ مشاہرہ مقرر ہوا حضور گورنمنٹ سے
۱۷۹۰ع مین بحساب دو ہزار چار سو نو روپیہ سالانہ اور بندوبست دہ سالہ مین کہ جو
مدعی علیہ کے ساتہہ ہوا تہا ۱۷۹۱ع بنگلہ مین اس سبب سے کہ مدعی علیہ بہی وسمیت شریک تہا ۔

اوسکے قدر منہائی لینے واسی ایک کے واسطے ہوئی تہی صاحب جج کے نزدیک دعوی
مدعیہ کا گواہوں سے ثابت ہوا اور مدعی علیہ حساب وصول باقی کا پیش نکرسکا کہ زمینداری سے
کسقدر روپیہ وصول ہوا اور وہ حساب طلب ہوا تہا واسطے تقسیم کرنے نفع ونقصان
کے واسطے تین شریکوں پر یعنی مدعا علیہ اور لنک واسی مدعیہ اور بیوہ گوبند چند اسپر اسوا
حکم ہوا کہ مدعیہ کو مشاہرہ موافق مقرر کئے ہوئے گورمنٹ کے ملے جو سنہ ۹ میں مقرر
ہوا تہا اور اسی حساب سے واصلباقی بہی ملے اس تجویز کو پروونشل کورٹ کلکتہ نے
بحال رکہا جب صدر دیوانی عدالت میں مدعی علیہ کی جانب سے اپیل پیش ہوا تو مدار اپیل کا
رکہا گیا ایک دستاویز پر جو موسومہ تہی بہ رفع نامہ مرقومہ سنہ ۱۱۹۹ اقراری رسپانڈنٹ
مگر رسپانڈنٹ کو اوسکے لکہنے سے انکار ہی عدالت ہائے ماتحت میں وہ دستاویز مصنوعی تجویز
ہوئی اور اوس دستاویز کا یہہ مضمون ہی کہ بسبب کم ہونے پیداوار کے زمینداری میں
رسپانڈنٹ اپیلانٹ سے اس بات پر راضی ہوئی کہ میں اپنی حیات تک سات سو اکتالیس
روپیہ سال سے لیا کرونگی اور باقی چہوڑ دونگی اس شرط پر کہ میرے مرنیکے بعد دوسو
اسّی روپیہ تاراچند گہوس میرے نواسہ کو ملیں صدر دیوانی عدالت سے باجلاس ولیم کیو بیر
صاحب بہادر بعد طلب کئے ہوئے مستند کے پنڈتوں سے موافق شاستر کے بابت صداقت
اوس رفع نامہ کے درصورتیکہ ثابت ہو اور بعد لینے کچہہ اور گواہوں کے درباب ثبوت اوس
دستاویز کے یہہ تجویز ہوئی کہ یہہ دستاویز کہ پہلے اپیلانٹ نے ظاہر نہیں کی اور
نہ اپنے جواب دعوی میں اوسکا ذکر لکہا پہلی نالش میں اور نہ یہہ بات ثابت ہوئی کہ درحقیقت
رسپانڈنٹ نے لکہی ہی قابل منظوری کے نہیں اور رسپانڈنٹ کا دعوی ثابت ہی اسواسطے
صدر دیوانی عدالت نے فیصلجات عدالت ماتحت کے بحال رکہے اور حکم ڈگری صادر کیا کہ
اپیلانٹ رسپانڈنٹ کو سالانہ موافق اون ڈگریوں کے بابت حصہ اوسکی شراکت زمینداری
کے دیا کرے جبتک کہ حساب جمع خرچ اوس زمینداری شراکت کا نہ دیوے اور جب حساب دیویگا

دیدیگا تو موافق حساب کے تیسرا حصہ منافع کی رسپانڈنٹ مستحق ہوگی یعنی [illegible]
جسقدر کہ بعد منہائی خرچ واجبی کے باقی رہیگا اوسمین تیسرا حصہ رسپانڈنٹ کو ملیگا *
* غور کرنا چاہیئے کہ اپیلانٹ سے جو سوال کیا گیا تھا بابت رفع نامہ کے تو یہہ دریافت
کرنا تہا کہ اگر حقیقت مین رفع نامہ رسپانڈنٹ کا لکھا ہوا ہوتا اور وہ مالک قوانہ کی تہی
تو موافق شاستر کے اوسپر اور اوسکے شوہر کے وارثون پر جایز رہتا یا نہین اس نظر کر
کہ بدل برابر کا نہین ہوا اوسلیے تہوڑ دسینے دو ہزار چار سو تو روپیہ مشاہرہ مینڈا کے
اور یہہ بات بہی ثابت نہین ہی کہ اوس زمانہ مین جب دستاویز لکہی گئی کہ منافع حصہ زمینداری
کا اوسکے حصہ مشاہرہ کے ادا کرنیکو کفایت نکرتا تہا اور اپیلانٹ کا انکار کرنا حساب
پیش کرنے اور فیصلہ کرنے سے موافق آمدنی کے برخلاف تصور کیا گیا یعنی یہہ سمجہا گیا
کہ آمدنی زیادہ ہوگی جسکے سبب حساب پیش نہین ہوا اپیلانٹ نے جواب مین لکہا کہ بیوہ
بعد مرنے شوہر کے وارث اپنے شوہر کی ہوئی اگر وہ اپنی خوشی سے رفع نامہ لکہدیتی
تو اوسپر اور اوسکے شوہر کے وارثون پر جایز رہتا مگر حقیقت مین دستاویز سچی نہین
اسلیے کہ جو سبب تحریر دستاویز کا بیان کیا ہی کہ بسبب کمی آمدنی زمینداری کے
لکہی گئی تہی سو ثابت نہین ہوا *

اپیلانٹ نے جو یہہ بیوستہ دیا کہ اگر دستاویز ابراء کی سچ ہوتی تو اوسکے شوہر کے
وارثون اور بیوہ کے جانشینون اور بیوہ پر جیسے لکہی تہی جایز تہی اسمین مقام گفتگو کے
کہ اوسکے مرنیکے بعد کہ اوسنے اپنی خوشی سے یہہ دستاویز لکہدی تہی اور لوگون کے
وارثون پر بہی جایز رہتی کسواسطے کہ وارث صرف اس بات کے ہی وارث نہ تہے
کہ جو جایداد اسکی حیات مین رہتی بلکہ بعد مرنیکے جو شی بچتی اوسکے بہی وارث ہوتے
اور سوای اسکے اوس بیوہ کی پرورش بہی درصورت محتاج ہونیکے اونکے ذمہ تہی
اس صورت مین ایسی بیوہ تدبیر ابراء کی اپنی آمدنی سے انکار کرسکتی تہی *

۱۷۹۹ع اگر وہ بیوہ لایق گذران اپنی کے مال بچار کھتی تو شاید وہ اس امر مین جہگڑا نکر سکتے کہ اوسنے ایک امر کیا اپنی خوشی اور اپنے ہوش وحواس مین سوا اس بات کے کہ بیجا تدبیر صرف کرتا ایک شی کا کہ جب اوسکے ہاتہہ مین لگی کسواسطے کہ عورت کو کہ جسپر واجب ہی کہ اپنے شوہر کے مال کو جو بسبب لاولد ہونیکے اوسیکے ملا بتدبیر سے صرف کرے اتنا اختیار نہین از روی کتب شاستر کے مگر اسپر بہی وہ اپنے ابرا کرنے سے اپنے وارثون سے بہی ابرا نہین کرسکتی ہی کہ وہ بعد مرنیکے وارث ہونگے علاوہ اسکے اگر ابرا اس دعوے کرتی جسکا ادا بسبب کمی آمدنی کے نہین ہوسکتا تہا تو مضایقہ نتہا مگر اسمین کچہہ شک نہین کہ اگر بری صلاح * یعنی فریب * سے ابرا کیا تو نہ اسپر جایز ہی اور نہ اسکے وارثون پر مگر اس مقدمہ مین تو دستاویز ثابت نہین ہوئی اور فیصلہ اس بات پر نہوا کہ بیوہ کو اختیار تہا کہ وارثون پر بہی جایز کرجاتی اور نہین تو پنڈتون کا پوستہ لینا بہت قاعدہ اور ہوشیاری سے چاہیئے تہا

ستائیسوین جون ۱۷۹۹ع

عظیم الدین اپیلانٹ بنام فاطمہ بی بی رسپانڈنٹ

جلد اول — **خلاصہ** — صفحہ نمبر ۴۴۲

ہبہ بابت جزو زمین کے بدون جدا ہونے اور قبضہ دینے کے از روی شرع شریف کے ناجایز ہی *

رویداد

یہہ نالش عظیم الدین نے عدالت دیوانی ضلع بردوان مین فاطمہ بی بی کے نام بدعوی دلایانے دو سو پانچ روپیہ بابت تحصیل ۱۱۹۶ بنگالی بابت نصفی موضع کنکار وغیرہ کے دایر کی تہی اس بیان سے کہ مدعی کو یہہ جایداد ہبہ تہی جانب مدعی علیہ سے بموجب تملیک نامہ

[illegible]

تملیک نامہ مرقومہ سنہ ۱۸۵۹ء نصف منافع اوسکا فی سال بعد منہائی مالگذاری سرکار ایکسو
تیس روپیہ سے صاحب جج ضلع نے تملیک نامہ کو درست سمجھکر کہ تملیک نامہ گواہوں
کی گواہی سے ثابت ہوا اور مفتی سے فتوی لیکر کہ ایسا تملیک نامہ فسخ نہیں ہو سکتا
مدعی کے حق میں ڈگری کی مگر پروونشل کورٹ کلکتہ نے ہنگام اپیل کی جانب مدعی علیہ سے
اور پیش ہونے اس بات کے عذر کہ تملیک نامہ درست نہیں ہے اور مفتی کے فتوی
سے ثابت ہوا کہ بدون تقسیم ہونے اور قبضہ دینے کے ایک جزو اراضی کا ہبہ کرنا
جایز نہیں ہے اور مثل مرتبہ ضلع سے بہی تقسیم اور قبضہ ثابت نہیں ہے ضلع کی ڈگری کو منسوخ
کیا مسوقت کہ مدعی نے صدر دیوانی عدالت میں اپیل کیا تو اسمقدمہ میں مفتیوں سے فتوی پوچھا
گیا کہ تملیک نامہ جو رسپانڈنٹ نے لکھا ہے بدون قبضہ زمین کے نافذ ہے یا نہیں انہوں
نے یہہ فتوی دیا کہ فاطمہ بی بی نے اس جایداد کو اپنے شوہر سے ادای مہر میں
حاصل کیا تہا اور اوسمین سے نصف کا ہبہ عظیم الدین کو لکھدیا اور یہہ دستاویز گواہوں
سے ثابت ہوئی مگر کامل قبضہ عظیم الدین کا جو ضرور تہا واسطے جوازی ہبہ کے نہیں ہوا یہہ
مقدمہ ہبہ مشاع کا یعنی جایداد غیر منقسمہ کا اور جوازی ایسے ہبہ کی اس بات پر موقوف
ہے کہ واہب اوسکو علاحدہ کر کر نامزد کر دے اور قبضہ دیدے اسمقدمہ میں قبضہ اور
علاحدہ کر دینا ثابت نہیں ہوتا اس صورت میں یہہ تملیک نامہ بے فایدہ ہے ہدایہ میں
لکھا ہے کہ اگر ایک شخص ہبہ ایک جزو کو کہ وہ شامل اوسکی جایداد کے ہے بدون تقسیم کرنے
و نامزد کرنے اور ظاہر کرنے اوس جزو کے کرے یعنی یوں کہے کہ میںنے فلان
شخص کو آدہا یا تہائی حصہ فلانی زمین کا یا کہیت کا ہبہ کیا تو یہہ ہبہ ناجایز ہے مگر
اب بعد ہبہ کرنیکے بہی اگر جدا کر دے اور قبضہ دیدے تو جایز رہیگا فاطمہ بی بی
کے تملیک نامہ میں لکھا ہے کہ میںنے اپنی جایداد میں سے علاحدہ کیا اور حوالہ کیا
عظیم الدین کے اور عظیم الدین نے قبضہ کر لیا اس سے جدا ہونا جو ضروری تہا۔

ثبت ہوتا ہی مگر ہبہ اقرار گواہون سے ثابت نہین ہوتا اور گواہان معمولی سے ثابت
ہوتا کہ فاطمہ بی بی سیفہ یہہ اقرار کیا ہی تو درست ہوتا کسواسطے کہ جو امر خلاف عقل اور
غیر ممکن نہین ہی تو موافق اپنے اقرار سے کے   سکو ثنا چاہیئے مگر بدون ثبوت اس
امر کے صرف تملیک نامہ کافی نہین ہی * بعد اس فتوی کے عدالت نے اپیلانٹ
کو اجازت دی کہ واسطے ثبوت اقرار ریسپانڈنٹ کے اپنے گواہ پیش کرے اونکے اظہار
لیکر مفتیون سے سوال ہوئے اونہون نے فتوی دیا کہ ہبہ کامل ہے کے واسطے جو شی کہ ہبہ
کی جاوے وہ تقسیم اور علاحدہ کیجاوے اور قبضہ بہی ہو سکا ہو جاوے اور یہہ بات گواہان حال
سے ثابت نہین ہوتی اور یہہ بہی اقرار بیوہ کا کہ بیٹے اپنی جایداد سے علاحدہ کر کر قبضہ
عظیم الدین کو دیا ثابت نہین ہوتا * در دیوانی عدالت سے بالحیل ہمن ڈبلیو کیو پر صاحب
بہادر حکم ہوا کہ ڈگری پروونشل کورٹ کی بحال رہے

ہدایہ کی کتاب الہبہ مین لکہا ہی * لا تجوز الہبۃ فیما یقسم الا محوزۃ مقسومۃ وہبۃ
المشاع فیما لا یقسم جایزۃ * یعنی نہین جایز ہبہ اوس چیز کا جو تقسیم ہو سکتی ہو مگر
اوسی صورت مین کہ علاحدہ اور تقسیم ہو جاوے اور مشترکہ ہبہ اوس چیز کا جسکا تقسیم ہونا
ممکن نہین جایز ہے

نوین اگست ۱۷۹۹ ع

کشور خان اپیلانٹ   بنام   چوران خان ریسپانڈنٹ

جلد اول   **خلاصہ**   صفحہ ۲۵

ایک اقرار نامہ زینو کی طرف سے جو ایک مسلمان متوفی کا
وارث ہی بنام عمرو اس مضمون سے تہا کہ عمرو اوسکے
حصہ کی بابت جایداد موروثی متنازعہ مین نالش

* [illegible]

کہ بیٹے اوسکو وہ مالک اوس جایداد کا ہو جاتا ہے
اور مقر کی پرورش اوسکی حیات تک کرتا ہے
یہہ اقرار نامہ بموجب شرع شریف کے جائز نہیں رہا
زبانی ہبہ کسی جایداد موروثی یا مملوکہ کا جائز ہے
تیسرے حصے کے دو حصے پہنچتے ہیں ارثان شرعی کو

رویداد

اس مقدمہ میں جو لوگ اپیلانٹ ہیں وہ موتی خان کے بیٹے ہیں جو سنہ ۱۱۹۱ بنگالی میں فوت ہوا جوان خان
کیطرف سے جو مقدمہ عدالت دیوانی ضلع ... میں دایر ہوا تھا اوسمین تقسیم جایداد موروثی
اور مملوکہ اپنے باپ کے وہ جایداد ستائیس سہام پر مشخص ہوئی اور صاحب جج ضلع نے
مدعی کے حق میں ڈگری کی اور اوسمین تقسیم جایداد کی لکھی گئی جب صدر دیوانی عدالت
میں اپیل ہوا تو معلوم ہوا کہ صرف یہی لوگ وارث نہ تھے اسواسطے موافق دفعہ تیسری
قانون تیسرے سنہ ۱۷۹۳ع اشتہار حضوری بہ تعین میعاد اس حکم سے جاری ہوئے
کہ جسکسیکو دعوی ہووے اوپر جایداد موتی خان کے تو وہ حاضر ہووے اور یہہ ڈگری کی گئی
عدالت سے باجلاس ڈبلیو کیو پر صاحب بہادر کے کہ اپیلانٹ ثابت نکر سکا کہ اونہوں نے
اور رسپانڈنٹ نے اپنے اپنے حصے موتی خان سے باپ کی حیات میں پا لیئے تھے
اور اوسپر قابض ہو گئے تھے جب یہہ عذر ثابت نہوا اور موتی خان بے وصیت نامہ
کے مرگیا تو اوسکی جایداد اوسکے وارثوں میں موافق شرع شریف کے قابل تقسیم
کے ہوئی دو بیٹے اوسکے اپیلانٹ اور رسپانڈنٹ اور زوجہ اسکی مسماۃ تیلی علاوہ
دختر کے کہ جو منکوحہ ہے سید جان کی اور وہ اقرار کرتی ہے کہ مینے اپنا حصہ اپنے
باپ سے بہر پایا میں دست بردار ہوں جوان خان رسپانڈنٹ نے دعوی دایر

۹۹ فصلی بدعوی حصه مسماة نیلی کے بموجب ایک اقرارنامہ کے جو اوسنے لکهدیا ہی اور دیہہ
کرتا ہی او مفتیون نے بسبب ناقص ہونے اور قبضہ نہونیکے اوس اقرارنامہ کو
ناجایز کہا اسواسطے وجہہ ثبوت نسبت اقرارنامہ کے رسپانڈنٹ سے طلب ہوئی
رسپانڈنٹ کی دختر مسماة شرف النسا اوسنے بہی دعوی نہین کیا ہی حصہ نیلی پر اس
دلیل سے کہ اوسنے اپنا حصہ باقرار زبانی مجہکو دیدیا تہا اب معلوم ہوتا ہی کہ اسکا دعوی
بطور ہبہ کے تہا مگر بطور وصیت کے متصور ہوا اگر یہہ بات ثابت ہوتی تو موافق فتوی مفتیون کے
وہ مستحق ہوتی بعد ادای قرضہ نیلی کے اوسکے تیسرے حصہ کی بیچ جایداد موتی خان
کے چونکہ شرف النسا گواہ پیش نکرسکی دعوی کی سماعت نہین ہوسکتی ہی اسواسطے اشتہار
دیاگیا کہ جسکو دعوی نیلی کے حصہ پر بیچ جایداد موتی خان کے ہو وے حاضر ہو وے
کوئی حاضر نہوا اسواسطے عدالت نے تجویز کی اور صاحب ضلع کی ڈگری اور تقسیم
جایداد کی جو مفتیون نے کی تہی بحال رکہی اور بعض بعض خفیف باتین جو خلاف شرع
کے تہین سو قابل غور کے نہ سمجہین گئین مگر اوسمین یہہ بات بہی رکہی کہ اگر کوئی شخص
حاضر ہووے دعویدار حصہ نیلی کا اور معقول عذر اپنی غیرحاضری کا میعاد اشتہار میں ثابت
کرے تو وہ مستحق اپنے حصہ کا ہوگا ٭ اقرارنامہ جسکا ذکر ہی صدر دیوانی عدالت
مین اور یہہ بیان تہا کہ اوس اقرارنامہ کو مسماة نیلی نے جوان خان رسپانڈنٹ کے
حق مین لکہا تہا اٹہاراں سو نناوے ۱۸۹۹ کا ہی مضمون اوسکا یہہ ہی کہ منکہ زوجہ موتی خان
ہون کہ مقدمہ گذشتہ ہوا اوسکے دونو بیٹون مین مدعی علیہ نے صدر دیوانی عدالت
مین اپیل کیا اور عذر کیا کہ مین زوجہ موتی خان کی نہین ہون اور صاحب جج ضلع نے
تحقیقات کی اور دریافت کیا کہ [illegible] کے ہی یا نہین مین اجازت دیتی
ہون جوان خان کو کہ وہ [illegible] میرے حصہ [illegible] جوان خان
کو دیتے [illegible] میری [illegible] عدالت نے

عدالت نے مفتیون سے فتوی پوچھا کہ اگر ہبہ اقرار نامہ ثابت ہووے اور بخشش ثابی ۱۹۵ سنہ ۱۸۱ ع
حصہ شرف النسا کے بھی ثابت ہووے تو پہر کیا جاوے جواب اقرار نامہ اس نہج کا
جو نیلی نے لکہا ہی جوان خان سے حصین موافق شرع شریف کے جایز نہین کس واسطے
کہ واسطے ہبہ کے تقسیم او قبضہ چاہیئے اور جسوقت یہہ اقرار نامہ لکہا گیا تہا اوسوقت
نیلی کا حصہ موتی خان سے اور حصہ دار وثین سے علاحدہ نہین ہوا تہا او علاوہ
اسکے اقرار نامہ مین نیلی لکھتی ہی صیغہ استقبال کی سے یعنے آئندہ دونگی او رچاہیئے
ماضی کا صیغہ یعنی دے چکی پس جوان خان کا دعوی موتی خان کی جایداد پر بموجب اس
ہبہ کے جو اقرار نامہ مین ہی شی ہے کا درست نہین او شرف النسا نے جو دعوی پیش کیا
ہی او پر گواہون مکمل سے بعد ادا قرضہ نیلی کے تیسرے حصہ کی مالک ہو گی نیلی کے
حصہ مین سے موتی خان کی جایداد کی بابت او دو ثلث جو باقی رہین گے اوسکے
مالک ہوینگے اصلی وارث اور اگر وہ اوس عطا کو ثابت نکر سکے گی تو سارا حصہ
اوس حقدار کو ملیگا

درباب ناجوازی ہبہ شی غیر منقسم کے ہدایہ کی کتاب الہبہ مین لکہا ہی ✣ لا یجوز الہبۃ
فیما یقسم الا محوزۃ مقسومۃ ✣ یعنے نہین جایز ہی ہبہ او س چیز کا جو تقسیم ہو سکے مگر علاحدہ تقسیم
کی گئی اور درباب جایز ہونے وصیت کے ثلث مال مین ہدایہ کی کتاب الوصایا مین
لکہا ہی ✣ ولا یجوز بما زاد علی الثلث ✣ یعنے نہین جایز ہی وصیت اوس چیز کی جو زیادہ ہو تہائی مال سے

سابق مین ہم لکہہ چکے ہین کہ کسی قانون سے یہہ بات نہین پائی جاتی کہ محکمہ منصفی کے
سوا اور محکمون کے بھی اشتہار حضوری ورثہ جاری ہو کیونکہ کنسٹرکشن نمبر ۹۰۷ سے
صاف ثابت ہی کہ احکام ضمن چوتہی دفعہ چہٹی قانون پانچوین ۱۸۱۴ ع کے صرف محکمہ
منصفی سے متعلق ہین لیکن اس مقدمہ مین صدر دیوانی عدالت نے درباب اجرای
اشتہار حضوری ورثہ کے استدلال کیا ہی دفعہ تیرہوین قانون تیسرے سنہ ۱۸۹۲ ع

۱۷۹۹ء پہر جب مطابق دفعہ بست و نہم قانون دوم ۱۸۰۳ء نافذ ہی لیکن اس دفعہ مین بہی صرف اسقدر حکم ہی کہ ہر عدالت کو بروقت انفصال مقدمہ وراثت کے خیال وراثت جملہ وارثون کا رکہنا اور حصہ مذہبی کا پابند رہنا واجب ہے ہی اور حکم اجرا استہار حضور پر درثہ کا نہین ہی مگر رای حکام صدر کی پر ایسے مقدمونین اسطرحپر پائی جاتی ہی جیسکا اس مقدمہ

اٹہارہوین ستمبر ۱۷۹۹ء

بہرو بخیند رای اپیلانٹ بنام رسومتی رسپانڈنٹ

جلد اول صفحہ ۲۷

خلاصہ

تقسیم جایداد منقولہ کی درمیان بہائیون ایک ہندو متوفی کے بحصہ مساوی سب بیٹون کی اور بیٹے کو چہوٹون سے کچہہ حصہ زیادہ لینے کا سبب بڑائی کے نہین +

[illegible] جایداد بحصہ برابر +

رویداد

رسومتی بیوہ رامچند رای کی تہی اور وہ معہ اپنے تین بہائیون یعنے بہرو بخیند اور رملوک چیند اور رہر چند کے اپنے باپ کے مرنیکے بعد اوپر حق زمینداری قسمت ۲ اس پرگنہ سلیم آباد کے قابض ہوئی تہی یہہ مقدمہ رسومتی کیطرف سے حصہ دایر ہوا تہا اپنے شوہر کے بہائیون پر اوسکے حصہ زمینداری کے بابت سولہوا موافق جیہوتہہ انس کے یعنی حصہ بڑائی + اور چوتہا حصہ تین باقی مین کا مدعی علیہم مین سے پہلے نے دعوی حصہ بیوہ سے انکار بحث کیا اور وہ مدعی علیہو نے اوسکے حصہ کو جایز رکہا حسبقدر کہ موافق دہرم شاستر کے اوسکو پہونچتا ہو پنڈت ضلع نے بیوہ ست دیا کہ بیوہ مستحق ہی اپنے خاوند کے حصہ کی بہائیون سے بابت جایداد متروکہ اوسکے

حصہ کے والد کی اور حق زیادہ لینے کا سبب جیٹھہ ہنس کے نہین سکتے عدالت
سے اوسی موافق ڈگری ہوئی کہ جایداد حصہ برابر تقسیم ہو جاوے اور مدعیہ کو
چار سو ہون حصہ یعنے ایک روپیہ مین چار آنہ ملین پھر جگنند سنے پرونشل کورٹ
ڈہاکہ مین اپیل کیا اور وہان کے پنڈت نے سوال پر یہہ بیوستہ دیا کہ بابت تقسیم
درمیان پسران کے موافق شاستر کے ہی کہ جو پہلے پیدا ہوتا ہی بسبب قابلیت اور
فضیلت کے اور حصہ دارون سے بیسوین حصہ کے سوا اینکا مستحق ہوتا ہی مگر اب
اس ملک مین بڑے بہائی کو کچھہ فضیلت نہین اور چہوٹے بہائی کچھہ اونکی بزرگی نہین
سمجھتے اب وہ شاستر جاری نہین ہی اور بڑا بہائی بیسوین حصہ کا علاوہ اور حصہ کے
مستحق بہی نہین ہی اور اب بڑے کو زیادہ ملنا موقوف ہی اوپر رضامندی چہوٹون کے
اسپر کورٹ اپیل نے ضلع کی ڈگری بحال رکہی اور صدر دیوانی عدالت سے باجلاس
ہیرنگ ٹن صاحب بہادر اور ڈبلیو کیوپر صاحب بہادر کے بعد طلب کرنے بیوستہ
کے پنڈتون سے مضمون مرقومہ بالا پرونشل کورٹ کی ڈگری بحال رہی

منظور رکہنا بیوہ کے حصہ کا اوسکے خاوند کی بے تقسیم جایداد مین سے جو اوسکے
شوہر کے بہائیون مین مشترک ہو اور اونسے تقسیم چاہنا ہرچند کہ اوسکا حصہ اوسکے
مرنیکے بعد اوسکے شوہر کے وارثون کو پہونچے گا موافق شاستر کے جیسا جاری ہی
ضلع بنگال مین مندرج ہی جیمنا داہتہ کے باب ۱۱ فصل اول مین نمبر ۱۳ اور ۔۔
اودہان معنی شاستر کے اور لگاتے ہین زیادہ حصہ دینا بڑے بہائیون کو اوسکی
بڑائی کے سبب ہوتا ہی مگر یہہ منسوخ ہو گیا ہی جیمنا داہتہ باب ۳ فصل ۲ نمبر ۲ ۳۷
مگر ہو سکتا ہی بشرطیکہ چہوٹے بہائی منظور کر لین پس دعوی بیوہ کا بیجا تہا
کسواسطے کہ اوسکے شوہر کے واسطے یہہ حصہ مقرر نہین ہوا تہا

بیسوین نومبر ۱۷۹۹ء

سوہن سنگہ اپیلانٹ بنام چمن رای رسپانڈنٹ

جلد اول صفحہ ۲۸

خلاصہ

موافق شاستر ہنود کے بن بیاہتا بیوی کا بیٹا ورثہ پاویگا درصورتیکہ یہہ رواج ملک مین ہوگا اور نہین تو نہین پاویگا اس مقدمہ مین معلوم ہوا کہ موافق ناگری برہمنون بنارس کے حرم کا بیٹا ورثہ نہین پاتا اور اسیواسطے تجویز خلاف دعوی دعویدار کے ہوی بلکہ بن بیاہتا بیوی کا بیٹا ناگری برہمنون سے اپنے باپ کی جایداد پانیکے لئے نالشی تہا +

بموجب رواج کے ناگری برہمنون مین بن بیاہی کا بیٹا وارث ہوتا ہے

رویداد

یہہ مقدمہ سوہن سنگہ کی جانب سے عدالت دیوانی مین جو سابق شہر بنارس مین مقرر تہی ۱۷۹۲ء مین دایر ہوا تہا بدعوی دلاپانے جایداد جسونت رای بہگونت رای کے کہ اونمین سے ایک تو باپ ہی اور ایک سوتیلا بہائی اور وہ اقرار کرتا ہے کہ مین جسونت رای کا بیٹا بن بیاہتا بیوی سے ہون کسواسطے کہ جسونت رای تو ناگری برہمن تہا اور دعویدار کی ما اور قوم کی برہمنی تہی اور وہ جایداد بدون قرضہ وغیرہ کے خالص بیس ہزار روپیہ کی اندازی مین ہائی گواہی گواہون سے معلوم ہوا کہ جسونت رای نے ایک بیٹا اصل مسمی بہگونت رای چہوڑا تہا کہ وہ لاولد مرگیا اور بہگونت رای کی حیات مین تقسیم جایداد کی درمیان اوسکے اور مدعی علیہ کے باپ کے ہوگئی تہی اور مدعی علیہ کا باپ پوتا بسونت رای کا اور جسونت رای کا تہا یہہ مقدمہ قبل از تجویز

سنہ ۱۷۹۹ تجویز سپرد ہوا عدالت حال بنارس مین اور وہان سے موافق بیوستہ پنڈت کے
مدعی کے حق مین ڈگری ہوی کہ اوس بیوستہ مین لکہا تہا کہ جو بیٹا بن بیاہتا بیوی سے ہوتا ہے
اوسکو ترکہ پہونچتا ہے پروونشل کورٹ بنارس نے اپیل مین وہی ڈگری کو بحال رکھا اس
سبب سے کہ پنڈت نے برخلاف دعوی مدعی کے بیوستہ دیا اور حکم دیا کہ مدعی علیہ جایداد
اپنے قبضہ مین رکہے اور واسطے گذارے مدعی کے مشاہرہ ماہواری مقرر کرے
مدعی نے صدر دیوانی عدالت مین اپیل کیا اور صدر عدالت نے پنڈتون سے
بیوستہ طلب کیا کہ ایسے مقدمہ مین موافق شاستر کے کیا مقرر ہے اور تمہاری راے مین موافق
قاعدہ شاستر کے کیا چاہیے جب صدر دیوانی عدالت کو معلوم ہوا کہ بن بیاہتا بیوی کا بیٹا
مستحق جانشینی اور جایداد اپنے باپ کے ہے اور نیز مستحق ہے جایداد اپنے اصلی بہائی سوتیلے کا
بشرطیکہ یہ بات جایز ہو موافق رواج کے اور نہین تو نہین ہے اور سابق کا جو شاستر
کہ بابت بیٹون بن بیاہتا بیوی کے اور اوس قسم کے بیٹون سے ہے جنکی بارہ قسمین
پنڈتون نے لکہی ہین سواے اورس پوتر یعنی بیاہتا بیوی کا بیٹا اور دتک پوتر
یعنی متبنیٰ بیٹے کے منسوخ ہوگیا ہے لیکن موافق رواج کسی ملک کے ہے اگر حقیقت
جانشینی کی بن بیاہتا بیوی کے بچون پر بہی جایز رہی ہے مثل بیاہتا بیوی کے بیٹون
اور جانشینی کی تو اوس صورت مین یہ رواج جایز رہیگا اسواسطے اپیلانٹ سے کہا گیا کہ
ثابت کرے حقیقت جانشینی کی جو متنازعہ ہے موافق رواج ضلع بنارس کے اور بموجب
ہدایت صدر کورٹ کے گواہ اس مقدمہ مین سنے گئے اور صاحب جج بنارس نے روانہ
کئے اور گواہی گواہون سے ثابت ہوا کہ موافق رواج ناگری برہمنون اوس ضلع کے بن بیاہتا
بیوی کے بیٹے مستحق ورثہ کے نہین ہین صدر دیوانی عدالت سے باجلاس بی اسپیک
صاحب بہادر اور ڈبلیو کیو پر صاحب بہادر کے ڈگری پروونشل کورٹ کی بحال رہی
اور اپیل اپیلانٹ کا ڈسمس ہوا

ستیہ پیشکیہ کرکے بیان کیا کہ پنڈتون سے بیوستہ کے موافق پدماوتی بیوہ گورناتہہ
سنگہ کے مرنیکے بعد ساری زمینداری موافق شاستر کے مدعی علیہون کو پہونچی کہ وہ
گورناتہہ کے چہیرے بہائی تہے اس فیصلے سے مدعی نے صدر دیوانی عدالت
مین اپیل کیا اور بوقت اپیلانٹ نے یہہ دلیل پیش کی کہ بڑی شاخ جو خاندان ستیا ناتہہ
کی تہی اوسکو تو نہ پہونچا بلکہ خاندان دوسرے اور تیسرے کا جہی یہہ بہتر سمجہا جانا چاہیئے
چہوٹے بہائی نرنراین کے خاندان سے عدالت صدر نے پنڈتون سے بدستور
بیوستہ طلب کیا + ایک زمینداری جو خاندان کے موافق رواج خاندان کے
کئی پشت سے سو برس سے زیادہ پہونچتی رہی بڑے بیٹے کو اور جو بیٹے رہے
ہین انکو معاش ملتی تہی واسطے گذران کے راجہ ہری ناتہہ سابق مالک زمینداری کا
موافق رواج مرقومہ بالا کے چار بیٹے رکہتا تہا بڑا بیٹا شمبہو ناتہہ کہ زمینداری
اوسے پہونچی اور زمینداری کا جانشین ہوا دوسرا بیٹا نرنراین کہ جسکو معاش واسطے
گذران کے ملی اور اولاد بہی رکہتا رکہتا تہا اور تیسرا اور چوتہا بیٹا لاولد مرگیا شمبہو
ناتہہ کے تین بیٹے بڑا بیٹا ستیا ناتہہ کہ جو زمینداری کا جانشین ہوا دوسرا بیٹا کشن
ناتہہ تیسرا بیٹا بیجنا ناتہہ کے دو بیٹے گورناتہہ جو جانشین ہوا زمینداری کا اور کشن ناتہہ
کہ وہ لاولد مرگیا اور گورناتہہ بہی لاولد مرگیا اور اوسکی بیوہ پدماوتی اوسکی زمینداری
کی مالک ہوئی نرنراین مذکورہ بالا کا ایک بیٹا تہا کشن کنتہہ اور اوسکا ایک بیٹا تہا
رادہا کنتہہ کہ حین حیات ہی اپنی ماں اور پہلا دب سے کے ساتہہ اور بیوہ کشن ناتہہ مذکورہ
بالا کا گوکل ناتہہ ایک بیٹا تہا کہ وہ بہی زندہ ہی بیجنا ناتہہ تیسرا بیٹا شمبہو ناتہہ کا کہ
اوسکے دو بیٹے تہے اون مین سے پران کشور زندہ ہی اس صورت مین بعد مرنے
پدماوتی کے کہ وہ موافق شاستر کے مستحق تہی اور دوسری بات یہہ کہ اگر رادہا
کنتہہ بیچ مقدمہ مذکورہ بالا کے مستحق سمجہا جاوے ایک حصہ زمینداری کا تو وہ حقیقت

حقیقت موقوف ہو سکتی ہی اسلیئے کہ پدماوتی نے منظور رکہا کو کل ناتہہ ونب کشور کو اپنے
ساتہہ مالک زمینداری کا اپنی زندگی مین پنڈتون نے یہہ جواب دیا اول کو کل ناتہہ ونب کشور
کو زیادہ ترجیح اسواسطے یہہ وارث تہے اوس جایداد کے جو پدماوتی کو پہونچی تہی اور دوسری
بات اگر پہلا دبہ اور راد ہاکنتہہ نے عذر کیا جسوقت پدماوتی نے منظور کیا شریک کرنا اپنی
زمینداری مین گوکل ناتہہ اور نب کشور کو تو اس صورت مین راد ہاکنتہہ کی حقیقت حصہ مین جاتی
رہتی ہی کسواسطے کہ مالک عذر نکرے اوسوقت کہ جب وہ شریک یا غیر اوسکی جایداد اور کو
دیدے تو بخشش اوسکی جانب سے تصور کی جاتی ہی یعنی رضامندی کی اگر عذر کیا تو حصہ دلا ہو گیا
باوجود اسبات کے پدماوتی نے منظور کر لیا تہا گوکل ناتہہ ونب کشور کو اسواسطے کہ تقسیم
درمیان حصہ دارون کے جو بہے درجہ تک ہی موافق جواب پنڈتون کے اول درجہ مقدمہ
مین معلوم ہوتا ہی کہ بروقت مرنے پدماوتی کے جانشینی موافق شاستر ہندون کے
رسپانڈنٹون کو پہونچتی تہی کہ بہت قریب رشتہ دار تہے اوسکے خاوندکے عدالت
نے باجلاس ڈبلیو کیوپر صاحب بہادر کے تجویز فرمائی کہ دعوی اپیلانٹ کا لایق سماعت کے
نہین ہی اور ڈگری پروونشل کورٹ کی بحال رکہی اور یہہ درج کیا کہ اس تجویز سے
دعوی اپیلانٹ کا واسطے گذارہ معاش کے خارج ہوگا ❊

یہہ جایداد تین پشتون سے بڑے کے پاس رہی سو برس سے زیادہ تصور کی گئی جایداد علاحدہ جیسا کہ
بیوہ کے جیتے جی پہلے قبضہ رکہنے والی تہی اور یہہ پایا تہا کہ اولاد طرف چہوٹے خاندان کے شاخ طرف سے پہونچی
تہی جب بڑے کی اولاد نرہی تو بیوہ کے مرنیکے بعد کیس [illegible] قبضہ رکہنے والے
کی تہی اوسکے شوہر کے وارثون کو پہونچی اور وہ بہی اوسکے چچا کے بیٹے چچا یا باپ کے پوتون سے
بہتر سمجہے گئے دیکہو جمانا دہا باب ۱۱ فصل ۶ و ۹ سری کشنا کو جو مندرجہ فصل اخیر مین ہی
اگر اپیلانٹ کا بیٹا مستحق سمجہا جاتا حصہ کا تو بیوہ سے منظور رکہنے رسپانڈنٹون کیلیئے اوسکی
اجازت سے کہ [illegible] اوسکا منظور رہے گی تہا ❊

چھبیسوین نومبر ۱۸۶۰ء

نوازی فراشن اپیلانٹ بنام مسماۃ اچلٹی ابراہیم سرانگ سپانڈنٹ

جلد اول — خلاصہ — صفحہ ۱۳۱

ہبہ نامہ باپ کیطرف سے بیٹے کے نام پر
جو کم سن ہی بابت اسباب ہے کے جسکا قبضہ دیا
گیا اور چار برس تک باپ جیتا رہا موافق شرع
شریف کے جایز ہی اس نظر سے کہ بیٹا کم سن
تہا اور باپ اوسکا امین تہا اور چہارم حصہ
اوسکی زوجہ کو دلوایا گیا علاوہ اوسکے مہر
اور ہبہ مہر کا ناجایز نہین ہوتا بسبب نکاح کے
جو مہر ہوا تہا بسبب آنے اوسکے [illegible] ہر سال کے

رویداد

سنہ ۱۸۴۹ بنگالی مین مسمی وارث خان سامان نے اپنے بیٹے مسمی حنیف کا کہ وہ سات برس
کا تہا مسماۃ لالن دختر نوازی فراشن سے کہ وہ اٹھارہ مہینے کی تہی نکاح کیا اور
نکاح سے پہلے پندرہ دین بہاگن سنہ کو ایک ہبہ نامہ اس مضمون سے لکھا گیا کہ
مین وارث خان سامان یہہ ہبہ نامہ لکھتا ہون کہ میرا بیٹا مسمی شیخ حنیف نے لالن دختر نوازی فر
سے نکاح کیا ہی اور مہر نو سو پچاس روپیہ اور ایک سو روپیہ کا زیور اور ایکسو ایک روپیہ کا
مادر کا مہر اور سو روپیہ کا زیور سب قیمتی ایکہزار دو سو اکیاون روپیہ اور علاوہ
اسکے میرا گہر زمین ظروف مسی کو اغذ صندوق بندوق تلوار نقدی تمسک وغیرہ سب
قیمتی تین ہزار آٹھ سو پندرہ کل پانچہزار چہیاسٹھ روپیہ کا وہ میننے بیچ حقیقت اپنے

اپنے بیٹے کے دیا ہین اور میرے وارث اوسپر کچہہ دعوی نکر سکین بنگے مفتیان سنہ [illegible]
معلوم ہوتا کہ یہہ اسباب جو ہبہ نامہ مین لکھا گیا بہو کے حوالہ ہوا یا بیٹے کے سنہ ۱۸۱۹ع مین
وارث خانساماں نے مسماۃ اطلسی سے نکاح کیا اور اطلسی کا شوہر ابراہیم سرانگ
بہت عرصہ سے سمندر کی طرف تہا اور یہہ تصور کیا گیا تہا کہ وہ مرگیا اور بالعوض مہر کے
حوالہ کر دیا اوسکو باغ و مکان اور اور اسباب کے بعد وارث خانساماں بہی جلد مرگیا اور
حنیف اوسکا بیٹا بہی مرگیا مسماۃ اطلسی اور اوسکے شوہر نے جو سمندر کیطرف سے
آگیا تہا تمام مال اسباب پر قبضہ کر لیا یہہ مقدمہ نوازی فراشس نے اپنی بیٹی کیطرف سے
عدالت ضلع مین دایر کیا سنہ ۱۸۲۴ع مین مطابق ماہ چیت سنہ ۱۲۳۱ بنگالی کے بنام اطلسی اور
ابراہیم سرانگ کے بدعوی دلانے اسباب کے جو پہلے ہبہ نامہ مین لکھا ہوا ہی اور
حنیف کو اور لال کو دیا گیا تہا عدالت ضلع سے دعوی مدعی کا ڈسمس ہوا اور اسیطرح
پروونشل کورٹ مین بہی موافق فتوے کے جو برخلاف صداقت ہبہ نامہ کے تہا حکم ہوا پہر صدر
دیوانی عدالت مین باجلاس پی اسمیت صاحب بہادر کے اپیل ہوا اور مثل مفتیوں کے
سپرد ہوئی اور اونہون نے یہہ فتوی دیا کہ ہرچند ہبہ نامہ جو وارث خانساماں
نے لکھا طریق سے لکہنے ہبہ نامہ کا نہین ہی مگر اوسکے ترجمہ زبان بنگالی سے معلوم ہوا کہ
وارث خانساماں نے واسطے آسودگی اپنے بیٹے اور واسطے دلجمعی واسطے دار ان
لال اپنی بہو کے ہبہ کیا نو سو روپیہ و سینے لال دختر نوازی کو اور سو روپیہ بابت
زیور کے اور دو سو ایک روپیہ بابت اوس زیور کے جو حنیف کی ماں کا تہا اور اوس
روپیہ و اسباب کا جیسا ہبہ نامہ کی ذیل مین تفصیل کیا گیا ہی کسواسطے کہ ہبہ بابت
شرط یہہ ہی کہ وہ اقرار کرتا ہی کہ مینے بیچ حقیقت اپنے بیٹے کے دیا ہرچند
موہوب لہ کا نام خاص کر نہین لکھا ہی اسواسطے کہ وہ کہتا ہی کہ مینے بابت حق بیٹے
کو دیا تو لال بی بی موہوب لہا نہ ٹہری اور یا یہہ جو اپنے بیٹے کہا اوس کو ہبہ کر دیے

اگرچہ قبضہ نہ دیا جاوے لیکن ہبہ جایز ہی اس نظر سے کہ باپ کو اختیار بیٹے پر ہی اور
باپ آپ دیتا ہی اور اوسکی طرف سے امین رہتا ہی اور گواہوں سے یہہ بات جو
ثابت ہوئی ہی کہ ہبہ نامہ قبل از نکاح کے لکھا گیا تہا تو اس بات سے ناجایز
نہین ہوتا کسواسطے کہ یہہ ہبہ کیا گیا ہی اثنای تیاری نکاح مین اسواسطے ہبہ جایز ہی اور
اسیطرح وارث خانسامان سے مسماۃ اطلسی کو ہبہ کیا بعوض مہر کے وہ بہی
جایز ہی بشرطیکہ وہ چیزین ہبہ سے پہلے علاحدہ ہوں پس لالن کو صرف دعوے
اپنے مہر کا ہی اور چہارم حصہ اوس اسباب جو اوسکے شوہر کو دیا گیا تہا موافق اس
فتوی کے صدر دیوانی عدالت نے تجویز فرمائی کہ جایداد وارث خانسامان کی ذمہ دار
ہو اول نو سو پچاس روپیہ زر مہر لالن کے اوسکے باپ کو دیا جاوے جو اپیلانٹ ہی
دوسرے ایکہزار اکتیس روپیہ چہارم حصہ زمین زیور وغیرہ کے جو جہیز دیا گیا تہا او باپ کو دلوایا
جاوے بابت حق اوسکی بیٹی بیوہ اوسکے شوہر کے اسباب سے تیسرے واسطے باغ مکان وغیرہ کے کہ جو وارث
خانسامان نے اطلسی کو ہبہ کیا ہی ۱۷۹۶ع مین کہ اوسکی بہی وہ مستحق تہی اوس صورت مین کہ اوسکی جایداد
اسقدر رہو وے کہ اوسمین ادا ہوسکے بعد ادای زر لالن بی بی کے چوتہے اگر
بعد ادای ان سب دعووں کے اگر کوئی جایداد خانسامان کی باقی رہے
حقدار اوسکا سمجہا جاوے عدالت نے عدالت ہای ماتحت کی ڈگریوں کو مسترد کیا
اور تجویز کی کہ رسپانڈنٹ سے دلوایا جاوے اپیلانٹ کو ایکہزار نوسو اٹہاسی روپیہ اوس صورت مین کہ
اپیلانٹ ثابت کردے کہ اسقدر قبضہ جایداد وارث پر رسپانڈنٹون نے کرلیا تہا یا جسقدر
ہوا ہو بعد یا قبل مرنے خانسامان کے ✢

فتوی شرع شریف جو اسمقدمہ مین ہی موافق ہدایہ کے ہی دیکہو کتاب ۳۰ باب اول
جلد تیسری صفحہ ۲۹۶ اور کتاب دویم باب ۳ جلد اول صفحہ ۱۴۶ اور باب چہارم
حصہ اپنے خاوند کے اسباب سے دیکہو کتاب سراجیہ صفحہ ۴ ✢ ✢ ✢

فہرست مطالب لغایتہ سنہ ۱۸۶۹ع

واسطے پرورش خاندان کے مستحق
تھے ہرچند کہ ابتک دعوی تقسیم نہین کیا تھا
اسمقدمہ مین حکام صدر نے اشتہار حضوری
ورثہ جاری کیا ہی ۴۵

تقسیم جایداد غیر منقولہ کی درمیان بہائیوں
ایک ہندو متوفی کے حصہ مساوی سب
مین ہوگی اور بڑے کو چہوٹون سے
کچھہ دعوی یا دلیلی کا سبب بڑائی
کے نہین ۵۸

شفع

اس مقدمہ مین حق شفع زمینداری مین
از روی دہرم شاستر کے جایز نہین کہا
گیا تہا اور ہر ایک حصہ دار کو اپنے حصہ
کی جدا جدا بیچنے کا اختیار حاصل ہوتا تہا
لیکن اس مقدمہ کے بعد اور مقدمون مین
حق شفع ہنود مین بہی مسلم رکہا گیا ہی اور
ہندو قوم سے بہی حق شفع کے ہونے
پر پیوستہ دیا ہی ۵

شرکت

ایک شخص ہندو کے خاندان سے کہ
جنہون کچھ شرطین موافق دستور کے
بابت علیحدہ ہونے کے نہین ہوئی
تہین مگر اونکے اور اونکے باپ کی
رسوئی علیحدہ تہی اور بیوپار نفع نقصان
مین بہی شریک نہ تہے باوجود اس بات
کہ کبہی کبہی نوکر ہو جاتے تہے اور
خانگی مصارف بہی اونکو ملتا تہا خاندان
کی شرکت سے علاحدہ تصور کئے گئے
اور اونکی پیدا کی ہوئی جایداد پر اونکا
دعوی حصہ کی بابت سماعت ہوا ۳۱

۱ متبنی

زبانی متبنی کرنے بغیر ادای رسمیات
کے اسمقدمہ مین جایز رہی اور تمام
ترکہ اصلی و ذاتی مورد فی اور پیدا کیا ہوا
اوسکو ملا مگر بعد مرنے متبنی کرنے
والے کے اوسی متبنی نے کریا کرم
بہی کیا تہا ۲۱

ایک شخص متبنی جو ایک خاندان کی
متبنی گری مین اگیا تہا ترکہ پدری سے
محروم ہوگیا ۳۳

صرف کریا کرنے سے حقیت ورثہ کی
نہین ہوسکتی بغیر ثبوت حقیت متبنی

متبنی گری کے ۴۵

متبنی بیٹا جو متبنی کرنے والے باپ کے ترکہ و جایداد پر قابض ہوتا ہی وہ اپنے حقیقی باپ کے ترکہ سے خارج ہو جاتا ہی ۴۵

وصیت

ایک ہندو زمیندار نے از روی وصیت نامہ کے تمام تعلقہ اپنا بڑے بیٹے کو دے دیا اور چھوٹے بیٹون کی بہی کچھہ معاش مقرر کر دی یہہ وصیت جایز ہی اور دعوی چہارم حصہ کا جو ایک بیٹے نے کیا تہا نہ سنا گیا ۔ اسی فیصلہ کی ضمن مین یہہ بات بہی سیلے گی کہ نابرابر تقسیم بہی اپنی اولاد مین درست ہی یا نہین ۔ اور کون کونسی جایداد مین وصیت ہنود کے مذہب مین موثر ہی اور کون کونسی مین نہین ۔ اور ہنود کے مذہب مین وصیت کیا شی ہی ۶

وراثت

وراثت استری دہن کی اوسکے بیٹی کو پہنچتی ہی اور اوسکے بعد جو اوسکا وارث حقدار ہو اوسکو پہنچتی ہی لیکن اگر اوسکی وارث ایک لڑکی بیوہ لاولد ہو تو اس صورت مین ماموں کو ورثہ پہنچتا ہی ۱۰

اوس جایداد کی بابت جو گہر والی عورت کے نام بلا شرط ہبہ ہوئی ہو بموجب مذہب ہنود کے اوسکے بیٹی کو وراثت پہنچی اور اوسکے بعد اوسکی بہن کو اوس عورت کے شوہر کی اصلی زوجہ کو حق وراثت نہوا ۴۰

مقدمہ ہندو کی بیوہ کا بابت حصہ مشاہرہ کے کہ وہ شریک جایداد کی تہی بحقیت اپنے شوہر کے جو لاولد مرگیا اور اوسکے حقمین مقدمہ تجویز ہوا ۴۹

مقدمہ وراثت ہنود مین ایک فیصلہ نامہ پیش ہوا اس مضمون سے کہ میننے اپنا حق جو تہا وہ چہوڑ دیا اور تیسرے حصہ بے لینے پر راضی ہوئی اگر وہ بیع نامہ ثابت نہین ہوا مگر پنڈت بیوستہ لکھتے ہین کہ اگر سچا ہوتا تو جایز تہا لیکن اوس بیوستہ مین شبہہ غلطی کا ہی ذیل فیصلہ

خیال کرنا چاہیئے ٥٩

موافق شاستر ہنود کے بن بیاہتا بیوی
کا بیٹا ورثہ پاویگا درصورتیکہ یہہ رواج
ملک ہوگا نہین تو نہین پاویگا اس
مقدمہ سے معلوم ہوا کہ موافق رواج
ناگری برہمنون بنارس کے حرم کا بیٹا
ورثہ نہین پاتا اور اسیواسطے تجویز
برخلاف دعوی دعویدار کے ہوئی کہ بن
بیاہتا بیوی کا بیٹا ناگری برہمنون سے
اپنے باپ کی جایداد پانے کے لئے
نالشی تہا ٦٠

ایک زمینداری جو پہنچتی ائی ہی بڑے
بیٹون کو خاندان ہنود مین مگر جب بڑا
بیٹا لاولد رہا تو اوسکی بیوہ کو پہنچی
اور اوسکے مرنیکے بعد خاوند کے
چچیرے بہائیون نے قبضہ کیا
اور مقدمہ دوسرے بیٹے دادا کے
نے اس دلیل سے پیش کیا کہ بعد مرنے
بیوہ کے بیوہ کے دونو بہائی
کہ قریب ہین حق جانشینی کا رکہتے
ہین ٦٢

اوسن جایداد مین سے جو باپ نے
اپنے بیٹے صغیر سن کے نام ہبہ کی تہی
چہارم حصہ علاوہ مہر کے اور لڑکے
کی زوجہ کو ملا ٦٦

وقف

اگر ایک مسلمان ادمی کچہہ جایداد واسطے
خرچ مذہبی کے مقرر کرے اور وہ خود
یا اوسکا وصی اوسکی طرف سے امین مقرر
کرے اور کوئی شرط اوسکی جانشینی
کی نہوئی ہو اور مرتے وقت وہ امین
اپنے بیٹون کو امین کر جاوے تو اوسکا
کرنا موافق شرع شریف کے درست
ہے اور سب متعلق شامل منافع کے ہین
اور اسباب مین حاکم سے حکم حاصل
کرنے کی کچہہ ضرورت نہین مگر درصورت
بے رویہ ہونیکے حاکم کو اختیار ہے کہ
اوسکی جگہ جسکو چاہے
کردیوے ٣٩

موافق تولیت کے امین مقرر کرنا وقف
کرنے والے کے اختیار مین ہے اور
اوسکے مرنیکے بعد اوسکے وصی کے

سے کے اور اوسکے بعد حاکم وقت
کی ۳۵

اگر امین اپنے مرنیکے وقت اپنا کاروبار
اپنے بیٹون کو دیدے تو موافق شرع
شریف کے درست ہی مگر اپنی صحت مین نہین
دیسکتا مگر اس صورت مین کہ اوسکو
اختیار ہو ۳۵

امین اپنے مرنیکے وقت بغیر اختیار
حاصل ہونیکے بہی اپنا کام دوسرے
کو دیسکتا ہی اور حاکم کو اختیار ہی کہ
درصورت بیہودہ ہونیکے اوسے
خارج کردیوے ۳۶

ہبہ

اسمقدمہ مین مدعی علیہ نے بموجب ایک
سند کے کہ بطور خون بہا ملی تہی
اور اور اسناد کی روسے اپنی حقیت
کا دعوی کیا اور صدر دیوانی عدالت
مین اوسکا دعوی مسلم رہا یعنی ہبہ بطور
خون بہا مسلمانون کے مذہب مین
جائز رہا ۱۳

ہبہ بالعوض مین بموجب شرع شریف کے
قبضہ ضرور نہین اور اوسکے ضمن مین ہبہ
بالعوض اور ہبہ علی العوض کی بہی تحقیق
ہی ۲۴

ایک مسلمان کی زوجہ نے بموجب ہبہ نامہ
جو بعوض مہر تہا دعوی کیا مگر چونکہ وہ
زوجہ اپنے بیٹے کے ساتھ اوسی
جایداد پر بالش وراثت مین شریک اور
راضی تہی اسواسطے ہبہ باطل تصور
ہوکر یہہ تجویز ہوئی کہ زوجہ بموجب اوس
ہبہ نامہ کے دعوی نہین کرسکتی بلکہ بابت
اور وارثون کے متصور ہی ۲۴

درباب ہبہ اراضی مشترکہ کے لازم ہی کہ واسطے
جوازی ہبہ کے اراضی منقسم اور جدا
جدا حدود کردی جاوے یعنی ہبہ
مشاع جایز نہین ہی ۲۸

قبضہ چند روزہ واسطے جوازی ہبہ کے
کفایت کرتا ہی اور یہہ کچہہ ضرور نہین
کہ قبضہ برابر چلا آوے ۴۸

ہبہ ایک جزو زمین کا بدون جدا ہونے
اور قبضہ دینے کے ازروی شرع
شریف کے ناجایز ہی ۳۲

زبانی ہبہ کسی جایداد کا جایز ہی بدینت سلمانان مگر اسمقدمہ میں ہبہ بطور وصیت کے متصور ہوا اور تیسرے حصہ سے دو حصہ پہونچے وارثان قبر مہکو ۶۵

ہبہ نامہ باپ کی طرف سے بیٹی کے نام پر جو صغیر سن ہی بابت اسباب کے جسکا قبضہ نہ دیا اور جاید ست تک باپ جیتا رہا بموجب شرع شریف کے جایز ہی اس نظر سے کہ بیٹیا کم سن تہا اور باپ اوسکا امین ۶۶

ہبہ بعوض اوس مہر کے جو باشتباہ مرجانے خاوند اول کے نکاح ثانی مین دیا ہو بسبب اجانے شوہر سابق کے ناجایز نہین ہوتا ۶۶

قواعد کلیہ

نسبت بہ تنازعات حقوق ہمسایگی مولفہ سید احمد خان مصنف

حق شفع

دفعہ اول

حقوق ہمسایگی مین سب سے بڑا شفع کا حق ہی حق شفع یہہ ہی کہ جتنی قیمت
کو جو شی غیر منقولہ بکی ہو یا مانند بیع سیکے اور طرح پر منتقل ہوئی ہو اوسی ہی قیمت سکے دیسے
اوس شی کو شفیع جبراً اپنے قبضہ اور ملک مین لا سکتا ہی یہہ بات تو ظاہر ہی کہ مسلمانون
مین حق شفع بہت رایج ہی مگر اس بات مین شبہہ تہا کہ ہندؤن سکے مذہب مین بہی حق شفع
ہوتا ہی یا نہین کیونکہ دہرم شاستر مین اسکا ٹہکانا اچہی طرح نہین لگتا لیکن بخوبی تحقیقات
کرنے پر دونو صدر بورڈ مین منقح ہو گیا ہی کہ جسطرح مسلمانون مین حق شفع کا ہی اسیطرح
ہندؤن مین بہی حق شفع کا ہی اور پنڈتون سے بہی اسی بات پر پیوستہ لکہہ دیئے ہین
اب ہندؤن مین بہی شفع کا حق بخوبی رایج ہی اور بہت سے مقدمہ صدر دیوانی عدالت
سے فیصل ہوئے ہین جنمین حق شفع کا نسبت ہنود سکے بہی قایم رہا ہی۔

اقسام شفع

دفعہ دویم ہمسائگی تین حالت سے خالی نہین یا یہہ کہ ایک شی مین دونو شریک ہون یا یہہ کہ اوس شی خاص مین تو شریک نہون مگر اوسکے منافع مین شریک ہون یا یہہ کہ دونو باتین نہون مگر باہم ہمسایہ ہون پہلی قسم کو خلیط فی نفس المبیع اور دوسری قسم کو خلیط فی حق المبیع اور تیسری قسم کو جار ملاصق کہتے ہین

ترجیح ایک کی دوسرے پر

دفعہ سیوم ظاہر ہی کہ جسکو حق ہمسائگی کا سب سے زیادہ ہی اوسکا دعوی بہی مقدم ہی سب سے اول حق ہمسائگی کا اوسکو ہی جو مبیع مین شریک ہو اور پہر اوسکو ہی جو مبیع کے منافع مین شریک ہو پہر اوسکو ہی جو پاس رہتا ہی اسواسطے سب سے مقدم حق شفع کا خلیط فی نفس المبیع کو ہی پہر خلیط فی حق المبیع کو پہر جار ملاصق کو

اقسام حق شفع کی کہان کہان پائی جاتی ہین

دفعہ چہارم گہر حویلی دوکان زمین وغیرہ اشیا مین تو یہہ تینون قسمون کے حق شفع بخوبی پائے جاتے ہین مگر ان اقسام حقوق زمینداری مین قیاس کرنا نہایت مشکل کام ہی اسواسطے کچہہ تہوڑا سا اوسکا بیان کردیا جاتا ہی

حق شفع زمینداری مطلق مین

دفعہ پنجم زمینداری مطلق مین حق شفع کا بجز خلیط فی نفس المبیع کے اور کسی قسم کا نہین پایا جاتا کیونکہ زمینداری مطلق مین اراضی گانو کی منقسم نہین ہوتی بلکہ سبکا حق مشترک اور مخلوط اور کل زمین کا قبضہ اور اہتمام بشرکت ہوتا ہی پس سوای خلیط فی نفس المبیع کے اور کسی قسم کا شفیع اوس گانو سے اپنے حصہ دار و شفیع نہین ہو سکتا مگر البتہ دوسرے

دیکہو انربل لفٹنٹ گورنر بہادر کے ہدایت نامہ کی دفعہ ۸۲ فصل ۵

گانونکے زمیندار بطور رجار ملاصق کے وعویدار ہوسکتے ہین

دفعہ ششم پس ایک زمینداری گانو کی سب مالکون کو اختیار انتقال اپنے گانو کا حاصل ہی مگر بسبب حق شفع کے بغیر رضامندی شرکا اوسکے کوئی مالک شریک اپنا حصہ غیر شخص کے ہاتھہ نہین بیچ سکتا اور کل گانو کا انتقال ہو تو پہلے وہ مستحق خریداری کا ہی جسکا سوانہ ملا ہوا ہی اور اوسکے بعد غیر شخص

دفعہ ہفتم اسی حق کے لحاظ سے اقرارنامہ کہوٹ مین جو بروقت بندوبست مرتب ہوا ہی ذکر انتقال حقیت موضع زمینداری کا حسب تفصیل ذیل لکھوایا گیا ہی

دفعہ ہشتم اقرارنامہ کہوٹ

اٹھوین یہہ کہ ہم سب مالکون کو اپنے اتفاق سے ضرورت خاص یا باقی سرکار کے واسطے اختیار بیع و رہن کل گانو کا ہی مگر بلا رضامندی سب حصہ دارون کے کوئی ایک حصہ دار اپنا حصہ غیر شخص کے ہاتھہ نہین بیچ سکتا ۔ یہہ شرط لکھوائی جاتی ہی بموجب دفعہ ۱۶۷ ضمن ۲ سطر ۲۰ ہدایت نامہ آنریبل لفٹنٹ گورنر بہادر

دفعہ ہشتم بعضے گانو زمینداری مطلق کی اسطرح پر ہین کہ اونمین جدا جدا پٹیان پڑ گئی ہین اور ہر ایک پٹی کی زمین بہی جدا ہی اور اوسکے مالک بہی جدا ہین مگر ہر ایک پٹی مین اوسی پٹی کے مالکونکا حق مشترک اور مخلوط ہی پس اس صورت کے گانو کی ہر ایک پٹی کو ایک ایک محال تصور کر کر حق شفع کا یون جاری کرنا چاہیئے کہ اوسی پٹی کے شریک تو اوس پٹی مین بطور خلیط فی نفس المبیع کے حق شفع کا رکہتے ہین اور جو پٹی کہ اوسکے پاس واقع ہی اوس پٹی کے مالک بطور رجار ملاصق کے

دفعہ نہم بعضا گانو زمینداری مطلق کا اس قسم کا ہی کہ اوسمین باوجود جدا جدا ہو جانے چند پٹیون کے کچہہ زمین بسیون بسوہ گانو کے شاملات مین ہوتی ہی

ہین بسوون بسوہ کے شریک اوس اراضیات شاملات مین اور ہر ایک پٹی کے
شریک اپنی اپنی مین بطور خلیط فی نفس المبیع کے حق شفع کا رکھتے ہین اور ہر ایک
پٹی کے مالک اپنے پاس کی پٹی مین جار ملاصق کے طور پر *

حق شفع دیہات بھیاچارہ مین

دفعہ دہم ۔ بھیاچارہ مکمل اور نامکمل دیہات مین حق شفع کا محفوظ رکھنا
نہایت مشکل امر ہے کیونکہ اون مین زمین منقسم ہے اور مختلف مالکونکا جدا جدا قبضہ ہر ایک
قطعہ اراضی پر ہے اور جتنے قطعات اراضی کے کہ ایک مالک کی ملکیت ہین وہ ایک جگہ
نہین واقع بلکہ اسطرح سے متفرق واقع ہوئی ہین کہ انکے درمیان مین بہت سے مختلف
مالکون کے قطعات اگئے ہین پس اگر وہ مالک صرف ایک قطعہ اراضی کی بیع کرے
تو اس صورت مین تو البتہ اوسکے پاس والے قطعہ کا مالک دعوی شفع کا بطور جار ملاصق
کر سکتا ہے مگر اسطرح کی بیع کہ صرف ایک ہی قطعہ کی ہو کبھی واقع نہین ہوتی یہہ بات نہین
کہی جا سکتی کہ ایک قطعہ کی بیع منفرد غیر ممکن ہے لیکن کچھہ اسمین شک نہین کہ تجربہ اور استقرا سے
ثابت ہو گیا ہے کہ اسطرح ایک قطعہ کی یا ایک ایک قطعہ کی جدا جدا بیع نہین ہوتی پس
ظاہر ہے کہ جب کہ ایک حقیت دار نے اپنی تمام حقیت کو جو بہت سے قطعات مختلف اور
متفرق پر واقع ہے ایک کے ہاتھ بیع کیا تو شفع کا دعوی وسپر نہایت مشکل اور دشوار
ہو جاویگا اگر مختلف مالک جن کے قطعات پاس کسی قطعہ فروختہ کے واقع ہین
باظہار شفیع جار ملاصق دعویدار ہون اور عدالت مین اس امر کو بنیاد رکھا جاوے
تو نسبت تجویز مقدمات کے کمال دشواری اور مشکل واقع ہو گی کیونکہ ایک بنا کے
سبب جو ایک بیع جو صدہا مقدمون متفرق اور متعدد کا رجوع ہونا ممکن ہے اور بسبب اختلاف

---

* دیکھو اپیل لفٹنٹ گورنر بہادر کے پانچ کی دفعہ ۸ و ۹ مفصل ۵

اختلاف رائی حکام اور بنظر تفاوت تحکمات جو ایک طرح کے مقدمو نمین طرح بطرح کے
احکام کا صادر ہونا متصور ہی اور اس سبب سے جو خرابی اور پریشانی کہ حکام کو اور اہل
مقدمات کو عاید ہوتی متحمل ہی اوسکا بیان حد سے باہر ہی اور معہذا بایع سے نے چند قطعات کو
یکشامل بقیمت واحد بیع کیا ہی اگر ہر ہر قطعہ پر جدا جدا لوگو نکا حق شفع قایم رکھا جاوے تو ہر ایک
قطعہ جدا گانہ کی قیمت حاکم کو مقرر کرنی چاہیے کیونکہ جب تک قیمت مقرر نہو ویگی اوس
وقت تلک دعوی شفع کہ بعد ادا کرنے اوس قیمت کے قایم ہوتا ہی قایم نہین ہو سکتا اور یہہ امر سب سے
زیادہ دشوار تر ہی کیونکہ اول تو حاکم کا منصب نہین کہ دوسرے کے مال کی قیمت واسطے قایم ہونے
حق شفع کے مقرر کرے دوسرے یہہ کہ جسقدر تنازع کہ درباب قیمت جانب خریدار و مشتری
وغیرہ سے پیش ہوتی متصور ہین اونکا انفصال حیطہ امکان سے یقینی باہر ہی اسواسطے واجب
پڑا کہ دیہات بہیاچارہ کے حق شفع کے لئے ایسے قواعد تجویز کیے جاوین کہ جنسے درحقیقت
یہہ مشکلات حل ہو جاوین اور جو اصول درباب تقدیم استحقاق حق شفع کے ہی وہ بھی قایم رہے

دفعہ یازدہم

یہہ قاعدہ اکثریہ ہی بلکہ کلیہ کہ دیہات بہیاچارہ مین حقیقی بہائی
اوس گاونکی اراضی پر مخلوط اور مشترک حق رکھتے ہین اور رشتہ قریب کے بہائی اوس گاونکی
اراضی کے منافع مین حق مخلوط و مشترک رکھتے ہین اور بعد اوسی تہوک کے مالک بعضی اوقات
مین تو حق منافع مین مخلوط اور مشترک رکھتے ہین اور اکثر اوقات مین یہہ تہوک والے اور نیز دوسرے
تہوک کے مالک بطور جار ملاصق کے حق رکھتے ہین سو اسواسطے یہہ قاعدہ عام تجویز کیا گیا
کہ ہر ایک حصہ دار جب اپنا حصہ بیچا چاہے سب سے پہلے اپنے حقیقی بہائی کے ہاتہہ کہ اوسکو
خلیط فی نفس المبیع کا حق ہوتا ہی اور پہر اپنے قریب کے بہائی کے ہاتہہ کہ اوسکو خلیط فی حق
المبیع کا حق ہوتا ہی اور پہر اپنے تہوک والونکے ہاتہہ اور پہر دوسرے تہوک والون کے
ہاتہہ کہ دونوکو بہ ترتیب جار ملاصق کا حق ہوتا ہی اپنا حصہ بیع کرے اور جب یہہ نلین تو
غیر شخص کے ہاتہہ منتقل کرے کہ اس قاعدہ سے سب مشکلات بہی حل ہو گئین اور جو اصل

اصول تقدیم حق شفیع تہا وہی قایم رہا

دفعہ دوازدہم — نظر انہی حالات سے اقرار کہیوت میں بروقت تبدیل نسبت دربارہ انتقال حقیت کے شرط مفصلہ ذیل لکہوا لیجاتی ہے

دفعہ ہفتم اقرار نامہ کہیوت

ساتوین یہہ ہی کہ ہم سب مالکون کو بضرورت ذاتی یا باقی سرکار کے اختیار رہن و بیع حصہ خاص اپنے اپنے کا اسطور پر حاصل ہی کہ اول ہاتہہ بہائی حقیقی بعد اوسکے ہاتہہ بہائی نزدیکی کے اوسکے پیچہے ہاتہہ مالکان تہوک کے جو تہوک والے انکار کرین تو حق مالکان اور تہوک کا درصورت انکار اونکے ہاتہہ شخص غیر کے منتقل کرسکتے ہین اور زمین شاملات مین جبتک تقسیم نہوسکے اختیار بیع رہن کا نہین ہی

دفعہ سیزدہم — بہیاچارہ ناکمل کے دیہات مین علاوہ قطعات جداگانہ کے کچہہ اراضی شاملات وہیہ بہی ہوتی ہی پس یہہ بات جان رکہنے کے قابل ہی کہ صرف اراضی شاملات جبتک کہ منقسم نہوجاوے بیع نہین ہوسکتی کیونکہ بغیر تقسیم کے ہرگز یہہ بات نہین معلوم ہوسکتی کہ بایع اس اراضی مین کسقدر کا یا کون سے حصہ کا حقدار ہی پس مبیع مجہول ہی اور بیع مجہول کی جایز نہین ہوسکتی

دفعہ چہاردہم — حق شفیع کا صرف ادعای خریداری سے قایم ہوتا ہی اور سکوت یا رضامندی سے ساقط ہوجاتا ہی پس شفیع کو واجب ہی کہ جسوقت حال بیع کا سنے اوسیوقت ادعای خریداری کرکر ایسی تدبیر کرے جس سے بخوبی ثابت ہوسکے کہ اسنے بمجرد سننے کے ادعا خریداری کیا اور سکوت یا رضامندی نہین جس سے حق شفیع باطل ہوجاوے ظاہر نہین کی

دفعہ پانزدہم — جو مہلت تمادی ایام کے واسطے عام مقدمون اور دعوون کے

قوانین سرکاری مین دی گئی ہی وہ دعوی شفع کے لئے نہین دی جاسکتی ہی لیکن اگر حق تو سکوت سے باطل نہین ہوتی اور دعوی شفع کا سکوت سے باطل ہوتا ہی پس اس صورت مین شفیع کو لازم ہی کہ حتی المقدور جلد ممکن ہو اپنی دعوی کو عدالت مین رجوع کر دیوے ورنہ اوسکے سکوت سے اوسکا حق باطل ہوجاویگا اور نیز درصورتیکہ تاخیر زیادہ دیجاوے اور مشتری مبیع مین تصرف کر چکے تو ہر تجویز مقدمہ مین نہایت دشواری واقع ہوگی یہی باعث ہی کہ بعضی فقہ کی کتابو مین بموجب فتوی قول امام محمد رحمتہ اللہ علیہ کے واسطے دعوی شفع کے صرف ایک مہینے سے زیادہ کی مہلت نہین دی گئی ہی

فی المختصر الوقایہ ثم یطلب عند القاضی و بتاخرہ شہرا تبطل عند محمد رحمتہ اللہ علیہ و بہ یفتی

دفعہ شانزدہم حق شفع کا جمیع مال غیر منقولہ مین جو بیچا گیا ہو یا بذریعہ بیع کے منتقل کیا گیا ہو پونہچتا ہی مگر اوس جایداد پر جو کہ از روی ہبہ بلا عوض منتقل کی گئی ہو یا از روے وصیت یا ورثہ کے پونہچی ہو اوسمین حق شفع کا نہین پونہچتا لیکن اگر ہبہ بالعوض ہوگا تو دعوی شفع پونہچیگا کیونکہ یہہ ہبہ درحقیقت بیع ہی لیکن اوس صورت مین شفیع کا دعوے نہین ہوسکتا جس صورت مین کہ واہب نے بعوض ہبہ کے توکچہہ شی لی مگر ہبہ کرتے وقت اوسکے عوض مین لینے کی کچہہ شرط نہین کی تہی

دفعہ ہفتدہم شفع کا حق جمیع جایداد غیر منقولہ پر بعد اتمام بیع کے قایم ہوسکتا ہی خواہ وہ جایداد قابل تقسیم ہو یا ہو مگر قبل از بیع صرف ارادہ بیع سے حق شفع نہین قایم ہوتا

دفعہ ہیجدہم ہر مذہب کے لوگ دعوی شفع کا کرسکتے ہین کچہہ بلحاظ اختلاف مذہب کا تعین ہی

تعین مالیت دعوی

دفعہ نوزدہم حق شفع کی نالش مین تعین مالیت دعوی اسطرح پر ہوتی ہی جسطرح عموماً اور مقدمات مین پس اگر مدعی بہا ایک محال کل ہی یا ایک جزو محال اسطرح پر ہی کہ

مالگذار سرکار ہین او جمع اونکی مشخص ہی اس حالمین مالیت اوس مقدمہ کی موافق حسکم ضمن ۸ فہرست ۲ قانون ۱۰ سنہ ۱۸۲۹ء کے بقدر سہ چند جمع اوس محال یا جزو محال کے جاہیئے اور در صورت لاخراج ہونے اوس محال یا جزو محال کے بقدر اٹھارہ گونہ زر پیج اوس جزو محال اور جمع اوسکی مشخص ہی اس حالت مین موافق قیمت مشخصہ اوس اراضی کے * دیکھو کنسٹرکشن نمبر ۱۰۴۲ مورخہ تیئسوین ستمبر سنہ ۱۸۳۶ء صدر شرقی و چودھوین اکتوبر سنہ ۱۸۳۶ء صدر غربی * اور اگر مدعا بہا محال مالگذاری یا ایک جزو معین محال اور جمع اوسکی جداگانہ مقرر ہی تو تشخیص قیمت اوسکی بقدر جمع سالانہ اوسی محال یا اوس جزو کے ہوگی اور اگر مدعی بہا مکان و باغ وغیرہ اشیاء غیر منقولہ ہو کہ قیمت جنکی معین ہو سکتی ہو اور نیز بابت اراضیات مالگذاری کے اون مقدمون کہ جنمین رعایت احکام بالا کی نہین ہو سکتی ہو تعین مالیت نسبتی دعوی کا موافق نرخ بازار کے ہوگا * دیکھو ضمن آٹھوین فہرست دوسرے قانون دسوین سنہ ۱۸۲۹ء کو

شاہ راہ

دفعہ بستم شاہ راہ اوس رستے کو کہتے ہین جو بہت وسیع اور جاری ہو اور سوار و پیادہ بلا مزاحمت و تعرض اوسمین آتے جاتے ہون

دفعہ بست و یکم شاہ راہ مین اگر کوئی شخص کوئی چیز مثل پرنالہ اور بدرو و برآمدہ دروازہ چھالیان وغیرہ احداث کرے اور کسی شخص کا نقصان اوس سے متصور نہو تو کسی شخص کو اختیار ممانعت اور مزاحمت کا اوس سے نہین پہنچتا کیونکہ راہ نزد عام مین کسی ایک شخص کا حق معین نہین ہی بلکہ ہر شخص برابر اوسمین حق رکھتا ہی لیکن اگر مضرت عام اوس سے متصور ہی تو ہر ایک شخص اوسپر دعویدار ہو سکتا ہی اور اگر کسی شخص خاص کی اوس سے مضرت ہی تو اوس شخص خاص کو اپنی مضرت رفع کرنیکا اختیار ہی بانی پر اوسکا دعوی پیش نہین

نہین ہوسکتا کیونکہ بسبب لاحق ہونے شاہ راہ عام کے اوس خاص شخص کا دعوے اوسپر قایم نہین ہوسکتا

کوچہ نافذہ

دفعہ بست و دویم کوچہ نافذہ بہی مثل شاہ راہ کے ہی اور معنی کوچہ نافذہ کے یہہ ہین کہ اوس کوچہ مین ادہر سے اودہر رستہ نکل جاتا ہو اس کوچہ مین بہی مثل شاہ راہ کے عام لوگونکا حق ہی ولیکن بعضے کوچہ ایسے ہوتے ہین کہ باوجود نافذہ ہونیکے اونین صرف اوسی کوچہ کے مکان والونکا حق ہوتا ہی یہانتک کہ اگر وہ چاہین تو اوسے بند کردین اور اگرچہ بعضے کوچونین اونکو بند کرنیکا اختیار نہین بہی ہوتا لیکن وہ کوچہ بسبب تنگی اور کثرت مکانات کے اور کثرت متعلق ہونے حقوق اہل کوچہ کے مثل شاہ راہ عام کے متصور نہین ہوسکتے

دفعہ بست و سیوم اسطرحکے کوچہ مین بی شک اوس کوچہ والونکو اختیار ہی کہ اوسمین تصرف جدید مثل احداث دروازہ اور بدرو اور پرنالہ اور چہجہ اور برآمدہ وغیرہ کا کرین لیکن اگر شخص خاص کی بہی اوس سے مضرت متصور ہوگی تو وہ بہی مانع اور مزاحم ہوسکیگا کیونکہ بسبب کثرت متعلق ہونے اہل کوچہ کے درحقیقت وہ کوچہ نافذہ اور مثل شاہ راہ عام نہین رہا ہی

دفعہ بست و چہارم تجربہ سے یہہ بات معلوم ہوتی ہی کہ اگر اس قسم کے کوچہ مین یہہ امر جو بیان ہوا تجویز نہ کیا جاوے بلکہ ہر ایک کوچہ نافذہ کو مثل شاہ راہ عام ہی متصور کیا جاوے تو اہل کوچہ کو بعضی صورتونین ایسی مضرت پونہچ سکتی ہی کہ جسکا رفع ہونا حیطہ امکان سے باہر ہوتا ہی اور اسی باعث سے کوچہ نافذہ کو دو قسم کا تجویز کیا گیا ہی

دفعہ بست و پنجم دوسری قسم کا کوچہ نافذہ جو تجویز ہوا ہی وہ درحقیقت کوچہ غیر نافذہ ہی کیونکہ اس کوچہ کی اصل تحقیق کرنے سے یون پایا جاتا ہی

سابق مین درحقیقت یہہ کوچہ غیر نافذہ ہو مگر اہل محلہ سے اپنی آسائیش اور آرام کو دوسرا طرف بہی رستہ بنا لیا ہی پس بعضے کوچے مین تو اہل محلہ کو پہر اوس رستہ نافذہ سے کے بند کرنیکا اختیار باقی رہا ہی اور بعضے کوچے مین بسبب مرور ایام کثیر یا منفعت کثیر کے کسیکو اوسکے بند کرنیکا اختیار نہین رہا پس درحقیقت اس قسم کے کوچہ غیر نافذہ ہین اور یہی باعث ہی کہ ایسے کوچہ مین کوچہ والون سے کے حق ایسے مشترک و مخلوط واقع ہوتے ہین کہ بعضی اوقات تصرف جدید سے اونکا کمال ہرج متصور ہوتا ہی

کوچہ سربستہ

دفعہ بست و ششم سربستہ کوچہ مین اوس کوچہ کے لوگون کے سوا اورکسیکا حق نہین اور وہ حق بہی عام اور غیر محدود نہین ہی بلکہ ہر ایک کا حق اوسمین محدود اور معین ہی اسواسطے کوئی شخص اپنے حق سے سوا اورکسیطرحکا تصرف نہین کرسکتا

دفعہ بست و ہفتم بعضے سربستہ کوچہ ایسے وسیع اور بڑے دیکھنے مین آئے کہ اگر اونکو سربستہ تصور نکیا جاوے تو مثل شاہ راہ عام ہین یا مثل کوچہ نافذہ کلان کے اور ایسی کوچہ مین صدہا مکان ہر ایک قوم مختلف کے بنے ہوئے ہوتے ہین ہر اور اگر کوئی شخص اہل کوچہ مین سے اوسمین تصرف جدید کرے تو اور کوچہ والون کا اوسمین کچہ ہرج اور نقصان متصور نہین ہوتا تو اس صورت مین یہہ کوچہ مثل کوچہ نافذہ قسم دویم کے متصور ہی یعنے اہل کوچہ مین سے ہر ایک شخص کو اوسمین تصرف کا مثل احداث پرنالہ و بدرو و دروازہ و چالی وغیرہ کے اختیار ہی بشرطیکہ دوسرے شخص کا کسیطرح کا ہرج اور نقصان نہو

دفعہ بست و ہشتم تجربہ سے معلوم ہوا ہی کہ اس قسم کے کوچہ درحقیقت کوچہ نافذہ تہے مگر اہل محلہ نے مصلحت اونکو سربستہ کردیا ہو اور ... جانے

مکانات متفرقہ اور مرور رعیت درازسے پاتا او نکو پہر نافذہ کرنیکا اختیار نہین رہا ہی مگر
اپنی خوشی نہین کرسکتے اور اسی سببسے حقوق ہر ایک کوچہ والے کے ایسے کوچہ مین اس
طریق پر واقع ہوتے ہین جسطرح کوچہ نافذہ مین مگر بسبب بند ہوجانے اوسکے نفوذ کے
بر وقت احداث کسی امر کے خیال دوسرے شخص کے ہرج اور نقصان پر کیا جاتا ہی

دفعہ بست و نہم سربستہ کوچہ جو ہوتے اور در حقیقت اہل اوس کوچہ
مین مشترک واقع ہین اون کو چونکہ ہر ایک کو اپنی تصرف قدیم اور حق سابق سے تجاوز
نکرنے دینا البتہ نہایت قرین انصاف ہی مگر جسطرح کا حق تصرف کا ایک اہل کوچہ کو حاصل ہی اوسی
طرح کا بیشک دوسرے شخص کو بھی حاصل ہی کیونکہ کوچہ مشترک ہی مگر خیال ہرج اور نقصان
دوسرے کا ملحوظ رکھنا عین انصاف ہی

دفعہ سی ام اگر کوچہ سربستہ مین ایک شخص کو حق مرور آب ہی اور مثلا دو پرنالہ
اوسکے اوس کوچہ مین بہتے ہین اوس شخص نے ایک پرنالہ اور بنایا تو دوسرے کسیکو
ممانعت نہین پہونچ سکتی بشرطیکہ اوس پرنالہ ثالث سے کسیکا ہرج نہو کیونکہ جب اوسکا
حق مرور آب مسلم ہوگیا تو برابر ہی کہ پانی دو پرنالون سے بہے خواہ تین پرنالون سے اسواسطے
کہ اگر وہ اپنی ساری دیوار منہدم کردے تو اوسکا پانی بہت متعدد جگہ سے بہ سکتا ہی

دفعہ سی و یکم اسیطرح اگر ایک شخص کو حق مرور ایک کوچہ مین حاصل ہی اور
اوسکا ایک دروازہ اوس کوچہ مین ہی تو وہ شخص اوسی کوچہ مین اوس دروازہ سے نیچے
ایک اور دروازہ بشرطیکہ کسی دوسریکا ہرج نہو اور اوس دروازہ سے کے احداث سے
کسیکے حق شفیع مین تغیر و تبدیل ہوسکتی ہو احداث کرسکتا ہی اور ممانعت کا حق کسیکو
نہین پہونچتا کیونکہ حق مرور اوسکا مسلم رکھا گیا ہی پہر خواہ ایک دروازہ سے چلے خواہ
دو دروازون سے بلکہ اگر وہ اپنی دیوار منہدم کردے تو متعدد جگہ سے رستہ
چل سکتا ہی مگر البتہ اوس دروازہ سے کے اوپر بڑہ کر نیا دروازہ نہین احداث کرسکتا کیونکہ

اوس مقام پر اوسکو حق مرور نہین ہی

دفعہ سی و دوم ایک سر بستہ کوچہ ہی اور اوس کوچہ مین سیے ایک اور سربستہ کوچہ نکلا ہی تو پہلے کوچہ والے دوسرے کوچہ مین دروازہ نہین پہوڑ سکتے نہ رستہ چلنے کے لئے اور نہ ہوا آنیکے لئے کیونکہ اصل دروازہ کی رستہ چلنے کو ہی اور جب دروازہ پہوٹ گیا تو ہردم رستہ چلنے سیے کیونکر ممانعت ہو سکتی ہی اور اوس کوچہ مین اونکو رستہ چلنے کا حق نہین

دفعہ سی و سیوم یہہ چند باتین بطور تمثیل کے لکھی گیٔین ہین مگر کلیہ قاعدہ یہی ہی کہ کوچہ مشترکہ میں جسکا جو حق ہی اوسیے منع نہین کیا جا سکتا پس اگر اوسی حق کے مناسب ایک شخص کوئی امر احداث کریے اور اوسیے دوسریکا ہرج اور نقصان نہو تو اوسکو اوس امر سے ممانعت نہین کی جا سکتی

دفعہ سی و چہارم رضامندی سیے کسی امر جدید کا کوچہ مشترکہ مین احداث ہو جانا گو اوسکا حق احداث کنندہ کو نہو جایز ہی اور بعد رضامند ہو جانے اہل محلہ اور تیار ہو جانے اوس شیٔ کے برضامندی پہر کسیکو مقام دعوی اور مزاحمت کا باقی نہین رہتا کیونکہ حق دعوی برار اور رضامندی سیے ساقط ہو گیا ہی

حقوق مخلوط

دفعہ سی و پنجم مخلوط حقوق نہین ہین یعنی ایکدوسریکا حق مع ضرر اور نقصان ایکدوسرے سے مخلوط رہیگا مثلا اوپر کا مکان ایک شخص کا ہو اور نیچے کا ایک شخص کا اور دونوں کو اپنی اپنی ملک مین اختیار تصرف کا حاصل ہی لیکن جب ایکے تصرف سیے دوسرے کی مضرت ہو گی تو اوس تصرف سیے اوسکو ممانعت کیجاسیے گی

دفعہ سی و ششم دو شخصوں سیے مکان پاس پاس ہین اور بیچ مین پردہ کی دیوار مشترک اگر وہ دیوار گر پڑے اور ایک کی بے پردگی ہو جاوے اور دوسرا شخص دیوار کے بنانے

بنانے مین انکار کرسنے تو وہ شخص جسکی بسبب پردگی ہی جبرًا اوسکو بنوا سکتا ہی

دفعہ سی و ہفتم اسیطرح جتنی چیزین کہ مشترک ہین اور اونکے خراب ہونے سے دوسرے کا ضرر ہی اور شریک اوسکے رفع مین درنگ کرتا ہی تو جسکا ہرج ہی وہ استغاثہ کرکر جبرًا اوس سے وہ ہرج رفع کرا سکتا ہی

دفعہ سی و ہشتم دو شخصون سے کے مکان پیوستہ بہمدیگر واقع ہین ایک شخص سے نے اپنے مکان مین ایسی جگہ دروازہ یا جالی یا تابدان وغیرہ رکہا کہ جسکے سبب دوسرے شخص سے کے مکان مین نظر پڑتی ہی پس اگر اوس مقام سے زمین مکان اوس شخص کی نظر آتی ہی تو دروازہ اور جالی وغیرہ رکہنی بلا شبہ ناجایز اور اگر اوس دوسرے شخص کی چہت نظر پڑتی ہی تو اوس دوسرے شخص کو اپنا آپ پردہ کرلینا قرین انصاف ہی

تعین مالیت دعوی

دفعہ سی و نہم بناران نالشات کی درحقیقت اسبات پر ہی کہ اوس تصرف مدعی علیہ سے ہمارا یہہ ہرج اور یہہ نقصان ہی پس یہہ نالشین درحقیقت نالشین بابت خسارہ سے کے ہین اور از روی قانون سے کے خسارہ کی نالشونکی تعین مالیت مفوض برراے مدعی ہی یعنے مدعی جسقدر اپنا خسارہ سمجہے اوتنی تعداد مالیت مقرر کرکر نالش ع ہو پس ان مقدمونمین بہی تعین مالیت دعوی جسقدر کہ مدعی مناسب جانے باختیار اوسکے مفوض برراے مدعی ہوگا * نمبر ۳ فہرست ۲ قانون دسوین سنہ ۱۸۲۹ ع کو دیکہو

خاتمہ

دفعہ چہلم واضح ہو کہ یہہ قواعد جو اوپر بیان ہوسے ہیں از روی نوشتہ سرکاری نہین بلکہ اوس خاکسار سے نے اپنی راے سے ...

پہنچتے احکام اور قوانین سرکاری سے استنباط کیے ہیں اور جو شخص کہ اصول
قوانین سرکاری سے واقف ہوگا وہ بخوبی سمجھ سکیگا کہ بہمہ وجوہ مطابق قوانین ہیں +

مطبوعہ مطبع سید الاخبار باہتمام سید عبد الغفور